

سیرت ہاشمیؐ

حالاتِ حضرت ہاشم پیرِ ستگیر قبلہ رحمۃ اللہ علیہ قطبِ دکن
بیجاپور

از
کاظمی شطاری القادری

QASID KITAB GHAR
Mohammad Hanif Razvi Nagarchi
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,
BIJAPUR-586104, (Karnataka)



گنبد شریف حضرت قطب دکن سید شاہ ہاشم حسینی العلوی قبلہ رح بیتاوردی

فہرست مضامین سیرت ہاشمیؐ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱	عیش لفظ از بارگاہ معترفین	۱۸	اپنے ہم عصر ادیبوں کا مین	۲۳
۲	عیش کش از لہرہ خفا کا نکل	۱۹	کے ساتھ آپ کا خلوص و	۲۴
۳	افتتاح محلات	۲۰	انکار حضرت عبدالرزاق	۲۵
۴	آپ کا لہرہ لودنی ہونا واقعہ رفا	۲۱	قادری سے پادشاہ قس کا خاک دریا	۲۶
۵	آپ کی تعلیم و تربیت	۲۲	آپ کے کشف و کرامت	۲۷
۶	توجہ الی امہ کلمتہ کا حال	۲۳	اپنے قریب باطن سے طوفانی زلزلہ	۲۸
۷	آپ کے وہ بندہ گوہر کا ملک خانہ	۲۴	کشتی کو غرقابی سے بچنا	۲۹
۸	آپ کی گزیر و قبل از کنڈانی	۲۵	بادشاہ کا دست با تھی آپ سے	۳۰
۹	کتبہ الی لہرہ کی گزیر و قبل	۲۶	خائف ہو کر دیوار گیر ہونا	۳۱
۱۰	احتیاط و نفس کشی کے جہت میں	۲۷	آپ کے فطر کیا اثر سے خود کا توبہ	۳۲
۱۱	آپ کے والد بزرگوار کی دورانہ شہ	۲۸	ایٹلیک بیکوچ بیت اللہ سے شرف	۳۳
۱۲	آپ کے والد بزرگوار کی وفات	۲۹	فطر سال و اس کے بارگاہی	۳۴
۱۳	حسب عیت آپ کا احمدیاد ہو چکا	۳۰	شہ آج کا یادگار و نعمت کا قریب	۳۵
۱۴	آپ کے والد بزرگوار کا مولد و پیدائش	۳۱	جانہ کوئی تکلیف کا احساس	۳۶
۱۵	استغاثہ	۳۲	چوہے کے خوراک کے بدلے لپٹے	۳۷
۱۶	دارالظفر بیابان میں تشریف آوری	۳۳	فرزہ و بہن کا قربانی	۳۸
۱۷	بادشاہ وقت کو آپ کے مطلق بشاوت	۳۴	بازگشت آفتاب	۳۹
۱۸	شہر والہ ظفر بیابان پر پڑنا نظر	۳۵	انجیل کا قول پر آپ کے قریب	۴۰
۱۹	آپ کا سربیت احمد شریف	۳۶	اپنے ایک یہ صانع کو افسانہ	۴۱
۲۰	آپ کا استغاثہ شان فیری	۳۷	کے صوبے میں کوئی شہر بیابان	۴۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سیرت ہاشمی

(الموسوم بہ)

حالات حضرت قطب دکن سیدہ ہاشمی حسینی العلوی قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

بیجاپور

(مکتبہ)

صوفی شاہ محمد حسین کاظمی شطاری (نقادہ) خلیفہ درکن کبیشی اوقاف
ادارہ خانقاہ ہاشمی انا ساگر جوگی پیٹ

(گزارائیںہ منی انب ادارہ)
شیخ احمد شطاری (نقادہ) (مکتبہ) ڈاکٹر کٹر مسلم اسٹور (خلیفہ) معتمد کبیشی اوقاف
ادارہ خانقاہ ہاشمی انا ساگر جوگی پیٹ (خلیفہ) معتمد کبیشی اوقاف
(وقف برائے قریب گند شریف ہاشمی) میرد تیکر قبلہ رحمۃ اللہ علیہ بیجاپور علاقہ کرنٹنگ

۲۰	سید حسینی کا ادا کے برادر پر توجہ	۲۳	آپ کے چند وصائع
۳۱	آغوش مادرہ آغوش لحد	۴۴	یاد الہی کی ہدایت
۳۲	توجہات باطنی سے گریے ہوئے	۴۵	غزوہ و تکبر کی ممانعت
۳۳	گھوڑے کو خندق سے لگانا	۴۶	اپنے پودوں والے دو گھنٹے کی ہدایت
۳۴	آپ کے قلم گاہ پر بیلیات ہی والوار	۴۷	موت اور شہر خوشاں عبرت
۳۵	غیر قنایہ کا نزول	۴۸	دنیلے فانی اور اس کی تیل رنگانی
۳۶	اپنے قلم سے آپ کی قدر و عظمت کا نشانہ	۴۹	ایمان کی سلاخی خوف ورجا کے
۳۷	ہوئے آپ کا مطیع و فرمانبردار ہونا	۵۰	درمیان ہے
۳۸	اپنے عقیدہ و مذہب کی اوج کو مرید	۵۱	کسب حلال کی ہدایت
۳۹	فرمانہ	۵۲	مردان خدا کی توجہ اور ان کی توجہ
۴۰	چند دوس ڈاکوئی کا آپ کے نام نامی	۵۳	بھوکوں و پیاسوں کا خیال رکھنے کی ہدایت
۴۱	اسم گرائی کی بدولت ہولی سے	۵۴	قناعت اختیار کرنی کی تاکید
۴۲	تجارت پانا اور تائب ہونا	۵۵	کھانا کھانے کی ہدایت
۴۳	علم پیری میں سرور و علم علی اللہ	۵۶	بچوں کے ساتھ جو سب او
۴۴	علیہ السلام کو آپ کے صاحب مشرت بہ	۵۷	جھوٹوں سے بچنا
۴۵	زیارت ہونا	۵۸	دنیا کی محبت سے تقویٰ کا نور
۴۶	اپنے مرید کے حق میں آپ کی دعائیں	۵۹	سلب ہو جاتا ہے۔ تمت
۴۷	بادشاہ وقت کو اپنی دس سلاخ	۶۰	مکتوب کاظمی شطاری و ذالچہ
۴۸	عطا فرما کر خود پروردہ فرمانا	۶۱	موسوہ حضرت سجادہ صاحب قبلہ
۴۹	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر	۶۲	بیجاپور
۵۰	تعلیم و تحقیق فرمانا	۶۳	ہلاک مکتوب شطاری ۱۹۵۹ء
۵۱	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر	۶۴	جمعہ نظم
۵۲	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		
۵۳	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		
۵۴	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		
۵۵	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		
۵۶	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		
۵۷	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		
۵۸	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		
۵۹	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		
۶۰	سیدہ حال جبر و مثال سے تشریف لے کر		

پیش لفظ

قدرة اساکین بید العارفين فخر السادات حضرت سید شاہ عبدالحسینی صاحب قلم العلوی
الہاشمی سجاد دین ہاشم پیر شکیبہ قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ بیجا پور ویراد سجاد علی قادی
حضرت سید شاہ ہاشم حسینی صاحب قلم العلوی الہاشمی شطاری قادری

صدر جمعیت علمائے ہند فلاح بیجا پور
الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده
وعلى آله وصحبه أجمعين والى يوم الدين

آئندہ بحسب دعائیت سیکرنت مرید بالہذا کتاب ولایت
قطب الاقطاب سیدنا مرشد فاجہ حضرت سید شاہ ہاشم حسینی صاحب قلم
علوی شطاری قادری رحمۃ اللہ علیہ قطب دکن بیجا پور کی عظیم المرتبت
بستی چیتال محتاج تعارف نہیں۔

ایکوجوہر مرتبت اور امتیازی شاخ ناسل تھی وہ عقیدہ مجددانہ
فوس والادت مندانہ قلوب سے اجھر رہا شمس ہے

آپ ۱۸۸۴ء میں تولد ہوئے (۱۳۰۲) سال عمر بانی احمدیہ
میں داخل سجن ہوئے۔ آپ کے حالات و واقعات کاکالی ذخیرہ تاریخ دکن
بیجا پور و آپ کے خلفاء کرام کے طفولیات میں بزبان فارسی موجود ہے
چنانچہ آپ کے خلیفہ خواص بھر شریعت و معرفت حضرت
سید شاہ نعیم اللہ حسینی صاحب قلم نے اپنے پیر و مرشد کے حالات
و کلمات و خوارق عادات کو بزبان فارسی لکھ کر طفولہ ہاشمی سے موسوم
فرمایا ہے اور آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت شاعر لادو نے جن کا
عرا و مبارک حضرت کی گتہ شریف کے مشرقی جانب (۲۰) قدم کے
فاصلہ پر واقع ہے اپنے پیر و مرشد کے سوانح حیات مجیر القول
واقعات بڑی ارادت و عقیدت سے قلمبند فرما کر اس کتاب کا نام
مقصود المراد لکھا ہے یہ ہر دو قلمی نسخہ بات کتب خانہ ہاشمی میں تاحال
محفوظ ہیں جس کا کچھ اور دو ترجمہ فرما کر ہم بزرگوار حضرت سید شاہ
حسینی صاحب قلم العلوی الہاشمی نے بعنوان تذکرہ قطب دکن ۱۳۶۴ھ
میں طبع فرما کر عقیدت مندوں کو آپ کی عظیم المرتبت ہستی سے روشناس فرمایا ہے
تذکرہ قطب دکن کا ذخیرہ ختم ہونے کے مد نظر وابستگان ہاشمی کی
خواہش و عقیدت مندرج کے اصرار کے مد نظر فقیر ضعیف العباد اس
امر کا متمنی تھا کہ کتب خانہ ہاشمی کے موجودہ ذخیرہ علمی سے مزید حالات
کا اضافہ کر کے بہ شکل سوانح حیات حضرت قطب دکن کی سیرت
مبارک منظر عام پر لائے جائے۔

ب۔ فقیر کا اس ولی تمنا کو پوری کرنے میں سلسلہ ہاشمی کے ممت از
علیہ صوفی شاہ محمد حیدر حسین صاحب کاظمی شطاری القادری خلیفہ اکبر
عارف باللہ واصل الہی صوفی عابد شاہ صاحب (صاحب
خانقاہ ہاشمی اہلساہرہ جوگ پیٹھ ضلع میدک علاقہ حیدر آباد) نے جو
جدوجہد کی ہے وہ لائق تحسین و قابل مبارک باد ہے۔

ن۔ الحقیقت کاظمی سلسلہ کی یہ ناقابل فراموش یادگار ہے کہ انھوں
نے اپنے دوران قیام بیجاپور میں کتب خانہ ہاشمی سے سوانح حیات کا
مواد حاصل کر کے سیرت ہاشمی کے عنوان سے حضرت قطب دکن کے
حالات کو مختصر اور جامع طور پر مرتب کرنے کی سعادت حاصل کر کے
نوشتہ بہانہ کا مصداق پورا کیا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

ف۔ اس موقع پر اس امر کی وضاحت بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ
حضرت غم بزرگوار سید شاہ مصطفیٰ حسینی صاحب قبلہ علوی الہاشمی
کا قدر شناس لگا ہوں میں کاظمی سلسلہ کو جو مقام حاصل تھا وہ غم
محترم کے وقتاً فوقتاً ارشادات اور آپ کے مکتوبات سے واضح
ہے۔ چنانچہ جاں نثار ہاشمی شیخ احمد صاحب شطاری القادری جوگ
ڈاکٹر کٹر مسلم اسٹور حیدر آباد دکن) کو غم بزرگوار نے تاریخ ۲۲ دسمبر ۱۹۵۵ء
جو مکتوب لکھا ہے اسکے حسب ذیل جملے اس حقیقت کے شاہد حال ہیں
”جاں نثار ہاشمی۔ حال ہی میں ایک مدلل و لاجواب (۱۶) صفحات
کا مکتوب منجانب مولوی کاظمی صاحب وصول ہوا۔ جس کے دیکھنے سے

معلوم ہوا کہ دنیا میں ایسے فاضل ہستیاں بھی ہیں جو مفسرین کے درجہ
بہار پتے ہیں۔ محف خدادادی خشیت الہی تقوی و طہارت افسان
میں نہ تو وہ مومن نہیں ہو سکتا۔ تصوف کیا چیز ہے؟ کلمہ کی حقیقت
کیا ہے؟ اس پر مولوی کاظمی صاحب نے نہایت خوبی سے لکھا ہے
جو تحریر کیا ہے دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مختصر یہ کہ قلم توڑ دیا ہے
لاریب حق کو فروغ ہے اور باطل کو خسارہ۔“

ف۔ اسی جو ہر شناسی و قرب مدہانیت توجہات ہار گاہ حضرت
قطب دکن کا کمر ثمرہ تھا کہ غم بزرگوار کے انتقال پر طلال کا اطلاعی کارڈ
کاظمی صاحب کو بتاریخ ۷ مئی ۱۹۵۹ء روز پنجشنبہ بیجاپور سے نکل کر اسی
روز میدک جیسے دور دراز مقام پہنچا جو محو حیرت بنا چکا ہے جبکہ
بیجاپور میں جسد مبارک کی تدفین بھی عمل میں نہیں آئی تھی۔ ٹپہ خانہ بیجاپور
ٹپہ خانہ میدک کے تاریخی موابیر اس حقیقت کے شاہد حال ہیں۔

اس خصوص میں کاظمی صاحب نے فقیر ضعیف العباد کو جو مکتوب
تحریر فرمایا ہے اسکی قبل ازیں نشر و اشاعت ہو چکی ہے۔ جس کو ان کے
ایک مخلص ارادتمند پیر و ائمہ ہاشمی مسعود احمد سلسلہ شطاری القادری نے بعنوان
فیضان ہاشمی طبع کرانے کی سعادت حاصل کی ہے اس لئے مناسب
معلوم ہوا کہ مکتوب کاظمی مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۵ء کو مواعظی کارڈ
مورخہ ۷ مئی ۱۹۵۹ء کے ہلاک کیساتھ سیرت ہاشمی کے اختتام پر طبع
کرایا جائے تاکہ اہل یقین کے ایتقان میں زیادتی اور مذہب میں کو

پیشکش

— (از) —

ادارہ خاتقاہ ہاشمی انا ساگر جوگی پیٹھ ضلع مید

(حیدر آباد دکن)
محمد علی قاضی علی سولہ لکھنؤ

یہ امر چنداں محتاج وضاحت نہیں کہ انسان کے فرائض و اعمال میں سب سے مقدم اور سب سے اہم خدمت یہی ہے کہ انسانی اخلاق کی اصلاح نفوس بشریہ کا تزکیہ تہذیب انسانیت کی تکمیل کجائے انسانی نفوس کا تزکیہ و تصفیہ اسی صورت میں ہوتا ہے جبکہ بورگیاں عظام و اولیاء کرام کے طفولیات و ارشادات و عبادات و مجاہدات طرز بود و باش و حسن معاشرت محاسن اخلاق و اوصاف پیش نظر رہے۔

یہی انسانی اخلاق کی اصلاح و تکمیل کا بہترین ذریعہ ہے اصلاح حال کا اس سے زیادہ صحیح اور موثر طریقہ نہیں ہو سکتا کہ سیکر اخلاق

معلوم ہو جائے کہ فتوحات ربانی و فیوضات سبحانی کے دروازے کھولے نہ ہوں گے آفتاب نبوت کے در سے تابید چمکتے رہیں گے اور صاحب دلوں کے روحانی تصرفات تا ابد جاری و ساری رہیں گے

بمصدق سے اولیاء راہست قدرت ازراہ

تیرجستہ بازگردانتد زراہ

اختتام پر فقیر ضعیف العباد کی دلی دعا ہے کہ یہ طفیل حبیب پاک و بہ تصدیق حضرت قطب دکن حق تعالیٰ کاظمی سلمہ کے مقاصد دینی و دنیوی کو پورا فرمائے اور ان کی عاقبت کو محمود بنائے اور اس سعادت پاک کے فیضان سے فدا یان ہاشمی کو روشن دل و دیدہ و درخشاں فرمائے۔ آمین ثمر آمین

ایں دعا ازمن و از جملہ جہاں آمین باد

المرقوم ۵ دسمبر ۱۹۶۱ء

فقیر ضعیف العباد

۱۔ سید شاہ عبداللہ حسینی (العلوی ہاشمی شطاری القادری)

سجادہ بارگاہ حضرت قطب دکن بیجا پور

۲۔ سید شاہ ہاشم حسینی ہاشمی (العلوی شطاری القادری)

برادہ سجادہ بارگاہ حضرت قطب دکن بیجا پور

خود سامنے ہوا اور اسکی علی زندگی کا آئینہ ہمارے پیش نظر رہے
یہ ایک نکتہ ہے جسکا ادراک متمدن اقوام نے کیا اور اپنے بزرگوں
کے کارنامے اپنی وسعت کی حد تک محفوظ رکھے۔

اسی اصول کے پیش نظر پیر دستگیر حضرت قطب دکن سید شاہ
ہاشم حسینی قبلہ علوی شطاری قادری بیجاپور کے حالات و واقعات
انکے خلفاء کرام نے بزبان فارسی مرتب فرما کر محفوظ ہاشمی و مقصود المراد
سے موسوم فرمایا ہے۔

جس کے بعد چند واقعات کی اردو میں ترجمانی فرما کر حضرت
پیرزادہ عالی وقار سید شاہ مصطفیٰ حسینی صاحب العلوی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ
نے بعنوان تذکرہ قطب دکن شائع فرمایا ہے۔ اگر موجودہ تصانیف کی
روشنی میں آپ کی سیرت مبارک پر غور کیا جائے تو واضح ہوگا کہ آپ نے
قولاً فعلاً و حالاً اپنے ہادی اپنے رہبر اپنے جدا مجد اپنے محبوب و محسن
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھیلائی ہوئی شریعت کو زندہ
اور روشن کرنے میں آپ کی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا ہے۔

آپ کے اثرات باطن و تصرفات معنوی نے شراب دنیا کے
مستولوں کو ہوش میں لایا۔ سوتے ہوؤں کو جگایا خواب غفلت کے
بیخروں کو بیدار کیا جہلا کو علماء اور علماء کو صاحبان عمل بنادیا۔ بگڑے
ہوئے قلوب کو سنوارا۔ مردہ دلوں کو زندہ کیا۔ مخلوق پرستوں کو
توحید پرستی سکھائی۔ اور حق سے دور افتادوں کو دائرہ وحدت میں

۹
محیطاً نفس و شیطانی کے محبوس قیدیوں کو ان کے غوطہ خوار بچوں سے
چھڑایا۔ مغالطہ کے ناپید سمندر میں ڈبکیاں کھانے والوں کو عرفان
و حقیقت کے جہاز پر سوار کر کے کنارے لگا دیا۔ زہر بلائی کے
پینے والوں کو امرت کے گھونٹ پلایا۔ گمراہان حقیقت کو خضر راہ
بنکر منزل مقصود تک پہنچا دیا۔

عرض آپ میں جذب و کشش کی جو مقناطیس تاثیریں یہاں
تھیں۔ وہ آپ کے حالات و واقعات کے مطالعہ سے روز روشن
کی طرح عیاں ہو جاتی ہیں۔ بمصدق

آسمان والوں میں شہرت تیری ہر خصلت کی ہے

اور زمین والوں میں عزت تیری ہر سیرت کی ہے

ف۔ احقر العباد و خادم ادارہ ہاشمی کو متعدد بار بدوران قیام بیجاپور

کتب خانہ ہاشمی کے خرمین علم سے مستفید ہونیکا موقع ملا ہے۔

اسی دوران میں قبلہ محترم روحی فدا حضرت سید شاہ عبداللہ حسینی قبلہ

العلوی الہاشمی شطاری قادری سجادہ نشین بارگاہ حضرت قطب دکن

بیجاپور نے تذکرہ قطب دکن کا ذخیرہ ختم ہونیکے مد نظر عوام کی خواہش

اور سیرت ہاشمی کی اہمیت کو واضح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

کہ موجودہ تصانیف کی روشنی میں مختصر و جامع حالات بہ شکل

سوانح حیات مرتب کرنے کی سعادت حاصل کروں۔

گو اس ارشاد کی تعمیل ناچیز کے حوصلہ سے بلند بالا تھی بریں ہم

بامثال امراسی کم مائگی و محمدانی کے باوجود حصول سعادت کے
ذوق میں ترتیب سیرت ہاشمی کی جو جزئیات کی گئی ہے۔ وہ حضرت
قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کریم ان کے جانشین محترم کے توجہ
اتم کا صدقہ ہے۔ اور اس

بہ تعمیل ارشاد حضرت ممدوح والا شان مکتوب مورخہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۵۹
کی نقل اور مکتوب وصال حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی صاحب قبلہ
علوی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ پیر زادہ عالی خصال مورخہ ۷ مئی ۱۹۵۹ء
کے بلاک کے ساتھ اختتام سیرت پر نمایاں کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ)
سخت ناسپاسی اور ناشکر گزاری ہوگی اگر اس حقیقت کا
اعتراف نہ کروں کہ تاریخی حالات کی فراہمی اور نصیرت ہذا کی ترتیب
میں پیر زادگان محترم حضرت سید شاہ ہاشم صاحب قبلہ علوی الہاشمی
و حضرت سید شاہ عبدالہادی صاحب قبلہ علوی الہاشمی علف و خلفاء
عارف باللہ و اصل عالی اللہ حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی صاحب قبلہ
العلوی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ نے ممکنہ تعاون عمل سے رہیں منت فرمایا ہے
چونکہ یہ انمول موتی احقر العباد کو کتب خانہ ہاشمی بیجاپور کے
خزانہ علمی سے ہاتھ آئے ہیں۔ احقر العباد نے صرف ترتیب و تنظیم
کی خدمت انجام دی ہے۔ لہذا اپنے عقیدت کے اس مالے کو
منجانب ادارہ اپنے ہر دلعزیز سجادہ عالی و قارہ ہاشمین حضرت
قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ بیجاپور حضرت سید شاہ عبداللہ حسینی صاحب قبلہ

العلوی الہاشمی شطاری القادری مدظلہ العالی کے گلوگیر کرتے ہوئے
آپ ہی کے نام نامی و اسم گرامی سے معنون کرنیکی عزت حاصل کر رہا ہوں
مگر قبول افتادہ و عزت و شرف

احقر العباد خادم الفقرا
شاہ محمد حسین کاظمی شطاری القادری
خلیفہ درکنر کمیٹی اوقاف خاندانہ ہاشمی اناساگر
جوگی پیٹ ضلع میدک

۔۔۔ (سیرت ہاشمی حاصل کرنے کا پتہ) ۔۔۔

شاہ محمد شاق حسین کاظمی شطاری القادری
درگاہ آستانہ ہاشمی اناساگر آخری الگ قریب ناظم پل
مقت شپہ خانہ جوگی پیٹ ضلع میدک ای پین کوڈ نمبر 502270
انڈیا
ہدیہا بیسویں روپے

واقف برائے اشاعت جلوہ کلیم مصدرہ فیوض ۱۳۵۵ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سیر ہاشمی حضرت قطب دکن محمد علیہ السلام بحال پور

اقتسامی حالات | فخر السادات جامع الکمال عارف باللہ واصل الی اللہ
تاج السالکین راس العارفين قطب دکن بیجا پور حضرت سید شاہ
ہاشم عینی صاحب قبلہ علوی شطاری القادری الخاطب عند الرسول علیہ الصلوٰۃ
والسلام ہاشمی ہاشمنا علی ولی اللہ

قعبہ برہان پور علاقہ گجرات میں ۸۷۲ھ میں تولد ہوئے علاوہ
روحانی تعلق کے آپ کو جسمانی جہت سے بھی حضور الخضر کا سنات
صلی اللہ علیہ وسلم کے آل پاک میں داخل ہونیکا فخر حاصل ہے

آپ کے والد بزرگوار سید السادات مجدد کرامات سید شاہ
برہان الدین عینی العلوی الاحمد آبادی کا سلسلہ نسب حضرت سید الشہدا
سبط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام سے ملتا ہے
جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ نواسے آپکی دختر
نیکا اختر سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ علیہا عنہا کے صاحبزاد
ہیں۔ آپ کا نسب نامہ پوری حسب ذیل ہے۔

سید ہاشم عینی ابن سید برہان الدین عینی ابن سید نصر اللہ عینی ابن سید
عمار الدین عینی ابن سید عطا محمد عینی ابن سید معین الدین عینی ابن سید بہاؤ الدین
ابن سید کبیر الدین عینی ابن سید ظہور الدین عینی ابن سید شمس الدین عینی ابن سید
ید اللہ عینی۔ ابن سید عظیم الدین عینی۔ ابن سید بہاؤ الدین عینی ابن
سید جمال الدین عینی۔ ابن سید احمد عینی۔ ابن سید مجتبیٰ عینی۔ ابن سید
مفتی الدین عینی۔ ابن سید مرتضیٰ عینی۔ ابن سید عربی عینی۔ ابن سید
احمد عینی ابن سید امام موسیٰ عینی۔ ابن سید امام فقی عینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ابن سید امام علی موسیٰ رضا عینی ابن سید امام جعفر صادق عینی ابن امام محمد باقر
عینی ابن سید امام زین العابدین عینی ابن سید الشہدا سبط رسول اللہ امام حسین
رضی اللہ عنہ۔ ابن امیر المومنین اسد اللہ الغالب عسائی کوثر علی مرتضیٰ برادر
عمولی خلیفہ و جانشین و داماد سید العرب والعجم سید المرسلین خاتم النبیین
حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔
اہل بیت کی شان میں آیۃ تطہیر اور متعدد احادیث مروی ہیں۔
کَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى - اِنَّهَا بِرَيْدِ اللَّهِ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ
الْوَجَسَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرا ۝ یعنی اے بنی
کے گھر والو اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اور تم کو خوب
پاک کرے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے
مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي فَيَكُمُ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوْحٍ مَنْ
رَكِبَهَا نَجَّى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ - یعنی رسول اکرم

۱۴
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اہل بیت کی شان ختم میں ایسی ہے
جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی جس نے اس پر سوار ہوا وہ نجات پایا
اور جو شخص اس کو چھوڑا وہ ہلاک ہو گیا۔
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اہلبیت کی تعریف میں بعد

حقیقت یوں فرماتے ہیں ۷

أَلْ رَّبَّنِي ذُرِّيَّتِي وَهُمْ الدِّدَ سِيلَتِي
أَرْجُوا سَهْمَ أَعْظَى عَدُوٍّ مَبِيدٍ لِمَنْ صَحِيفَتِي

یعنی میرا وسیلہ و ذریعہ اگرچہ چھپتے ہو رسول اللہ کی آل ہے جو دوز
قیامت داور عشر کے روبرو جب میری حاضری ہوگی تو قرآن کریم کو
ہاتھ میں اور وسیلہ آل و رسول اپنے ساتھ لئے ہوئے حاضر ہوں گا۔
حضرت عاشق ہادی شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۷

الہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قولی ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوت تم رو کنی در قبول من دوست و امان آل رسول

حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

دست ادا اہل آن بیعت بود کہ ید اللہ فوق اید ہم بود
دست پیر از غایباں کوتاہ نیست دست او جز بقہ اللہ نیست
آپ کا مادر زاد ولی ہونا آپ کی ولادت با سعادت کے تین گھنٹہ کے
واقفہ رضاغت بعد آپ کی والدہ محترمہ کا دعائی ہو گیا اکثر و بیشتر
عورتیں آپ کو دودھ پلانے کی بہترے کوشش کی اس مادر زاد ولی

۱۵
واقف امرار غنی و علی نے کسی عورت کا بھی دودھ نہ پیا
متعلقین کو فکر و سنگیر ہوں۔

بالآخر ایک نابالغہ ناکندہ الشکر نے وضو وغیرہ سے فارغ
ہو کر اپنی چھاتی (چوچی) آپ کے دہن مبارک میں دی۔ آپ
اس کے پستان چوسنے لگے۔ جس سے اُس عورت کو دودھ آ گیا
اسی عورت کے دودھ سے آپ چھوٹے سے بڑے ہو گئے۔ جب
کبھی وہ عورت بھول کر بلا وضو دودھ پلانا چاہتی تو آپ منہ پھیر لیتے
سمان اللہ اس مادر زاد ولی کی کیا شان قطبیت ہے۔ یہ نفل
ہے اللہ کا چاہے جسے بخشے۔ ۷

این سعادت بنادر بازو نیست تانہ بخشند خداے بخشند
قل إن الفضل بید اللہ یوتی من الیشاء اللہ واسع

علیم مجنص بر حمت من الیشاء واللہ ذو الفضل العظیم
آپ کی تعلیم و تربیت جب آپ نے ہوش سنبھالا تو سب سے پہلے
آپ کے والد ہند گوار نے قرآن کریم و
قرآن عظیم کی آپ کو تعلیم دلوائی اس کے بعد آپ نے فقہ تفسیر و
حدیث کو بڑے بڑے نامور اساتذہ سے تحصیل فرمایا۔ پندرہ ہی
روز میں عوام و خاص میں آپ کو مقبولیت عامہ حاصل ہوئی۔
تو جلالی اللہ کے حضرت عارف باللہ و اسل الی اللہ تعالیٰ ان
امتدائی حالات سید شاہ ہاشم حسینی قبلہ اپنے امتدائی حالات

اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

جب میری عمر (۱۶) سولہ سال کی ہوئی تو میں نے اپنے والد ماجد حضرت سید شاہ برہان الدین صیغی علوی قبلہ کی خدمت اقدس کے احکام کی تحصیل اپنے لئے فرض اولین سمجھا نفس کے خلاف کرنا اپنے اوپر لازم گردانا۔ احکام خداوندی و فرمان مصطفوی پر ایمان و یقین رکھ کر عمل کرنے لگا۔ روزانہ قرآن کریم کی بلا ناغہ تلاوت کیا کرتا جب میری عمر (۳۰) تیس سال کی ہوئی تو میں نے اپنے بزرگوں کا طریقہ اختیار کیا کبھی مکان سے کھانا طلب نہیں کیا کبھی آیا اور جو کچھ بھی آیا کہا لیتا۔ کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ کچا ہے یا پکلا ہے کھا رہا ہے یا پھینکا۔ ہمدرد مبارک تعالیٰ جو کچھ کھلاتا کھا کر اس کا شکر سجا لاتا نہ ہمارے حرف شکایت زبان پر نہ لاتا۔

آپ کے والد بزرگوار کا لنگر خانہ آپ فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کے لنگر خانہ میں روزانہ عین من گوشت صبح اور عین من شام میں پکتا تھا۔ ہزار ہا بزرگ اس لنگر خانہ سے شکم سیر ہو کر چلے جاتے تھے لیکن والد بزرگوار نے مجھ فقیر کو بھی طلب فرمایا۔ لنگر خانہ کا بچت روانہ کیا اس طرح پورے نو سال گزر گئے۔

آپ کی گزریسیر ارشاد فرماتے ہیں کہ میری گزریسیر کے لئے دھرم پانچ روپیہ ماہانہ مقرر تھے فقیر امی رقم سے کچھ راہ خدا میں خرچ کرتا باقی سے سامان معیشت خریدتا۔

آپ کی تخیالی اور بعد کشی الٹی اپنی گزریسیر ارشاد فرماتے ہیں کہ جب والد بزرگوار نے میرا عقد کیا۔ شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ پدر بزرگوار نے شادی میں ہول کھو لکر خرچ کیا۔ ہزار ہا لوگ شریک عقد تھے بہترین طعام و لیمہ تھا۔ بڑے بڑے امراء و روساء اکابرین و عمائدین مشہر سادات کرام مشائخ عظام مدعو تھے غرباء و فقرا کے لئے اذن عام تھا۔ دہن کے لوگوں نے بھی بڑی شان و شوکت سے حصہ لیا۔

اون کی جانب سے دروہا ہریش قیمت زیورات۔ بے بہا مصنوعات بڑے بڑے قالین و پردہ ہائے بہترین ہمارے گہرائے عقد کے بعد جب دہن کو مکان لائے تو والد بزرگوار نے ہمارے لئے اس میں سے صرف ایک شطرنجی بچھانے کے لئے عنایت فرمائی۔ حالانکہ آتی ہوئیں بے حساب عظیم العظیم چیزیں موجود تھیں۔

چند روز کے بعد میرے والد بزرگوار سے لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ موسم سرما ہے۔ شدت کا جاڑا ہے لہذا براہ کرم اوڑنی کے لئے (سید ہاشم حسینی اور ان کی اہلیہ کو) لحاف عنایت کیجئے تاکہ وہ سردی سے محفوظ رہیں۔ ان ہمدردوں کی استدعا کو والد بزرگوار نے قبول فرما کر ایک دولائی سرور فرمایا۔ صرف ایک شطرنجی اور ایک لحاف پر چار سال گزر گئے۔ والد بزرگوار نے مجھ فقیر کے اخراجات کے لئے (پہرے) چھ روپیہ بارہ آنہ ماہانہ مقرر فرمایا۔

تھا جو ہر ماہ خادم کے ذریعہ مجھ فقیر کو ملا کرتے۔ جس سے روزانہ دو کف جواری کھیلیاں بنوا کر کچھ تو اجرت میں دیدیا کرتا مابقی اپنے مکان میں ملا کر مع اپنے لواحقین کے گزر بسر کرتا۔

ایک دفعہ ایک نئے خادم نے پورے (دھ) سات روپیہ مجھے لاکر دیا۔ اسکو میں نے اپنی بیوی کے سپرد کر دیا۔ جسکو انہوں نے مکان کے اخراجات میں لایا۔ جب میرے والد بزرگوار کو معلوم ہوا کہ اس خادم جدید نے بجائے سولے روپے (دھ) سات روپیہ لیا کر دیا ہے تو آپ نے اس خادم کو نہایت ہی سختی سے حکم دیا کہ زلیہ ہر واپس لا کر دے۔ اس خادم نے جب لاکر دیا تو مجھے بڑی ندامت ہوئی چونکہ پوری رقم مکان کے اخراجات و تکمیل ضروریات میں صرف ہو چکی تھی۔ بالآخر اپنی بی بی سے کلہم حال بیان کرنے پر بی بی نے خریدی ہوئی جوار فروخت کر کے ہر خادم کے حوالہ کر دیا۔

ان واقعات سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے
اعتباط و نفس کشی کی تربیت میں
آپ کے والد بزرگوار کی دوراندیشی
کہ آپ کے والد بزرگوار کس قدر غفلت تھے
یا اپنے فرزند کے ساتھ کس قدر سردہری تھی نہیں نہیں ہرگز نہیں
پسوندہ گوار کی سخاوت و ایثار کا یہ حال تھا کہ مدد آنے آپ کے لشکر خانہ
سے ہزاروں لوگ پیٹ بھرا کرتے۔ سخاوت کی دنیا بہرہ دہی تھی
عبدالغفور کو لاکھوں روپیوں سے لے کر قرض امداد ہوا کرتی تھی۔

سہ تو کیا اگر اپنے فرزند دلبند کے لئے چار ہزار بھی خرچ کرتے تو کوئی بات نہ تھی۔ کبھی آپ چین بہ چین نہ ہوتے مگر آپ کو اپنے فوری نظر تحت جگر کو اپنا سچا ہاشم بنانا تھا۔ اسلئے آپ کے نزدیک احتیاط و نفس کشی کی تعلیم تربیت لازمی و ضروری تھی۔ بمصداق بیت شکستن سہل باشد نیک سہل سہل دیدن نفس را بھل است بھل

آپ کے والد بزرگوار کی وفات | ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمیوں کا دور ختم ہونے کے بعد میرے والد بزرگوار نے مجھے اپنے نزدیک طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ بیٹا مجھ کو تمہارا امتحان لینا تھا اور زبردشتی کو محکم امتحان پر گھنٹہ گھر دیکھنا تھا الحمد للہ تم کامیاب نکلے۔

بہر منزل کہ رو آورد خدایا نگہداشت بخت لایزال
جب والد بزرگوار کا وقت آخر آن پہنچا تو آپ نے مجھے طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ بیٹا میرا وقت آخر ہے میری وصیت گوش ہوش سے سن لو اور اس پر عمل کر۔

جو کچھ مجھ فقیر کو اپنے بزرگوں سے اسرار و رموز سینہ بہ سینہ عطا ہوئے تھے میں تم کو بہرور کیا ہوں البتہ بعض دُر مکنون اسرار الہی و تجلیات ناقنہ ہی جو عالم بطون میں ہیں اس کا انکشاف تمہارے چچا زاد برادر سید شاہ عبداللہ حبیبی العلوی احمد آبادی سے ہو گا تم انکے پاس پہنچنے میں دریغ نہ کرو اپنے دامن مقصود کو گل ہائے مراد سے

بھرا۔ یہ وصیت فرما کر آپ رحمتی ملک بقا ہوئے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ *

وصیت آپ کا احمد آباد ہو چکا | ارشاد فرماتے ہیں کہ حسب وصیت
والد بزرگوار میں احمد آباد گجرات اپنے

عمر زاد برادر حضرت سید شاہ عبداللہ حسینی صاحب قبلہ کے پاس ہو چکا
اور والد بزرگوار کی وصیت کو سنایا۔ آپ اپنے واجب التعظیم چچا
کے انتقال پر اظہار افسوس فرما کر آبدیدہ ہوئے۔

اس کے بعد تقسیم فرما کر مجھے اپنے رو برو بیٹھائے اور مراقبہ
کے کامل ایک گھنٹہ کے بعد آپ نے شبہ جواب با صواب سے
ممبر و فرمایا کہ۔

”بھائی صاحب حضرت چچا صاحب قبلہ نے مجھ کو تمہارے
متعلق جو کچھ حکم کئے ہیں اس کو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور سچا لاؤں گا۔
خاطر جمع رہو یہ سن کر تسکینات سچا لایا۔

اسی وقت آپ نے مجھ کو صحن مسجد میں پانی اور مصلیوں کیلئے
ڈھلے سکھانے کی ٹکیاں بنانے کی ہدایت کی میں ارشاد کی تعمیل میں
مصروف ہو گیا۔ ڈھلے سوکھنے کے بعد اس کو اپنے خیمہ پر رگڑ کر
دیکھ لیتا کہ کہیں کنکر تو نہیں ہیں ایسا نہ ہو کہ مصلیوں کو تکلیف ہو۔

غرض اس طرح چھ ماہ گزر گئے۔ برابر چچا ماہ مٹی کی ٹکیاں
بنا کر اپنے گالوں پر بکھیر رکھ دیتا۔ کا: چھ ماہ گزرنے کے بعد حضرت

سید شاہ عبداللہ حسینی صاحب قبلہ نے مجھ فقیر کے پاس آ کر کیا دیکھتے
ہیں کہ مٹی کے ٹکیاں رگڑتے رگڑتے ڈاڑھی کے بال اور گالوں پر
کا گوشت نڈا رہے۔ گالوں پر گوشت نہ رہنے سے اندر کے ڈاڑ
نکھرا کر رہے ہیں۔

اس ریاضت و خود شکنی کو خیب دیکھتے تو میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے
رو برو بیٹھائے اور مشرف بامرالہم ہے۔ مجھ فقیر کا نصیب ہر گاہ

آفتاب بخت مطلع النور سے طلوع ہوا۔ یعنی وہ محرم و از نے جب
نظر لطف و کرم مجھ فقیر پر کی تو اسی وقت مقام و راہ الورا پر رسائی
ہو گئی۔ ذَاللَّحْظِ فَضِّلَ اللّٰهُ لِقَائِي مِنْ بَشَاءٍ وَاللّٰهُ عَزَّ وَفَضَّلَ الْعَظِيْمُ

اپنے والد بزرگوار کا قبول | ارشاد فرماتے ہیں کہ جب والد بزرگوار
اور آپ کی استغنائی | کا وصال ہوا تو آپ کے مکان کا بیجا

اثاثہ تھا۔ سو نا، چاندی، نقدیات، جواہرات، مصنوعات وغیرہ
وغیرہ جو موجود تھے وہ سب کا سب راہِ خدا میں غریب و فقرا کے کام

آئے۔ اس میں سے پھر نے ایک پائی بھی اپنے لئے اٹھا نہیں رکھا۔
صرف ایک تلوار حضرت شاہ علی جوئے سے مجھ فقیر کو تحفہ ملی تھی۔ جس کو
والد بزرگوار اپنے دست مبارک میں پکڑا کرتے تھے اس کو میں ذ
بطور تبرکاً اپنے پاس رکھا۔

میں اپنے والد بزرگوار کی فاتحہ خوانی و شریں برے دھوم دھما
وتزک و احتشام سے کیا کرتا تھا ہزار ہا کیا لاکھوں مریدین و مرشدین

۲۲
مشک خاتہ خوانی و منسل مبارک میں رہ کر سعادت حاصل کیا کرتے
اس حقیقت و ارادت کا ثبوت دیتے۔

ایک روز نواب خان خاں نے مجھ سے ملاقات
کر کے کہا کہ آپ کے والد کے پاس بہت دولت تھی وہ دولت
ایسی نہ تھی جو عوام کا الانعام کے پاس رہا کرتی ہے حقوق اللہ و حقوق
العباد ہانیکے لئے جو دولت باقی رہے وہ پاک و طیب ہے مجھے
مخفی معلوم ہے آپ کے والد بزرگوار کے پاس اکثر و بیشتر حضرات
قرض لے گئے ہیں جس کی مجموعی تعداد تین لاکھ اشرافی ہوتی ہے
چونکہ آپ مرحوم کے وارث احق ہیں۔ بلا شک حق تو ریث
آپ کو حاصل ہے آپ قرضداروں کو طلب فرما کر والد بزرگوار کا
قرضہ وصول فرما لیجئے وغیرہ۔

میں نے کہا میں آپ کی خیر خواہی و ہمدردی کا مشکور
ہوں۔ مگر بات یہ ہے کہ حضرت والد بزرگوار کے وصال کے
بعد لکھنؤ کہاں دولت مکان میں رہی مگر بجز ایک شمشیر کے اس میں
سے ایک پانی بھی نہیں لیا۔ مال و اسباب کو فقرا اہل حاجت مندوں
و درو مندوں کو محض یہ حصول خوشنودی مولیٰ حقیقی دیدیا ہے
باپ کے دیئے ہوئے قرضہ کو وصول کر کے گھر بھرنا خلاف
شان فقیری ہے۔ فقیر کو اللہ ہی بس ہے۔

سَيِّحَانُ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَكُنِيَ بِاللّٰهِ مَشْفِيًا۔

۲۳
عزیز آپ لقرو استغنائی کی زندہ تصویر اور انوار الہی کی مجسم تصویر تھے
بعد حصول ولایت آپ نے احمد آباد سے
دارالافتاء بیجاپور شریف کا دوری اور
بادشاہ وقت کو آپ کے متعلق بشارت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم
کی بنا پر بیجاپور کا رخ فرمایا جو دکن کا دارالافتاء تھا مفتوحان عادل شاہی
کا ہر دل عزیز فرماں رواں ابراہیم عادل شاہ ثانی جلت گردن حکمران تھا
اُس زمانہ میں ڈاکو اہل قزاقوں کی کثرت تھی جو شہر کے کسی
نہ کسی مقام پر نقيب لگاتے لوٹ مار قتل و غارت گری کیا کرتے
اور دن کو نجیب و شریف برگزیدہ بزرگوں کے لباس میں سادہ لوح
عوام کو دھوکہ دیا کرتے تھے۔ اثنائے راہ میں حکومت کے
کارندوں نے آپ کو اور آپ کے ہمراہیوں کو نفیروں کے لباس
میں دیکھ کر تفتیش حالات ضمن میں گرفتار کر کے جیل خانہ میں
زیر حراست رکھا۔

گرفتاری کی پہلی شب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ وقت
ابراہیم عادل شاہ کے خواب میں تشریف لاکر ارشاد فرمایا کہ
سید ہاشم حسینی میرا فرزند ہے جو میرے حکم کی تعمیل میں کفر و الحاد
شرک و نفاق کی گندگیوں کو مٹانے اعلیٰ کلمۃ الحق کے لئے بیجاپور
آ رہا تھا اثنائے راہ میں گرفتار کر کے (فلاں مقام پر) مجبوس کر دیا
گیا ہے۔ فوراً رہا کر دیا جائے۔ اس بشارت کے پاتے ہی ابراہیم عادل شاہ
نے حکم نافذ کیا کہ سید ہاشم حسینی نامی جو بزرگ زیر حراست ہیں فوراً

عرض آپ کے قدم میمنت لزوم سے بتوں کے پرستار ہادہ توحید کے متوالے ہو گئے اور معبودان باطل کے پوجاری خدا سے حدہ لاشریک کا نام جھپٹنے لگے اور باب حکومت کے پر غرور سر آپ کے آگے جھک گئے۔

شہر دارالظفر بیجا پور مورخا نظر | یہ شہر ۱۸۹۶ء سے ۱۹۶۶ء تک دکن کا دارالخلافہ تھا۔ خاندان عادل شاہی کے

مسلمان بادشاہوں کا بھی دارالامارت رہا ہے سابقہ مشہور اور موجودہ عمارات کے کتبوں سے ظاہر ہے کہ یوسف عادل شاہ نے ۱۸۹۶ء سے ۱۹۵۶ء تک سلطنت کی اور ابراہیم عادل شاہ ثانی اور محمد عادل شاہ ۱۹۵۶ء سے ۱۹۵۶ء تک حکمران رہے ہیں۔ مورخ الذکر بادشاہ و محمد عادل شاہ جو حضرت ہاشم پیر دستگیر قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا شہر کی خوبصورتی بڑھانے کیلئے اپنی کوششوں میں اس قدر مشہور تھا کہ موجودہ باشندے اُن تمام عمارتوں کو جن کے بانیوں کا ٹھیک ٹھیک پتہ نہیں چلتا۔ اسی کی طرف منسوب کرتے ہیں جسکا شاندار مزار بولتی گنبد ہندوستان میں پہلی بڑی عمارت ہے جو اسٹیشن سے متصل قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ کے گنبد سے قریب آبادی کے جانب شرق واقع ہے۔ فیصل مشہر میں داخل ہوتے ہی ہر شخص کی نظر پڑتی ہے۔

یہ گنبد (۱۹۸۸) فٹ اونچا ہے اس کے گرد چو طرفہ برآمدہ ہے

رہا کر دیئے جائیں۔ اس اعلان پر آپ نے اپنے ہمراہیوں سے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنا نام ہاشم حسین بنلا کر رہائی حاصل کر لے۔ چنانچہ بہ تعمیل حکم آپ کے ہمراہیوں سے ایک ساتھی نے پہلے وزیر آپ کے نام نامی و اسم گرامی کی بدولت رہائی پائی پھر دوسری شب بادشاہ کو وہی خواب آیا۔ دوسری مرتبہ کے اعلان پر آپ کے دوسرے ساتھی نے آپ کے اسم گرامی کے بدولت رہائی پائی آپ بدستور جیل میں رہے پھر تیسری مرتبہ بادشاہ وقت کو بشارت ہوئی کہ میرا فرزند بلند بستور سابق جیل میں رہ کر اپنے نلم نامی و اسم گرامی کے وسیلہ اپنے بے گناہ ہمراہیوں کو رہا کر دے گا۔ جب تک اسکے بے گناہ ہمراہی رہا ہوں وہ اپنی رہائی کو قبول نہیں کر سکتا۔ لہذا آپ کو اور آپ کے رفیقوں کو چھوڑ دیا جائے اس بشارت کے پاتے ہی بادشاہ وقت نے آپ کو معہ آپ کے رفقاء کے رہائی کا حکم دیکر نہایت ہی عزت و احترام کے ساتھ آپ کو دارالظفر بیجا پور لانے کا حکم صادر فرمایا اور مرتے دم تک آپ کا عقیدت مند رہا اور جو مسائل اُس کے قابل مہاشین سلطان محمد عادل شاہ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہو کر آپ کے فیوض و برکات سے مستفید ہوا۔ بمصدق۔

ہے صفحہ تاریخ پر روشن تیری بذل سلطان: شاہ کو دس سال اپنی عمر دیوہ کیا (جس کا ذکر آگے آئیگا)

۲۶
جس میں سات مرتبہ عداۓ ہارگشت ہرے زرد سے گو بختی ہے
یہ عمارت وسعت و خوبصورتی کے لحاظ سے دیگر عمارتوں سے
بڑی ہوئی ہے۔

۱۔ انار محل بھی محمد عادل شاہ کی تعمیر کردہ عمارت ہے۔ جو
خوبصورتی میں دوسرے درجہ پر ہے۔ اسٹیشن کے بائیں جانب تقریباً
ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ تمام شاہی محلات میں صرف یہی
ایک عمارت ہے جو مغلیہ خاندان کے بادشاہ شاہجہاں کے
ہاتھ تباہی سے بچی رہی۔ اس وجہ سے کہ اس میں جناب رسالت
رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مومنین مبارک دیکھے
جوئے تھے جو محمد صالح ہدائی بیجا پور لائے تھے۔ یہ مومنین مبارک
اب تک ایک شیشے کی نلکی میں بند ہیں، جو ایک چھوٹے سے آبنوس
کے سنہری صندوقچے میں رکھے ہوئے ہیں۔ یہ صندوقچہ مزید ایک
سیاہ لکڑی کے مضبوط کس میں بند ہے۔ اس طریق سے یہ تبرک
مبارک محفوظ ہے۔

۲۔ یہاں ایک زبردست شاہی کتب خانہ بھی تھا۔ جن میں سے
بہت کچھ تو دہلیک کا شکار ہوا اور کچھ مفلس اور لالچی محافظوں نے
اڑا دیا باقی ماندہ کتب کو ۱۸۵۷ء میں انڈیا آفیس لندن بھجوا دیا گیا
اس میں چند کتابیں بطور نمائش آئینہ کی الماریوں میں دیگر عجائبات و
معنوعات کے ساتھ نمائش گاہ میں موجود ہیں۔ جہاں منجانب

حکومت محکمہ آثار قدیمہ کا علم متعین ہے۔

۳۔ علی عادل شاہ ثانی کا مقبرہ جو بے سقف ہی رہ گیا ہے۔ اس
مذہب پر جو اسٹیشن سے شہر کو گئی ہے داہنی طرف واقع ہے اس کی
فصلہ حراجی سنگ مومن کی بنی ہوئی ہیں۔

۴۔ دوسری دلچسپ عمارت شیرازی برج ہے اس کی وجہ تسمیہ
یہ ہے کہ اس پر دو شیروں کے بت بنے ہوئے ہیں۔
اس جگہ بیجا پور کی بڑی توپ کھدی ہوئی ہے جس کا نام ملک میدان ہے
۱۵۵۷ء میں ایک ترک افسر نے احمد نگر میں اسے ڈھال کر بتایا
تھا۔ اس پر اس کے ہانی محمد حسن دہلی کا نام کندہ ہے۔ اس توپ پر
دو اور کتب ہیں ایک جو مد کے قریب ہے اور ننگ زیب نے
۱۶۸۹ء میں اعلیٰ شہر کی فتح پر لکھوایا تھا۔

۵۔ برج کے پاس ادیاری مینار ہے کہتے ہیں کہ جب علی عادل شاہ
اول نے فتح پور میں تلی کوٹ کی لڑائی کے بعد وجایا نگر کے حکمران
کو شکست دی تو اس شہر کی فسیل بنانی شروع کی۔ اس فسیل کا
ایک ایک حصہ اپنے امراء میں تعمیر کے لئے تقسیم کر دیا۔ اس وقت اسکا
مشہور جنرل حیدر شاہ بلگرام اور دھارواڑ کی فتوحات میں مشغول تھا
جو ننگر اسکی واپسی پر یہ دیوار مکمل ہو چکی تھی۔ بادشاہ نے اس خیال سے
کہ اس کارہیز میں شریک نہ ہونے کے سبب جنرل مذکور کی بدولت شہر کی
آسے ایک ایسا مینار تعمیر کر لیا کہ دیا۔ جو سب سے اونچا نکل جائے

پس اُسے یہ اوپاری برج بنایا اس برج پر ایک بڑی توپ لم چھری
یا دور پرواز رکھی ہوئی ہے۔

۷۔ فصیل شہر کا محیط تقریباً ساڑھے چھ میل ہے۔ اس میں چار
دروازے ہیں (۱) ایک بھٹی دروازہ شمال میں (۲) دوسرا لندرنی
مشرق میں (۳) تیسرا مکہ دروازہ غرب میں (۴) چوتھے دروازہ کا نام
منگولی دروازہ تھا جو جانب جنوب واقع ہے لیکن اورنگ زیب
نے اس کا نام شہر کے فتح کی یادگار میں باب الفتح رکھ دیا۔ کیونکہ
اُسی دروازہ سے وہ شہر میں بحیثیت فاتح داخل ہوا تھا۔

اس دروازے پر دو نہایت ہی مستحکم برج لندرنی قصاب
اور برنگی برج تھے برج لندرنی قصاب پر سے بیجا پور کا عجیب نظارہ
دکھائی دیتا تھا۔

۸۔ مکہ دروازہ کے باہر ابراہیم عادل شاہ ثانی کا شاندار مقبرہ
اور مسجد ایک ہی جہوترہ پیدل قلعہ ہیں۔ مقبرہ کے اطراف آیات قرآنی
سیاہ پتھر پر نہایت خوش خط اس حمدی کے ساتھ کھودے گئے ہیں
کہ جس کو دیکھ کر عقل ندنگ ہو جاتی ہے۔ اس کے اطراف وابستگان شہلی
کی دیباچوں کے لئے صد ہا کمرے بنے ہوئے ہیں۔ یہ شہر کی خوبصورت
ترین قابل دید عمارت میں شامل ہے۔

۹۔ شہر ہماچ کے باہر دوسری قابل دید عمارتیں بہتر محل اور جامع مسجد
ہیں۔ اول الذکر کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ابراہیم عادل شاہ اول کو

جذام ہو گیا تھا۔ اُسے ایک بخوی نے یہ بتایا تھا کہ جب بادشاہ
کل صبح باہر نکلیں تو جو شخص سب سے پہلے سامنے آئے اُسے
بہت سارے پیہ غیرات دیں دوسرے دن صبح کو جب بادشاہ
باہر نکلا تو خاکروب سامنے آ گیا۔ جسے بادشاہ نے بخوی کے کہنے
کے مطابق بہت سارے پیہ دیا۔ مہتر یہ مال کثیر دیکھ کر متحیر ہو گیا شکر یہ
ایک مسجد اور ایک دیوڑھی بنائی جو من بعد شاہی عمارات میں شامل
ہو کر اسکی رفعت و خوبصورتی میں چار چاند لگ گئے۔

۱۰۔ یہاں کی جامع مسجد کن کی مسجدوں میں بہت بڑی عمارت ہے
عادل شاہ اول نے ۱۱۳۷ھ میں بنوائی شروع کی تھی یہ مسجد اورنگ زیب
اور مہاراجہ ستارا کے عہد میں بھی پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکی۔ اس مسجد کے
صحن میں ممبر کے سامنے سنگ مرمر کا ایک جہوترہ ہے۔ جس پر
کھڑے ہو کر موزن اڑا دیتا ہے۔ کیونکہ موزن کے لئے کوئی میزان
نہیں ہے۔

۱۱۔ ایک قلعہ یا سورج گڑھ ایک بڑا قلعہ ہے جس کے اندر نہایت
اعلیٰ صنعت کی عمارتیں اور باہر کے جانب خندق ہے پوریز کا بیان ہے کہ
اس خندق میں اس قدر گر چہ اور گہرا ہے کہ کوئی شخص اسے
عبور کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ اندرونی عمارات حسب ذیل
ہیں (۱) چینی محل جو اب کچھری کے کام آتا ہے (۲) ست من پل
جس کے پہلے سات منزلیں تھیں۔ لیکن تین منزلیں گر گئی ہیں۔

(۳) اندھ محل یا تاج محل جس میں اب محل صحن رستے ہیں۔
(۴) گوگن محل یا دیوان عام۔ دھرم سالہ ریلوے اسٹیشن سے
یہ قاصلہ تقریباً دھیرہ میل اور ڈاک بنگلہ قریب ایک میل واقع ہے
شہر بیجا پور میں روٹی غلہ اسی وغیرہ کی تجارت ہوتی ہے محل خانہ
میں قالین اور قسم قسم کی بید کی نگرہی کا کام ہوتا ہے۔

آپ کا سفر بیت اللہ شریف | جب آپ کے تصرفات باطنی و موعظ
تاہدار مدینہ کی سرفرازی | حسنہ سے بیجا پور کی حالت و دورہ اصلاح

ہوئی تو تاجدار مدینہ روحی ذرائع آپ کو اپنے پاس طلب فرما کر
کلید ہمدار کے درجہ ایک شمشیر اہدار اور ایک کتب حزب البحر
عنایت فرمایا۔ کلید بردار کو آپ کے مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل یہ
تاکید فرمائی گئی تھی کہ مخالفین علیل میرے فرزند سید ہاشم حبیبی کے
سپر دکر دینا۔ چنانچہ آپ ان عطیات نبوی کا تذکرہ فرماتے ہوئے
اپنے حالات سفر اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ جب مجھے حج بیت اللہ
دنیا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق ہوا تو میں ہری و بکری
مٹشکی دھری کے منازل طے کرتے ہوئے کہ معظمہ پہنچ کر مشرف
بر طوائف کچھ ہمدانیک روز کہ بیت اللہ میں ایک مغربی نے چند گجرات
شہر میں ڈالے ہوتے تھے لاکھ دیدار اسکو میں نے کھایا جو بید
لنید تھے اس کے بعد میں عالم بیداری میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
سے مشفقہ و دلیلاً ہوا۔ حضور اللہ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں سے

صداوت و مشائختن زیادہ و جہاد چھوٹے بڑے تنہا ہی دعوت
کریں گے تم ہر ایک کی دعوت میں بخوشی چلایا کرو تقریباً تم کو یہاں
کہ معظمہ میں دو سال رہنا پڑے گا۔ اس کے بعد میرے پاس مدینہ اکہاڑ
حسب الحکم دو سال تک کہ معظمہ میں رہا۔ دعوت و مدارات
کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ تعمیل حکم قبول کرتا رہا۔ اس کے بعد سوئے طیبہ
روانہ ہو کر دیار حبیب میں پہنچا وہاں تاجدار مدینہ کی جو سرفرازیوں
ہوئیں اور جن فیوض و برکات کا مجھ پر نازل ہوا اس کے تفصیلات
قابل اظہار نہیں۔ عرض میں نے وہاں کی ہر شے کو مفسد و منور
پایا۔ میں نے اہلیان مدینہ کی زبانی سنا کہ مدینہ کے گتے بھی رمضان
المیازت میں روزہ رکھتے ہیں۔ یعنی دن کو غروب آفتاب تک
کچھ کھاتے پیتے نہیں۔

سبحان اللہ آج وہ اختر برج شرف کائنات و گوہر روح
صدف ممکنات انصاف العرب و ابلج العجم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
اس دنیا سے پردہ کر کے ساتھ نیراصو سال کا عرصہ منقضی ہو چکا
مگر انسان تو انسان حیوان بھی آپ کے احکام و ہدایت کا احترام کرتا
ہے اگر ہم باوصف آپ کی امت ہونے کا دعویٰ کرنے کے
باوجود اپنے آقا سے نامزد سردار و جہاں احمد مختار محبوب غفار
کے احکام و فرامین کو نہیں پشت پڑائیں اور اس پر عمل پیرا نہ ہوں تو
ہمارا درجہ مدینہ کے کتوں سے بھی بدتر ہے رَبَّنَا هَذَا الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ

آپ فرماتے ہیں کہ شہر دار الطہر بیجاپور
آپ کا استغناء و شان فقیری

اور اس کے اطراف و جوانب اور دور
اور ازیم مقامات پر میرے ہزار ہا مریدین رہتے تھے میں جو مجھ فقیر کو اپنی دولت
و شہرت دیتی تھی انہیں جان سے زیادہ عزیز جانتے اور مانتے ہیں۔

فقیر کی ملاقات کے لئے روزانہ مقامی لوگوں کے علاوہ بڑے

بڑے امراء و رؤسا تجارت پیشہ و زراعت پیشہ افسراد

عقیدت تحائف و ہدیایا پیش کرتے اور دل کھول کر نقدیات نذر

کر لے جاتے تھے روزانہ اوسط آمدنی (۵۰۰) سات ہزار روپے تھی جس کا

اُس زمانہ میں رواج تھا جس کی قیمت اُس وقت (لکھ) روپے تھی مگر

فیران میں سے ایک شخص بھی ہائی نہ رکھتا جملہ نقدیات و رقم کو

خدا کی راہ میں خرچ کر دیتا۔ مجھے اپنے غلامائے حقیقی رب و شفیق

پر بدرجہ اتم اعتقاد و بہرہ رسد تھا کہ جس نے آج دیا ہے وہ کل

بھی دینگا جس نے آج تن کے لئے دیا ہے وہ کل مرنے کے بعد کفن

کو بھی دینگا۔ وَمَنْ يَسْتَوِ كُلُّ عَلَى الْفَتَا فَهُوَ حَسْبُهَا

لوگ اللہ سے ہر روز کہتے ہیں اُن کے لئے وہ کافی ہے۔ آپ

دکھائی دیا کہ میں ہر روز ارشاد فرمایا کرتے۔

اسم کی سبوبات جس نے دیکھے ہاں بجات

اسکا جانتے ہاتھ

آپ فرماتے ہیں کہ میں خلود عالم سے اس طرح عہد کیا تھا

خداوند یہ تیرا فضل ہے کہ تو روزانہ سات ہزار روپے پاس

روانہ کرتا ہے مگر میں تیری راہ میں صرف کرتا رہوں گا۔ آج کی چیز

کل کے خیال سے اٹھانہ رکھوں گا۔ اگر عہدا یا سہو آج کا مال کل

زہ جلتے تو اس کو گرم کر کے اپنے جسم پر داغ دے لوں گا۔

چنانچہ ایک روز خادم کی غلطی سے آپ کے بستر سے

مہارک سے ایک ٹھن ٹپک پڑا آپ نے اس ٹھن کو خوب گرم

کر کے اپنے دست مہارک پر داغ دیکر فرمایا کہ یہ داغ فقیری ہے

میری اولاد کا سلسلہ جب تک دنیا میں رہیگا۔ یہ داغ اُنکے جسم

پر قدم کی طور پر نمایاں رہیگا گویا یہ داغ میرے اولاد کی ایک

علامت ہوگی۔ جو حضرات اب تک آپ کے سلسلہ نسب میں گزرے

ہیں۔ اُن پر یہ داغ نمایاں تھا اور اب بھی آپ کی جو اولاد بقید حیات ہے

یہ داغ باقی نہایا نہ ہے۔

اپنے ہم عصر اولیاء کالمین کے آپ کو اپنے ہم عصر اہل کمال صاحب

ساتھ آپ غلوں و اتحاد کشف کرامات ہستیوں کے ساتھ

کامل اتحاد اور انتہائی غلوں تھا۔ چنانچہ ہر باکمال ہستی آپ کی مخلص

صادق آپ کے کمالات باطنی سے فیضیاب ہوا کرتی۔

بلخصوص حضرت شاعر قاضی قادری و حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری

و شیخ عبدالعزیز کتان قدس سرہما و غیرہ جن کے کرامات و تصرفات کا

دیکھنا ہی رہا تھا اور جن کے کرامات و مقامات کی شہرت شمس فی النصف

تھی آپ کے کمالات باطنی کے معترف اور باہم بہ یک دیگر محبت و ملاقات رکھتے تھے۔

چنانچہ اپنے ایک مخلص صادق ولی زمانہ حضرت سید عبدالرزاق قادری قدس سرہ العزیز کی اولاد سے ہیں جس کا مزار پر النور شہر سیالپور میں مرجع خاص و عام ہے۔ سلطان محمد عادل شاہ (جو حضرت ہاشم پیر دستگیر کامریہ صادق تھا) حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری سے قدس سرہ عقیدہ اور آپ کی قدس عظمت سے بے خبر تھا آپ دو مرتبہ ہاشم پیر دستگیر نے اس کے آئینہ دلی سے رنگ بدھتے تھے کہ اس طرح دور فرمایا کہ ایک روز حضرت ہاشم پیر دستگیر اور سید عبدالرزاق قادری ہر دو بزرگ وار لکھنؤ گئے تھے اس روز سلطان محمد عادل بھی وہاں پہونچا اور دونوں حضرات کی ملاقات سے بہر مند ہوا۔ ایک گھڑی بعد حضرت ہاشم پیر دستگیر نے سلطان محمد کو حجرہ کی اس دیوار کی طرف جو حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ کے پیشہ کے پیچھے تھی اشارہ فرمایا۔ جب بادشاہ نے ادھر نظر کیا تو کیا دیکھتا کہ دیوار میں غیب سے ایک درجہ نمایاں ہے۔ بادشاہ اس کے باہر ملے کے تماشہ دیکھنے کے قصد سے اٹھا اور درجہ کے باہر قدم رکھا اور چند قدم چلا دیکھا کہ اس سو میں اپنا شہر نہیں بلکہ کوئی ایک شہر ہے۔ کئی طرف ہار پھو لوستان ہے جس کی خوشبو سے

دل وماغ کو طرحت اور درختوں میں نادیدہ پھل لگے ہیں۔ کہیں چشمے اور نہریں بہتی ہیں جن کے دیکھنے سے آنکھوں کو تراوٹ اور بصارت کو قوت پہونچ رہی ہے۔ عرض بادشاہ یہ سیر دیکھتے ہوئے چلا ایک محل نظر آیا اس کے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہاں لعل بے بہا کی دو ڈھریں لگتی ہوئی ہیں۔ جس کی حفاظت کے لئے بہت سے نگہبان متعین ہیں۔ جب بادشاہ نے اس قدر بے حساب لعل دیکھا تو اس انبار سے ایک مٹھی اٹھا لینا چاہا۔ نگہبان کہے کہ مالک کے حکم اور اجازت کے بغیر مت اٹھاؤ بادشاہ پوچھا کہ مالک کون ہے اور اس کو اس قدر بے بہا جو ہر کہاں سے ملے وہ جہاں دیئے کہ یہ حضرت سید عبدالرزاق قادری کا مال ہے بادشاہ جن آپ کامریہ ہے اس نے یہ جوہر حضرت کے قدم کے لئے جمع کئے ہیں۔ سلطان محمد اس بات سے بہت اور حیراں ہو گیا اور واپس ہونیکا قصد کیا۔ چند قدم راہ طے کیا تو شہر فانی ہو گیا۔ پھر وہی شاہ عبدالرزاق کے سامنے حجرہ کا دروازہ نظر آیا۔ حجرہ کے اندر داخل ہوتے ہی دیکھا کہ دونوں حضرات بائیں شوکت و احتشام اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں بادشاہ حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ سے اپنی بد اعتقادی کی معافی چاہا اس روز سے آپ کی عظمت و بزرگی کا معترف ہوا۔ یہ اولیاء کاملین کے باہمی علوم و محبت کا

ایک ادنیٰ سا کرم ہے مثل مشہور ہے کہ ولی را ولی می شناسد
مولیاء اللہ ہی اولیاء حق کی قدم عظمت کو جانتے ہیں اور شان
و اہمیت کو داغدار ہونے سے بچایا کرتے ہیں۔ بمصدق
خدا کی شان نہیں اور نہ ہی شان ولی جو شان حق کا مشابہ نہیں بخیر نہیں

آپ کے کشف و کرامات

اس حقیقت سے دنیا انکار نہیں کر سکتی کہ معجزات انبیاء و
اور کرامات اولیاء برحق ہیں انسانی عقل و فہم سے بالاتر جو افعال
و مظاہرے عیون سے ہوئے ہیں انکو معجزہ کہتے ہیں اگر یہی بعید از
عقل کہلیات ان کے متعین اولیاء سے ظہور میں آئیں تو اس کو
کرامات کہتے ہیں ہر ولی کی کرامات اسی نبی کے زیر اثر ہو کر آتی ہے
جس کا وہ تابع اور نالیم لیا ہوا کرتا ہے۔

جب بندہ کو مقام قرب حاصل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کے
اقتانات اور ان کے افعال کو اپنی طرف منسوب فرمالتا ہے
چنانچہ حدیث قدسی میں ہے۔

مَا يَزِلُّ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحِبَّهُ
فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي
يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرَجُلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا
وَإِنْ سَأَلَنِي أَعْطِيَتْهُ وَلَئِنْ أَسْتَعَاذَنِي لَأُعَذِّبْهُ۔

ہے جب بندہ میرا قریب (نوافل) سے حاصل کرتا ہے
یہاں تک کہ میں اس کو اپنا حبیب بنالیتا ہوں۔ جب اسکو اپنا
حبیب بنالیا تو جب وہ کوئی کام کرتا ہے تو میں اس کا بلکہ میں
جاتا ہوں۔ جب وہ چلنے لگتا ہے تو اس کا پیر بن جاتا ہوں۔ جب
وہ کوئی چیز سنتا ہے تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں۔ جب وہ
دیکھتا ہے تو میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے مانگتا
ہے تو میں اس کو دیتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اس
کو پناہ دیتا ہوں۔

اس حدیث قدسی سے واضح ہے کہ جب بندہ کو قرب
الہی حاصل ہوتا ہے تو اس کے کان آنکھ ہاتھ پاؤں وغیرہ جملہ
اعضاء و جوارح میں غیر اللہ کا کوئی حصہ شریک نہیں رہتا ان کے
روبوہ بجز اللہ اللہ کہہ رہتا ہی نہیں۔

جس بندہ خدا کو یہ درجہ فنائیت حاصل ہو تو اس سے
بعض خوارق عادات ظاہر ہوں تو کیا تعجب ہے۔ اس اعتبار
سے ان کے تصرفات اس آیت کریمہ کے تحت آجاتے ہیں۔
مَا رَمَيْتُ إِذْ رَمَيْتُ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى۔ یعنی
اے نبی جو کنگریاں آپ نے شکر کفار پر پھینکی ہیں انھیں
جس سے وہ اندھے ہو گئے تھے فی الحقیقت آپ نے نہیں
پھینکے اللہ نے پھینکا۔ لَا رَيْبَ ذِيكَ۔ جو حضرات اپنی مہمتی

۳۸
موسم سے گزر کر بہتی حق میں مل جاتے ہیں۔ وہ فانی فی اللہ
باقی باللہ اولیاء اللہ کہلاتے ہیں ان کی ہر حرکت حرکت خالقہ کی
ہوتی ہے۔ بمصدق

بالیقین تصویر قدرت ہے یہی جلتی پھرتی دیکھتی اور بولتی
بولتا ہے بول خود اس کے نہیں دیکھتا ہے دید خود اس کی نہیں
سن رہا ہے پر سماعت اور ہے اسکی ہر حرکت میں حرکت اور ہے

عالم بار امانت ہے یہی واقف امر اقدار قدرت ہے یہی
سبحان اللہ حضرت پیر دستگیر سید شاہ ہاشم حسینی علوی
قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ کے کرامات عدد حصر سے باہر ہیں جو
اکثر و بیشتر ملفوظات ہاشمی و مقصود المراد تذکرہ قطب دکن میں تفصیل
سے مذکور ہیں ازاں جملہ مشتمل نمونہ از خرد اربے حسب ذیل کرامات
کا مختصر اظہار کیا جاتا ہے۔

اپنے توہمات باطنی سے طوفان زدہ ایک مدد کا ذکر ہے کہ دستگیر
کشتی کو غرقابی سے بچانا

ایک مجلس میں بیٹھے اپنے خلفاء مریدین و معتقدین کے ساتھ کھانا کھا
رہے تھے۔ یکایک آپ کھانے سے ہاتھ کھینچ کر اٹھے بلند آواز
سے نعرہ لگانے لگے۔ آنکھوں سے آنسو جاری کچھ عجیب عالم
طاری تھا ہاتھ میں چمپ لیکر تین مرتبہ سر پر گھماتے اسکے بعد زمین پر
اُس کو کھڑا کر کے شکر خدا بجا لاتے۔ اس عجیب و غریب واقعہ کو دیکھ کر

حاضرین متحیر ہوئے اور دست بستہ استفسار حال کرنے پر آپ نے
ارشاد فرمایا کہ میرے چچا زاد بھائی حضرت سید شاہ عبداللہ حسینی علوی
جو میرے مرشد بھی ہوتے ہیں تھوڑی دیر پہلے دہلی کا سفر کر رہے
تھے باد مخالف کے طوفان و تلاطم سے کشتی ڈوبنے لگی اسی یا اس
وہماں کی حالت میں میرے پیر و مرشد و ظلہ العالی نے مجھے فقیر
کو یاد کیا۔ یہ خاندان نبوت کا طریقہ عمل رہا اور ہے کہ کسی کی

مصیبت کے وقت خواہ وہ کوئی کیوں نہ ہو امداد کرے یہہ تو
میرے مرشد قبلہ ہیں وہ بوقت مصیبت مجھے فقیر کو یاد کریں اور
میں چشم پوشی کر دوں۔ یہ شیوہ اہلبیت طریقہ فقیر ہاشم نہیں۔ پس
میں نے فوراً توجہ باطنی مرشد قبلہ کے پریشان دل اور ڈگمگاتی کشتی
پر نظر ڈال کر اُس طوفان زدہ کشتی کو لنگر کیا مرشد قبلہ کے بقدر اہلک و ملین کیا
اس کے بعد حاضرین کو ارشاد ہوا کہ آج کی تاریخ ماہ و سنہ

کو لکھ لو اور یاد رکھو کہ میرے مرشد خوش و خرمی کے ساتھ معہ اپنے
مریدین و کشتی سواروں کے آج سے دو ماہ بعد یہاں تشریف
لائیں گے اور اپنی داستان مصیبت تمنا کر مجھے فقیر کی غیبی امداد
کا ذکر فرمائیں گے۔

حسب پیشگوئی برابر دو ماہ کے بعد آپ کے پیر و مرشد
معہ اپنے مریدین کے تشریف لائے اور اپنی تمام سرگذشت
سنائے۔ اور آپ کے مریدوں میں سے ایک مہتمول مرید فوراً

عقیدت پیش رہا مولد و جواہرات نذر پیش کیا۔ آپ نے اس نذرانہ کو فقرا و مساکین پر صرف فرما دیا۔ آپ کے نگرخانہ سے صدمہ بھوکے شکم سیر ہو کر جایا کرتے۔

یہاں تواری و غریب راہبندی کی بوسے خاصا ہنگ آپ کے خاندان میں بدرجہ اتم موجود ہے کئی مسافر خواہ وہ کسی قوم کا کیوں نہ ہو دریا شمع سے بھوکا و نامراد نہیں جاتا۔ خاندان ہاشمی کا بچہ بچہ مسافر و مسکین نواز ہے۔

بادشاہ وقت کا مست ہاتھی آپ ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت سے خاکسار ہو کر دیوار گیر ہونا مست المست محمود بادشاہ جبار مقبول بارگاہ کردگار حضرت ہاشم پیر دستگیر قبلہ حضرت میر شاہ حمزہ حسینی کی دعوت پر بندہ میں سوار ہو کر تشریف لیجا رہے تھے آپ کے ہمراہ حضرت حمزہ حسینی قبلہ بھی تھے۔ جب آپ کی سواری آثار شریف کے قریب ایک تنگ گلی میں پہنچی تو بادشاہ وقت کا مست ہاتھی اپنے قبام گاہ سے بحالت مستی پاؤں کی زنجیر میں قوڑ کر جنگاڑیں مارتے ہوئے گلی کو چوڑی میں پھر رہا تھا۔ قیل بان پیچھے حوام کو پھٹے اور دور رہنے کی صدا دیتے جا رہے تھے ناگاہ وہی مست ہاتھی اپنی سوئی کو اپنے اٹھا کر جنگاڑیں مارتے طور مچاتے ہوئے گلی میں آ گیا جہاں آپ کا گزر ہو رہا تھا گلی کا تنگ رہنا اور مست ہاتھی کا ندنا تے آنا ایک ہیست ناک

منظر اور ہولناک عالم تھا جو لوگ مست ہاتھی کے پیچھے پیچھے آرہے تھے وہ گلی کے ہر دو جانب دیواروں پر چڑھ کر تماشہ دیکھنے لگے جب وہ ہاتھی آپ کی بندھی کے قریب پہنچا تو بیل بان (بندھی ہانکنے والا) پریشان ہو گیا۔ حضرت ہاشم پیر قبلہ نے بیل بان کے خوف و ہراس کو جب دیکھا تو فرمایا: لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اللَّهُ مَعَنَا۔

یعنی خوف مت کرو اور حشمت ہوا اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے آپ کے زبان معجز بیان سے جب یہ کلمات سنے تو بیل بان کو ہمت آئی اور بعد جنت اس نے بندھی آگے بڑھائی جوں جوں بندھی بڑھنے لگی اور ہاتھی قریب ہونے لگا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ مست ہاتھی اپنی سوئی منہ میں دبائے ہوئے اور اپنے جسم کو دیوار سے مثل چپک کے چپکے ہوئے اپنے شور و غل کو بند کر کے ساکت و سامت کھڑا ہو گیا۔ بندھی بے خوف و خطر وہ حفظ مالک قضا و قدر آگے بڑھ گئی اور اب اجونہ تعالیٰ بخیر و عافیت پہنچ کر بعد فراغت سنا دل طعام اپنے دولت کدہ کو واپس ہوئے۔

اس کے بعد آپ کے دراندیس پر بیجا پور کے چھوٹے بڑے امیر و فقیر بصد سوخ و عقیدت حاضر ہو کر اس واقعہ پر حیرت و استعجاب کا اظہار کیا اور کہا کہ رسیدہ بود بلائے ویلے بخیر گذشت آپ نے جو ابا ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی عجوبہ نہیں کرشمہ نہیں بات صرف اتنی ہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اسلئے ہر چیز مجھ سے

ذوق ہے اللہ پاک کا ارشاد ہے۔
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ
 اے ایمان والو تم اللہ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں
 مَنْ خَافَ اللَّهَ خَافَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَمَنْ خَافَ خَيْرُ
 اللّٰهُ خَوْفُهُ اللّٰهُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ یعنی جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے
 اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔ جہاں اللہ سے نہیں ڈرتا بلکہ مامور اللہ
 سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر چیز سے ڈساتا ہے۔
 زمانہ پیشین میں بادشاہ روم کے ایلچی اور حضرت عیسیٰ کا
 واقعہ اس حقیقت کا شاہد حال ہے بادشاہ روم کے ایلچی نے
 امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جمال جہاں آراہ و
 جلال پوشد باکو دیکھ کر حیرن و پریشان ہو گیا اور اس کی بوٹی
 بوٹی کاپنے لگی نہایت ادب سے گویا ہوا جس کی مولانا رومیؒ نے
 حسب ذیل ترجمانی فرمائی ہے
 گفت باخویش شہان را دیدہ ام پیش سلطان ایسے بگزدیم
 پیش ایشان بیتی و ترسی نمود چیت میں مرد پوشم رار بود
 یعنی وہ اپنے میں آپ کہنے لگا کہ میں بڑے بڑے بادشاہوں
 کو دیکھا ہوں اکثر و بیشتر سر میرا کرائے سلطنت سے مجھے تکلم حاصل
 ہے مجھ کو ان سے ملنے اور بات چیت کرنے میں زہار خوف

معلوم نہیں ہوا۔ مگر یہ کیا راز ہے کہ ایک گودڑی پوش جس کے نزدیک
 نہ تیر ہے نہ قنک نہ قپ ہے نہ بندوق باوجود اس کے قنہ
 سے بات تک نہیں نکل رہی ہے۔ تیسرے خوف کے طباہی جان
 پر لڑ کر رہا ہے۔ ایلچی کہتا ہے کہ میرے اس غور و فکر و سوچ
 بچہ کو دیکھ کر امیر المومنین جانچیں سید المرسلین حضرت عمرؓ نے فرمایا
 (جس کی مولانا رومیؒ نے حسب ذیل ترجمانی فرمائی ہے)
 ہیبت حق است این از حق نیست ہیبت این مرد صاحب حق نیست
 ہر کہ تصد حق و تعوی گزیدہ تصد از دے جن و انس ہر کہ دیدہ
 یعنی یہ ہیبت مجھ صاحب حق و ذوق پوش کی نہیں ہے بلکہ مالک
 کون و مکان خالق انس و جان خدا ہے قدرت پر کی ہے جو شخص خدا را
 قادر و توانا سے ڈرتا ہے اور تعوی اختیار کرتا ہے۔ اس کی ہیبت
 کو دل میں جگہ دیتا ہے اور حق اس سے کائنات عالم میں جتنی چیزیں
 ہیں دنیا و مافیہا میں جتنے نفوس زندہ و بقید حیات ہیں وہ ڈرتے
 ہیں اور منظر ہر قدرت کی ہر چیز اس سے خائف رہتی ہے۔
 نفس سرکش کج جو خائف تمام سے بے فکر است ہنوی بطور سے ہو گیا دلگیر
 آپ کی نظر کنیا اللہ سے بچوں کا ایک روٹا ذکر ہے کہ حضرت ہاشم ہر
 سوتا بن جاتا دستگیر قبل زبانت مرین شریفین سے
 فاسخ و سلاکت لگا کر کے مراجعت فرمائے وطن بیجا پور ہو رہے تھے
 راستہ میں ایک گوسالہ ملا آپ کے عبا و قبا جہت و دستار

طرز بزرگانہ و انداز فقیرانہ کو دیکھا تو بعد روض و عیشیت قدم بوجھ
 ہو کر اپنی کیمیا سازی کا ہنر بتلانے بکمال ادب عرض کیا کہ میں ایک پُرانا
 گوسائیں ہوں اپنے آپ کو چراغ سحری سمجھتا ہوں مجھے آپ جی کی کائنات نظر تھا
 خدا کا شکر ہے کہ آپ اتفاق سے یہاں پہنچ گئے میری عمر کی یہ آخر
 گھڑیاں ہیں بندہ میں جو ہر ہے آپ کو بخوشی بتا دیتا ہوں بنور یہ ہنر ملا حفظ
 فرمائے یہ کھرا ایک درخت کا پتہ آپ کو بتا کر لایا اور اس کا عرق تانہا
 گرم کر کے ڈال دیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ تانہا پھوٹا اعلیٰ درجہ کا سونا ہو گیا
 اس کے بعد کہنے لگا مہاراج کیمیا اس کو کہتے ہیں فقیرا تو فقرا
 بڑے بڑے بادشاہ اس کی جستجو میں حیراں و پویشاں میں بفضلہ
 تعالٰیٰ آپ کو یہ لاشان دولت نظر کر دو کادش و داد و دہش کے ہاتھ
 آگئی اس کے خواب میں حضور لامع نور فیض گہور نے ارشاد فرمایا کہ
 بابا تو بڑا صاحب کمال و سائنہ زہد مال ہے تیرے ہنر کی داد دیتا
 ہوں مگر میرے نزدیک تیرا یہ مال و کمال پر گیس سے زیادہ وقعت
 نہیں رکھتا چونکہ میں فقیر آدمی ہوں دولت و ثنیاں ہوس نہیں آتیں خدا اس سے
 اگر کچھ کو میری کیمیا گیری دیکھنے کا شوق ہے تو اس سے پہلے ترکیب کو
 دیکھ یہ فرمایا آپ نے اس گوسائیں کو ارشاد فرمایا کہ بابا پھر صبح کر
 اس نے صبح لگ کر قیل کی ادبیت سے پھر ایک جگہ جمع کر کے اس
 کی دھیر گا دی حضرت گدہ نے اپنی نظر کیمیا اثر ان پتھروں پر ڈال دیا
 تو وہ سب پھر سنا ہو گئے آپ نے فرمایا کہ اگر تم کو سونے کا ہنر ست ہے

تو جتنا ہی چاہے لیجا بابا میری یہ کیمیا ہے مجھ کو نہ سونے کی ضرورت
 ہے نہ چھپے کی خواہش نہ ظلم کی تمت۔

اس واقعہ کو دیکھ کر گوسائیں محو سے حیرت ہو گیا اور اسی
 وقت آپ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اس کے
 بعد وہ آپ کا مرید ہو کر فریدیگانہ و مصروف زمانہ ہو گیا۔ عاشق
 ہادی شیخ سیدی رحمتہ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے ۷

آنا کر خاک لیرہ نظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشہ چشم ہاں کنند
 پچ ہے جسکی نظر کیمیا اثر سے پھر سونا ہوتے ہیں۔ جس کی
 محبت سے کھو گئے کبرے۔ سیاہ۔ سفید۔ جاہل۔ فاضل۔ آئی قابل
 بگتے ہیں انکو سونا چاندی کی کیا ضرورت ان کے نصیبن کی خاک
 تاپنے کو سونا بنا دیتی ہے۔ بمصدق۔

ہرگز خواہد ہم شعیب با خدا گوشین اللہ حضور اولیاء
 گر تو سنگ خارہ و مہر شوقی ہوں بہ صاحب دل رسی گوہر غنی

ایسا کیا یہ کہ بیت اللہ سے مشرف فرمایا ایک سلف کا ذکر ہے کہ ایک
 مختصر اجداد شوق و دلالت

حضرت اہلبیت علیہ السلام کی خدمت فیض درجہ میں حاضر
 ہو کر عرض چہ والہا کہ قبیلہ عالمیت مدید و عزمید صفا بیت اللہ
 و نہایت روضہ محمدی و صلوات اللہ علیہم اجمعین کا عزم بگردل میں غوطہ زنی ہے
 مگر جو چند زیارت حرمین الشریفین سے بعد وہ حاضر و باکمل آہن

مَلَكُوتِ بَابِ قَاآئِنًا۔ مستقر تھا اب بھلا شد بدعا سے پیر
دستگیر زاد سفر بحری و بری کا کافی اجتماع دعا طرغوا انتظام ہو چکا
ہے ہم ارادہ کر چکا ہوں صرف اجازت پیر و مرشد کے لئے
حاضر ہار گاہ ہوا ہوں۔

آپ نے اس کے جواب میں فرمایا بابا تو جو کہتا ہے ہاں کل
دست ہے رب العزت کا فرمان بھی یہاں ہے وَلِلّٰہِ عَلَى
النَّاسِ حُجَّ الْبَیْتِ۔ بابا تیری یہ حسن نیت و ارادہ صالح کو
دیکھ کر فقیر بہت خوش ہوا اللہ تبارک تعالیٰ تجھ کو مبارک کرے
اس کے بعد آپ نے فرمایا بابا میں تیرا پیر طریقت ہوں
اس باب میں میرا کہنا سن اس کے بعد آپ نے دست مبارک
درا کر کے فرمایا کہ غور دیکھ تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ کعبۃ اللہ آنکھوں
کے سامنے آگیا ہے اور اس کے اطراف و جوانب گرد و نواح
کی جتنی عمارتیں ہیں سب کے سب پیش نظر ہو گئیں اور وہاں
کے لوگوں کا پھرنا چلنا بیٹھنا اٹھنا سب کھال دینے لگا آپ نے
فرمایا بابا طواف کعبہ کر لو اور مناسک حج ادا کرو جہاں نماز پڑھنی
ہے وہاں نماز پڑھو جس مقام پر کنگرے ہاں چلنے کے لئے وہاں کنگریاں
چھینکو یہو کیف ادب و شرائط حج ادا کرو۔ وہ شخص اٹھا اور جملہ
مناسک ادا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو فانی ہو گیا۔ اس نے کہا
الحمد للہ میں نے کعبہ آپ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا تو وہ کیا

دیکھتا ہے کہ رو برو پیر و مرشد ہاشم دستگیر ہیں اور کلمہ ہاشم پیر ہے
پھر آپ نے بعد غرضی اس کے جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ بغیر
تکلیف و مشقت و بلا سفر بری و بحری و بلا طے منازل و قطع
مراحل تو زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہوا حاجی صاحب
تم خوش نصیب ہو حج تم کو مبارک ہو۔ اس سے دست بستہ
سر جہاں کر عرض کیا کہ یہ سب کچھ عنایت الہی و فیض مرشدی ہے
ورنہ میں کجا اور حج بیت اللہ کجا۔

صلاح راہ کجا دمن خراب کجا رہیں تھوڑا راہ از کجا و تا کجا
تھوڑا سال دامساک ہاں کے زمانہ میں | منتقل ہے کہ سلطان ابراہیم
آپ کی دعا سے باران رحمت کا نزول عادل شاہ بن علی عادل شاہ
کے زمانہ میں شہر دارالظفر بیجا پور میں قوط پڑ گیا امساک باران
کی وجہ ندی نالے ہو کہہ گئے۔ کوئیں۔ تالاب اور چشمے خشک
ہو گئے۔ ہزار ہا بندگان خدا تنگ آکر اپنا دمن چھوڑ کر چلا گئے جو
باقی رہے۔ اکی پریشانی و سر اہمگی حد سے فزول ہو گئی۔ ہزاروں
خلق اللہ کفری بالشد شعیبہ۔ بہ سبب عدم حصول آب و دانہ جام شہادت
فوت کر گئے ماکولات و مشروبات میں جلت و حرمت کا امتیاز باقی نہ
رہا۔ دودھ پلانے والی مائیں اپنے شیر خوار بچوں کو بدل و عمن با دیدہ
پریم بعد مجبوری و لا چاری اپنے گودوں سے علیحدہ کر دیا۔
بچوں کی گریہ و زاری نہ تھیں نہ بچے معصوموں کی اشک باری

میر جھوٹے بڑے پیر و جواں کے آنکھوں میں آنسو دواں تھے۔ بالآخر
شہر کے اکابرین و عمائدین نے جملہ متفقہ کر کے جملہ لوگوں کو جمع کیا
کہ انسان کی بود و بقا پانی پر ہے۔ پانی تو پانی اب روئے کیلئے
آنکھوں میں تک پانی نہیں ہے۔

لہذا ہم نے بزرگوں سے سنا ہے کہ جب کبھی بزرگانِ
سلف پر ایسا نازک وقت آتا تو وہ اولیاء اللہ و اہل بیت رسول
اللہ صلی علیہ وسلم کا دامن پکڑتے تھے اور ان سے طالب دعا ہوتے تھے
بر برکت دعائے اہل اللہ اہل بیت رسول اللہ صلی علیہ وسلم پائل جاتی
اور آسمان سے پانی برساتا تھا۔ بمصدق

گرچہ دستِ اہل دولت ہمت در ظاہر بلند
دستِ ارباب دعا بالآخرین دستِ ہمت

اس لئے ہم سب کے سب مقبول سہماں منظور رحمانی
قطبہ کن ہاشم پیر و ستگیر قبلہ جو مستجاب الدعوات ہیں ان کی
خدمت فیضِ رحمت میں حاضر ہو کر اور اپنی داستانِ مصیبت
بیان کر کے طالب دعا ہوں تو بہتر ہے جملہ لوگ اس تجویز کو پسند
کر کے استقامت پر حاضر ہو کہ نہایت رحمت و لطف سے یوں کہنے لگے۔
وہ علی صدیق و امیر قرنی کا مقدّم عمرو حیدر عثمان غنی کا مقدّم
سے مرزا تمین ابن علی کا مقدّم الہ کے اس جو دکان اور شہر کی لائق
امیر لشکر باہم توئی آپ مہتا رحم فرما کہ زہد و عبادت و شہدائی لائق

۴۹
قبلہ عالم آپ مقبول بارگاہِ الہی میں براہِ لطف کرم پہنچے
مئے دعا فرمائیے تاکہ آسمان سے پانی برسے اور ہماری مصیبت
دور ہو جائے آپ کے شہر میں آپ کے سایہ عافیت میں ہم
رہیں اور اس آفت کا ہم کو سامنا ہو تعجب ہے۔
بمصدق

بود یہ حفظ خدا دل قوی ضعیفاں را

کہ مہم شیر نگہیاں بود نیستاں را

حضرت پیر و مرشد نے ان لوگوں کی داستانِ درویشی
کو جب مسموع فرمایا تو آپ دیدہ ہو کر بغایت خضوع و خشوع
آسمان کی طرف منہ کر کے در توحید امیز و منان بربان دکھنی
عاجزانہ التوا فرما کر اپنے دائیں ہاتھ کے کلمہ کی انگلی آسمان کی
طرف گھمایا۔ دکھنی الفاظ کا آپ کے زبان مبارک سے نکلا
اور کلمہ کی انگلی آسمان کی طرف گھمانا ہی تھا کہ جو طرف سے آسمان
پر ابر گہرا آگیا بادل گر جنے لگا بجلیاں پکینے لگیں۔

آپ نے حاضرین سے فرمایا بابا جلد اپنے اپنے مکان چلا
جاؤ ایسا ہنوکہ کثرتِ بارش سے تم تر ہو جائیں۔ بجزو استماع
حکم پیر و مرشد لوگ دوڑتے بھاگتے اپنے اپنے مکانات کو
گئے جن کے مکان نزدیک تھے پہنچ گئے جن کے دور تھے
پانی میں بھیگ گئے پھر حضرت قطب کن پانی اتار کر ہر ایک کے

۵۰
ایک ہو گئے شہر کے کوچہ و بازار میں پانی کا سیلاب حد سے تجاوز کر گیا۔ پانی کا آنا کیا تھا قحط زدہ سخت دریدہ لوگوں کے منہ پر پانی آگیا۔ پانی کے پڑنے سے خشک زمین فرش زمرد بن گئی۔ خزاں دریدہ بے برگ و بار درخت جامہ سبز سے آراستہ و مزین ہو گئے۔ لوگوں کے پژمردہ دل مہل بہ فرحت و انبساط ہو گئے۔ چہروں پر خوشی و خرمی کی لہریں دوڑ گئیں۔

ہنگام حق رحیم و بردبار۔ خوی حق دلہند در اصلاح کار
ہر کردار دل پاک و باشد اعتدال آن دعا پیش میر تقی میر و الجلال
ہاں دلوں کی تکلیف اے وہ بہار جہاں اے بے زبان تو کی زبان
کا احساس بیل جب خمی ہوئے خوں مہلک تھا رواں
ایک دھڑکا ذکر ہے حضرت ہاشم پیر دستگیر کے ایک مرید
حاضر مدت ہو کہ میر تقی میر آداب اپنے مکان تشریف لانے
کی دعوت دیتے ہوئے بکمال ادب عرض کیا ہے
یہ مانا ایک تکلیف ہو گئی تھی جانے میں مگر میر تقی میر کی تشریف

حضرت پیر و مرشد اس کی دلی آرزو کو دیکھ کر باد صفا مکان
دور پہنچے کی دعوت کو قبول فرمایا اس نے آپ کی سواری کے لیے
بیل بٹھی بیکر آیا۔ اور عرض کیا قبل اس وقت حضور کے جو فقراء
و غلغلاء یہاں حاضر ہیں ان کو بھی اپنے ہمراہ لے جائیں تو موجب مسرت ہے
آپ نے بہاد احمد زید۔ میر محمد۔ محمد حسین۔ شاہ طہر الدیہ

۵۱
چار نفر سے فرمایا کہ آپ لوگ بھی مجھ فقیر کے ساتھ چلیے۔ اور
بٹھی میں سوار ہو جائیے۔ انھوں نے عرض کیا قبلہ عالم بٹھی میں
پہلے آپ سوار ہو جائیے۔ اس کے بعد ہم بیٹھ گئے آپ سے پہلے
تقدیم و مسابقت ہم غلاموں سے کیسے ہو سکتی ہے اس ادب
پر ہمارے دست و پا بستہ ہیں۔ بمصدق

نہ ہو جس میں ادب اور وہ کتابوں سے لدا پھرتا
ظفر اس آدمی کو ہم تصور بمیل کرتے ہیں
حضرت پیر و مرشد قبلہ نے انکی عقیدت و فرط ادب کو
دیکھ کر اظہار مسرت فرمایا اور دعا دیکر ارشاد فرمایا کہ میری خوشی
ہے کہ تم لوگ بٹھی میں پہلے سوار ہو جاؤ۔ پھر ہماری بغوا را نامر فوق
الادب سوار ہو گئے۔ انکے بعد حضور و ادا بٹھی پر چڑھ گئے بٹھی
مختصر سی دور جانے نہ پائی تھی بیل اڑنے اور چلنے میں مستی کرنے
لگے۔ بٹھی ہانکنے والے کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس میں ہتھی
میخ بھی تھی۔ اس سے اس نے زور سے ایک بیل کو مارا مارنا ہی
تھا کہ بیل کے جسم میں میخیں چبھ گئیں اور خون برآمد ہوا۔ جب بیل
نے بیل کو مارا تو اسی وقت ہاشم پیر دستگیر نے کہا کہ آہ۔ وہ ظالم
تو نے یہ کیا کیا۔ بیل بان پریشان ہو کر آپ کی طرف دیکھا تو جس
مقام پر بیل کو میخ زدہ لکڑی کی مار پڑی تھی اور اس کے ضرب سے
خون رواں تھا۔ اسی طرح اسی مقام سے آپ کے جسم انور سے خون

مجری تھا مقام ماؤف اور جاری شدہ خون کو آپ کے ہمارا ہوں
نے پچشم خود دیکھا تو متعجب اور متحیر ہوئے اور کہا سبحان اللہ کیا ذات
گزار ہے جن کے نانا انیس اعرابین رحمتہ للعالمین ہوں۔ اُن کی
ثوابی اُن کی ہمدردی و رحمتی تو اسے میں کیوں نہ رہیگی۔

بمصدق۔

خبر چلی کسی پر پڑ پتے ہیں ہم امیر صالح جہا کا در دہما کر گیا ہے
چھپے کے خون کے بدلے دروغ عظمت جاں کی تھی عدل کا تھا اقتضا
اپنے فرزند لبند کی قربان چو ہے کے خاطر سیر کو آپ نے قربان کیا
ایک روز کا ذکر ہے کہ دنیا سے بکریافت و کرامت دو پہر
کا کھانا تناول فرما کر قیلولہ فرما رہے تھے (دو پہر کے وقت سو رہے
تھے) خلاف عادت دین تک آپ نے استراحت فرمایا۔ ظہر کی نماز
کا وقت جب تنگ ہونے لگا تو ایک بوڑھے چچے نے آکر آپ
کے قدم مبارک کو بوسہ دیا تاکہ آپ بیدار ہو کر نماز پھر ادا کریں۔
آپ نے اس چچے کے بوسہ سے اپنا قدم کسی قدر کھینچ لیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ چچا پھر آپ کے قدم مبارک کو کمر بوسہ دیا پھر بھی آپ نے
اپنا پیر کھینچ لیا۔ مگر سید انہیں ہر گز تھوڑی دیر بعد وہ چچا کمر پر قدم
مبارک کو بوسہ دیا اس واقعہ کو آپ کے فرزند اکبر حضرت سید شاہ
مرتضیٰ عینی صاحب قبل نے پچشم خود دیکھ کر کہا کہ باوا جان کو چوہا کاٹ
سہا ہے ایسا نہ ہو کہ اس کا نہ ہر اثر کر جائے اور باوا جان کو لذیت ہو۔

نہ خیال کر کے بچے کھیلنے کا تیر کمان وہاں پڑی ہوئی تھی۔ اُس کو لیکر
آپ تیر کو اُس کے جانب پھینک دینے اتفاق کی بات ہے کہ
وہ چوہا آپ کی تیر کا نشانہ ہو گیا۔ اور اسی مقام پر وہ مر گیا۔ چوہی وہ مرا
حضرت ہاشم پیر دستگیر کی آنکھ کھل گئی کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بوڑھا
چوہا تیر لگ کر مرا پڑا ہے اور روبرو خود کا فرزند کمان لیسے ہو کھڑا ہے
چچے کے مرنے سے آپ اکہد بید ہو کر فرزند سے مخاطب ہوئے کہ
میں اپنی تمام عمر میں کسی جاندار چیز کو نہیں مارا مگر تو ناحق بلا سوچے کچھ
ایک غریب بوڑھے چچے کو جو مجھ کو جگانے کے لئے بوسہ دیا کرتا تھا
اُس کو مار ڈالا۔ افسوس خدا افسوس تو یہ بہت بُرا کام کیا۔ آپ اپنی
آنکھوں میں پانی بھرا کر اپنے فرزند دل بند کو بد دعا دی۔ اس بد دعا کا
یہ اثر ہوا کہ اس زمانے میں دونوں لوگوں کے مابین جنگ چلی ہوئی تھی۔
حضرت کے فرزند سید شاہ مرتضیٰ عینی صاحب قبلہ اس وقت نواب
مصطفیٰ خاں کے پاس کھڑے ہوئے تھے فریق مخالف کا تیر بڑا مقابل
کی جانب جانے کے سہائے حضرت کی طرف آ کر جہاں اور جس مقام
پر چچے کو تیر لگا تھا۔ اُسی مقام پر حضرت کو تیر لگ گیا۔ اس
ضرب کاری سے آپ جہاں پر نہ ہو سیکے اُسی وقت اسی مقام پر آپ
جاں بحق تسلیم ہو گئے۔

جب یہ خبر وحشت اثر حضرت ہاشم پیر دستگیر قبلہ کے گوش
مبارک تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے چوہے کے خون کے

۵۴
پہلے اپنے فرزند بلند سید مرتضیٰ کو دنیا و آخرت کا بدلہ خون ہی سے
ہونا ضروری تھا پھر کچھ ہوا اچھا ہوا۔

اللہ اکبر کہاں جو سبکی جان اور کہاں یہ اعلیٰ ہستی والا شان اللہ
والولد کے نزدیک بہت و بلند چوہا و فرزند بلند برابر ہیں۔ اللہ
کی عزیز مخلوق کے ساتھ کیا ہمدردی اور کیا درد دل ہے۔ درد دل
و ہمدردی خلق اللہ یہ چھوٹے سے الفاظ ہیں مگر معنی اس کے بڑے
و وسیع ہیں۔ یہ وہ جو ہر لطیف ہے جس کے پاس یہ ہوا اس کو مرد کامل
بنا دیا جس کے نزدیک یہ دولت عظمیٰ نہیں وہ بہائم سے بھی بدتر ہے
بعد دفن فرزند بلند اپنے اپنے پوتے حضرت سید بہان الدین
حسینی صاحب (فرزند مرحوم) کو اپنے یہودی طلب فرما کر فرقہ خلافت
عطا فرما کر شہر فرمایا کہ جو کچھ متاع محمدی و املاک ہمدردی مجھ نصیر کے
پاس محفوظ ہے وہ آج کی تاریخ بخوشی میں ختم کو بخش دیا۔ آپ نے
ان کو دعا دی کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ تم کو ثبات قدمی عطا فرمائے۔ اور
تم سے یہ خاندان رکش ہو۔ اور مریدان خاندان ہاشمی کے آفات
و بلیات دور ہوں۔ آمین ثم آمین۔

سبحان اللہ خاندان ہاشمی کا بچہ بچہ ہمدرد و درد مند واقع
ہوا ہے۔ آپ کے خاندان میں آج تک کوئی شکاری بڑا نشانہ باز
اپنا نشانہ تھلنے کے لئے فرط عقیدت ہاشم و سید کی اولاد کو
اپنے ہمراہ لیجائے تو شکار نہیں ہوتا۔ تجربہ شاہد ہے۔ ایک نہیں

۵۵
ہزار گولیاں چلا کر دیکھا جائے۔ سب کے سب غالی چلے جاتے ہیں
پتھر ہے جن کے دادا جس کام کو پسند نہ کئے ہوں اور ایک چوہے
کے بدلے اپنے فرزند کو دیتے ہوں۔ تو ان کی اولاد کو یہ سبق
ضرور یاد ہے اور رہیگا۔ اگر کوئی شخص اپنی ارادت و رسوم
سے اولاد ہاشم پر کو شکار گاہ میں لیجائے تو وہاں وحوش و طیر چرند
و پرند پر کیسے بلا آئیگی۔ چونکہ یہ اولاد پیر ہاشم آل رحمۃ اللعالمین ہیں
جہاں رحمت کا ظہور ہو وہاں کی رہنے والی ہر چیز ہر آفت و بلا سے
دور رہنا چاہیے۔

بازگشت آفتاب

دو ٹکڑے چاند ہوئے جہاں پر ہو گیا روشن
اشر فرمان مسلم کا زمین سے آسمان تک ہے
یہی فرمان مسلم تھا کہ حضرت پیر ہاشم نے فلک سے ڈوبتے سورج کو پٹایا اشارہ
ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت ہاشم پیر دستگیر قبلہ اپنے مریدین
معتقدین خلفاء و فقرا کے ساتھ تشریف فرما تھے پند و موعظت کا بازار
گرم تھا قرآن کریم و فرقان حمید کے حقائق و معارف کا سمندر جوش
میں تھا۔ فقہ و حدیث و راہ لغیری و تصوف کے رموز و نکات کا
دریا لہر مچا رہا تھا۔ علم سلوک کی تعلیم سے حضار مجلس فیضیاب
سورج سے تھے۔ سامعین پر سکنت کا عالم تھا۔ بوجہ ادب سر جھکائے
ایسے میٹھے تھے۔ بمصدق
کَانُوا عَلَى دَقِّ سَهْمِ الطَّيْرِ۔ گویا ان کے سر پر

۵۱
چڑیاں بیٹھے ہیں۔ سلسلہ کلام ایسا تھا کہ بغیر ختم کے نتیجہ برآمد نہیں
ہوتا تھا۔ آخر وقت نماز عصر تنگ ہو گیا۔ حاضرین دنیا حیرت و تعجب
میں غرق تھے کہ کیا کیا جائے۔ ادھر سلسلہ مؤلفیت ختم نہیں ہوتا اور
آفتاب دامن مغرب میں پہناتی ہوئے کو ہے، ادب مانع ہے
زبان ہلانیکی طاقت نہیں۔ بمصدق

پیش بینیاں کئی ترک ادب ناردوزخ را ازاں گشتی حطب
آخر الامر حضرت پیر مرشد جب اپنے کلام کو پورا کر کے تجویز
دھوکیلے آٹھے تو آفتاب غروب ہو گیا۔ نماز عصر قضا ہونے سے
حاضرین مجلس کو افسوس ہوا۔ جب آپ دھوسے فارغ ہو کر
باؤلی سے باہر تشریف لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ غروب شدہ
آفتاب پھر واپس آ گیا۔ پس حضرت اپنی جماعت کے ساتھ نماز
عصر ادا کئے۔ آفتاب ایک گھنٹی تک بلند رہ کر غروب ہو گیا
بمصدق

ہو کہ دو آفاق گرد و پود ترا باز گرد اند ز مغرب آفتاب
ادبیار اہست قدرت ازالہ تیر حستہ باز گرد اند راہ
نقیب خاں قوال پر مستقول ہے کہ حضرت ہاشم پیر دستگیر قبلہ کے
آپ کے توجہات زمانہ میں آپ کا ایک خرید نقیب خاں قوال
دہتا تھا۔ نہایت ہی خوش گلو خوش آواز گانے سجانے کے قوانین
بحربی واقف تھے موسیقی تھا۔ بوجہ معینی طاقت و توانائی نے

جب جواب دیدیا تو لوگ اس سے متغیر ہونے لگے۔ بمصدق
بظہر کی واسطے جو کچھ ہے دنیا میں جوانی یہی جب منگنی ہونے سے بدتر زندگی ہے
ایک روز وہ نعمت خواں بوڑھا قوال پیر دستگیر کینودت
بابرکت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ قبلہ عالم عہد جوانی و عالم شباب
میں اپنی کن دادی و دلکش آواز سے حاضرین و سامعین کو مت
و بخود بنادیتا تھا۔ لوگ جھومتے تھے اور مر جھا کہتے ہوئے میرے
گرد گھومتے تھے آج بوجہ کہن سفل لوگ نزدیک سے بھاگ
جاتے ہیں۔ کیا زمانہ کا انقلاب ہے۔ کبھی فلان البال نقیب تھی
اب تنگ دستی اور غربت سے دن گزارتا ہوں۔ فاقہ کشی کی نوبت
پہونچ چکی ہے میرے حال زار بہ دم فرمائیے۔ میرے مرشد آپ آل
خمی اولاد علی ہیں۔ خدا را کرم کیجئے۔ حضرت قبلہ نے اس قوال کی درد
بھری کہانی اس کی زبانی سماعت فرما کر بحال التفات و مراحم اپنی
دستار بارک مرحمت فرما کر اس کے حق میں دعا ترقی رزق و درجہ فرمایا۔

اس کے بعد بوڑھا قوال بدعا پیر دستگیر اپنے زمانے کے مشا، میر
قوالوں سے ہوا اور اپنی پیاری دسرلی آواز سے سامعین کے قلوب کو
مثل مقناطیس کے کھینچنے لگا۔ روزمرہ اس کے رو بہ در پوچھنے کی دھیر
لگنے لگی۔ عشرت میسر نہ ہو گئی۔ یونان فوج اس کے مدارج میں ترقی
ہوتی گئی۔ تادم زیست آپسی آواز میں تغیر واقع نہ ہوا۔

۵۸ اپنے ایک حریص صائق کو افضل خاں کے خطاب سے سرفراز فرما کر شہر بھاپو کا وزیر بنایا
منقول ہے کہ ایک روز
مست بادہ حبار مقبول
بارگاہ بہرہ دہ گار حضرت سید شاہ ہاشم حسین العلوی قبلہ اپنے مکان
جنت نشان میں بدلتی افروز تھے ایک شخص آپ کی خدمت
مبارک میں حاضر ہو کر عرض کیا ہے
آرزو دارم کہ خاک آنقدم تو تیار چشم سازم دم بدم
پیر و مرشد ایک زمانہ دوانستہ غلام کے بعد دل میں یہ خواہش
موجزن رہی کہ حضور لامح نور کو دعوت دیکر اپنے مکان بلایے جاؤں
اور قدم والا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائوں۔ مگر بوجہ گوناگون قاصر عاجز
رہا۔ بھلا آج لوازمات دعوت فراہم ہو چکے ہیں۔ خدا مجھ ناچیز
کی دعوت قبول فرما کر مشکور فرمائیے۔

حضرت پیر و مرشد قبلہ اس شخص کی حسن نیت و ارادہ
صالحہ کو دیکھ کر اس کی دعوت کو قبول فرما کر اس کے گھر تشریف لے
گئے۔ وہ شخص آداب ہنگامہ اور مراسم مرشدانہ کا حقہ بجالا کر
گویا ہوا۔ سبحان اللہ آج کی رات مجھے کیسی دولت نصیب
ہوئی کہ میرا دلدادہ میرا مرشد میرا آقا میرے گھر آ گیا اور میری جنت
کا شیوہ ٹھہرایا۔ آج رات کو اگر میں شبہ کلمات کہوں تو کچھ بیجا نہیں
آج رات کو اگر میں شب قدم بولوں تو مبالغہ نہیں میرے پیر و مرشد
مرشد آپ کے آنے سے میری ایک دیرینہ آرزو پوری ہوئی۔

۵۹ براہ بندہ غلامی میرے سر پر اپنا دست مہلک رکھ کر دعا دیجئے
میں صرف آپ کی نظر کرم کا محتاج ہوں۔ مجھے سے
نہ دولت نہ منصب نہ زر چاہیئے
لفظ آپ کی ایک نظر چاہیئے
حضرت ہاشم پیر و سنگیر قبلہ سے اس عقیدہ مند صادق کے
اعتقاد وائق کو دیکھ کر اظہار مسرت فرمایا اور دعا سے سرفراز
فرمایا کہ خدائے کریم و کارساز تجھ کو دارین و کونین میں سرخوردہ رکھے
اور ابواب رزق تھہر کھول دے اور پیرے عروج میں ترقی عطا
فرمائیے ہم تجھ کو آج کے روزاؤں کے فضل سے افضل خاں کے
خطاب سے مخاطب کرتے ہیں اور اس شہر بھاپور کا وزیر بننا
دیتے ہیں۔ وہ شخص یہ سن کر قدموں پر گر پڑا اور عرض کیا ہے
شایاں چہ عجب گریہ نواز زندگدارا

آپ کی دہان مہلک سے جب فیض اثر کو لئے ہوئے
جملے دعا بنکر نکلے تو اس کے دس گردن سلطان محمد عادل شاہ اس
شخص کو اپنے پاس طلب کر کے قلمدانِ وزارت اور افضل خاں کے
خطاب سے سرفراز کیا۔ افضل خاں بعد امور کی خدمت اپنا خلعت
وزارت زیب تن کر کے حضرت پیر و مرشد قبلہ کی خدمت میں بحصول
قدموں میں حاضر ہوا۔ آپ اس کو دیکھ کر خوش ہوئے اور یوں فرمائیے۔
اثر کو ساتھ لئے کامیاب کے پھری خاک سے میری دعا تاجاب کے پھری

تاریخ دکن میں افضل خاں کی شجاعت اور جہاد دہلی کے
 قصے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ درحقیقت اسکی شہرت کے
 پس پردہ حضرت قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ کی دعائیں چھپی ہوئی تھیں
 سید نعیم اللہ حسینی صاحب اور اسکے حضرت سید نعیم اللہ حسینی صاحب
 برادرِ بزرگ آپ کے توجہات۔ ایک واقعہ اسطرح بیان فرماتے ہیں کہ
 حضرت قطب دکن سید شاہ ہاشم حسینی قبلہ میرے والد بزرگوار کو دیکھنے
 کے لئے تشریف لائے والد صاحب قبلہ نے مجھ کو اور میرے چھوٹے
 بھائی کو حضورِ انور کی خدمت میں پیش کر کے استدعا کی کہ ان دونوں
 بچوں کو اپنی غلامی میں لے لیجئے آپ نے فرمایا بہت خوب اس کے
 بعد حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم کو نسا کب اختیار کرنا
 چاہتے ہو۔ میں نے نہایت ادب سے عرض کیا میرے آقا غلام فقیری
 پسند کرتا ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا الحق ایسا ہی چاہیئے۔ آفریں
 زندہ باد! واللہ! سید کا بیہ۔ حضور نے اپنا قلندر طلب
 فرما کر اس میں سے دو کچھور نکالے ایک مجھ کو اور ایک میرے چھوٹے
 بھائی سید محتاج کو عنایت کئے۔ آپ ہم دو بھائیوں کو شرف
 بیعت سے سرفراز فرما کر اپنی غلامی میں داخل فرمایا۔ اس کے
 بعد سیدتان محمد سے استفسار فرمایا تم کیا چاہتے ہو۔ اس نے فن
 سپاہ گری کی خواہش ظاہر کی۔ یہ جواب بھی سن کر آپ نے اظہار
 مسرت فرمایا اور ہم دونوں بھائیوں کو اپنے سینہ سے لگا کر اپنا

وسعت مبارک ہمارے سر اور پیٹھ پر پھیرے اور دعا سے سرفراز فرمائے
 آپ نے جیسی دعا کی تھی ویسا ہی ہوا۔ سچ ہے رسول اکرم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ الدعاء سلاح المؤمنین۔

اپنے توجہات باطنی سے گھر سے | منتقل ہے کہ ایک روز
 ہوتے گھوڑے کو خندق سے نکالتا | حضرت سید شاہ ہاشم حسینی قبلہ اور
 سید شاہ ید اللہ ولد سید انوار الحسن فیض آبادی دونوں گھوڑوں پر سوار
 ہو کر محلہ زہرہ پور کی جانب خندق کے کنارے کتا سے جا رہے تھے
 ناگہاں ایک نست باغی اس طرف سے آیا۔ باغی کو دیکھتے
 ہی شاہ ید اللہ صاحب کا گھوڑا چمک کر کودا۔ اس کے آگے کے
 دونوں پیر خندق کے اندر چلا گئے۔ بجز اس واقعہ کے حضرت ہاشم
 پیر دستگیر اپنے گھوڑے سے اتار کر خندق پر پہنچے اور گھوڑے
 کے ستم کے نیچے اپنے مہارک ہاتھوں کو لیجا کر اس گھوڑے کو اٹھائے
 اور خندق کے باہر کر دیئے۔ آپ جب گھوڑے کو خندق کے باہر
 کر دیئے تھے تو شاہ ید اللہ صاحب اپنے پیٹھ کے پیچھے کیا دیکھتے ہیں
 کہ حضور ہاشم پیر قبلہ اپنے گھوڑے پر ہی سوار ہیں شاہ ید اللہ صاحب
 متحیر و متعجب ہو کر ادب سے دریافت کئے کہ قبلہ کا خود اتار کر میرے
 گھوڑے کو خندق سے نکالنا اور اپنے گھوڑے پر ہی سوار رہنا
 یہ راز کبھی نہیں آیا۔ آپ نے ان کے جواب میں فرمایا کہ بابا تمہارا
 گھوڑا خندق میں گر پڑے اور میں یوں ہی دیکھتا کھڑا رہوں

یہ خلاف شان فقیری ہے۔ کل سہ روز قیامت تمہارے عباد مجد کو مجھ
 منہ بتانا ہے جو کچھ فقیر سے ہو سکا کیا۔ لَئِنْ لِلْاِنْسَانِ اِلَافًا مَّسْحٰی
 آپ کی تمام گام پر تجلیات الہی و انوار غیر | منقول ہے کہ ایک روز حضرت
 عسائی کا نزول ہو گا مکان کا مشاہدہ | ہاشم پر قبیلہ اپنے مکان کے صحن
 میں تشریف فرما تھے جہاں اور جس مقام پر آپ رونق افروز تھے
 وہ جگہ چھوٹی سی تھی۔ زیادہ گنہائش و وسعت کی نہیں تھی۔ آپ کے
 مریدین و مرشدین براہے ملاقات و دیدار سعادت انار و بخر من
 طرف قدموں آپ کی خدمت میں آنا شروع کر گئے۔ چائے مبارک
 محقر اور تنگ تھی مریدین اور مستقین کی آمد آمد سے حاضرین کی عقل
 رنگ تھی جگہ کی قلت اور حاضرین کی کثرت سے لوگ محو حیرت تھے
 کہ اس جھوٹ سی جگہ میں جم غفیر و ابنوہ کثیر کی یہ گنہائش کچھ میں نہیں آتی
 مثل مشہور ہے: چائے تنگ است مرداں بسیار۔ اس وقت حضور
 پھر خدمت کے وجود گرامی و جسم سامی کو حجب بند دیکھا گیا تو معلوم ہونے
 لگا کہ آپ پر تجلیات الہی و انوار غیر مقامی کا نزول ہو رہا ہے
 جس سے حضور والا کا جسم مبارک نہایت لطیف ہو گیا ہے۔ جس کی
 وجہ اس تھوڑی سی جگہ میں خود بخود وسعت پیدا ہو گئی ہے۔ اس مجلس
 مبارک میں شہرزیادہ کے بڑے علماء و فضلاء و زہاد و عباد و سادات
 مشائخین مریدین و مستقین موجود تھے۔ اس عجیب و غریب کیفیت
 و کرامت کو سمجھنے والے جب دیکھا تو ایک زبان ہو کر یوں گویا ہوئے

بیان و وصف تو گفتن نہ میرا مکان است
 چرا کہ وصف تو بیرون از حد و صاف است

اجد میں آپ کی خدمت عظمت بادشاہ بن | منقول ہے کہ ایک روز ہاشم
 آپ کا مطبخ و فرما بردار ہونا | پیر و مستگیر قبیلہ اپنے مکان میں
 تشریف فرما تھے ایک محرم و ضعیف عورت اپنے فرزند کو ساتھ لیکر
 گریہ و زاری کرتے ہوئے خدمت اطہر میں حاضر ہو کر قدموں پر
 گر پڑی اور عرض کرنے لگی قبیلہ عالم یہ ضعیفہ اپنے فرزند و لہجہ کی
 شادی کر کے کل دہن کو اپنے مکان لے آئی کل کی رات شب رفق
 و حبسوں کی رات تھی دھاد دہن حجرے میں آہل مگر رہے
 تھے۔ حوائج ضروری کے لئے دہن دروازہ کھول کر باہر آئی اور بعد
 ان فراخ حاجت جب اندر آئی تو دیکھے نے بعد انتظار بسیار
 باہر آ کر دیکھا تو اپنی دہن کو نہ پایا۔ بغایت حیرانی و پریشانی رات میں
 ادھر ادھر دیکھا مگر کسی مقام پر اپنی بیوی کا پتہ نہ پایا۔ آخر لا امل سرائی
 کے مکان گیا اندر دریافت کیا وہاں بھی سراغ نہ پایا۔ مجبوراً بحالت
 پریشانی کہا مکان آنکھوں کے سامنے سنسان و ہو کا سہداں نظر آنے لگا
 ایک گھر سی پہلے مکان جو راحت کمال و عسرت گدہ تھا اب رہ
 ٹکڑہ نظر آنے لگا عرض تو مشہ و مادر و پد عروس شہر کے کوچہ و
 بازار میں گم شدہ کی تلاش کئے مگر پتہ نہ پائے۔ اس کے بعد وہ
 اہل دل بزرگان کربلہ کی خدمات میں حاضر ہو کر اپنی داستان

معیت بیان کرتے۔ مگر مراد دل بردہ آئی۔ اب دربار گہر بار میں
میں اور میرا قہقہہ حاضر ہوتے ہیں۔ پھر مرشد آپ دستگیر
یہ کیا حاجت روا ہے عالم و عالمیاں بولا۔ اگر آپ ہمارے حال
نہیں پر نظر رحم نہ فرمائیں تو ہم اپنی جان شیریں آپ کی جو کھٹ پر
نقد گرد بیٹے۔ آپ نے یہ درد صبری کھان بڑھایا اور اس کے خوفند
دوچشم کی زبان سن کر مراقبہ فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر خادم سے
فرمایا کہ مکان میں جا کر ان لوگوں کے لئے کھانا لے آؤ۔ خادم کھانا
لے آیا۔ ماں بیٹے ہر دو کھانا نہ کھا کر یوں بیٹھے رہے۔ حضرت قبلہ نے
فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ تم یہاں سے بامراد و شاد کام جاؤ گے۔ فکر مت
کرو۔ پہلے کھانا کھاؤ۔ آپ کے کلام فروغ القیام کو سن کر ماں بیٹے
خوش ہوئے اور کھانا کھائے بعد فراغت طعام حضرت قبلہ ایک
رقعہ تحریر فرما کر نقشہ کو عنایت کر کے فرمایا۔ تم میرے اس رقعہ کو لے
کر شاہ شہزادہ کے باپ ایک میل کے فاصلہ پر جاؤ اور وہاں
انتظار کرتے کھڑے رہو۔ تھوڑی دیر بعد ایک فوج کثیر تمہارے
رو برو گھڑ گئی۔ آخر میں ایک ہاتھی پر بادشاہ اجنہ کی سواری
بعد شان و شوکت آئیگی اس وقت تم اس بادشاہ کے پاس
جا کر ادب شاہانہ بجا لاؤ اور نہایت ادب سے میرے اس رقعہ کو
انہیں دیدہ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارا کام بن جائیگا۔

حضرت پیر و مرشد قبلہ کے حسب ہدایت وہ شخص رقعہ لیکر

اس مقام پر پہنچا جہاں بانی کا حکم ہوا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کیا
دیکھنا ہے کہ ایک ابنہ کثیر جم خضر فوج آ رہی ہے۔ لاؤ اور فوج
ادھر سے آئی اُدھر چلا گئی۔ بعد میں بادشاہ سلامت بغلیت شان و
حشمت ہاتھی پر جلو گر نظر آئے وہ شخص، نہ کر تسلیات کو رشتا
بجلا کر رقعہ حضرت ہاشم پیر دستگیر اس کو دیدیا بادشاہ اس
رقعہ گرامی کو لیکر پڑھا۔ اس کے بعد دوسرے دیکر آنکھوں سے لگایا اور
اپنے ملازمین کو حکم دیا کہ جاؤ۔ اس حرام زادے جہد کو مع اس شخص
کی دھن کے میرے پاس حاضر کرو۔ ملازمین مذکور بتجسس تمام جن (چوہ)
کو مع مسروقہ (دھن) کے لا کر پیش کئے۔ بادشاہ جنات اس جوہر
پر کو اس کارکردنی کی پادشہن میں در سے لگا کر کھانا لاتی تجھ
کو شرم نہیں آتی۔ احکام الہی کو قبول کیا۔ زن غیر کے ساتھ یہ سلوک
اور جس شہر میں حضرت قطب الاقطاب ہاشم پیر دستگیر قبلہ رہتے
ہوں۔ وہاں کے لوگوں کے ساتھ یہ برتاؤ افسوس کا مقام ہے۔
دور آتوبہ گراہدا پندہ ہرگز ہرگز ایسے فعل شغیہ وقوع میں نہ آئے پانچ
یہ کہہ کر اس عورت کو اس کے خاوند کے حوالہ کر دیا۔ اپنی تمام نوم
جنات کو سختی سے تاکید کی کہ اس شہر کے کسی انسان کو خواہ وہ
عورت ہو خواہ مرد تکلیف نہ دے بجائے۔ چونکہ یہاں حضرت قطب
ہاکن پیر ہاشم یعنی قبلہ رہا کرتے ہیں جس مقام پر حضرت قبلہ ہوں
وہ مقام محلہ لوگوں کے لئے دارالامن ہے۔ فَمَنْ دَخَلَ كَانَ آمِنًا

گو میں تمہارا بادشاہ ہوں مگر میرے بادشاہ حضرت ہاشم پیر
دستگیر قبلہ ہیں اگر پیر و مرشد قبلہ ہم سے ناراض ہو جائیں
ہماری داریں و کونین میں روکسیا ہی قد سوائی ہوگی۔ اس کے بعد
نوشہ سے کہا کہ بابا اب تو خوشی سے چلا جا۔ تیری غم شدہ چیز تجھ کو
مل گئی ہے۔ جب تو حضرت پیر و مرشد قبلہ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو
میری جانب سے بعد قد میو سی کے یوں عرض کرنا کہ آپ کے غلام
نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے اس کو دعا سے یاد فرمائیے۔ بمصدق
چو با حجاب شیبی و باد مہیائی زیاد آر حریفان ہادہ پیارا
اپنے عقیدت مندوں کی منقولہ ہے کہ ایک شخص حضرت ہاشم پیر دستگیر
ارواح کو مرید فرمانا قبلہ سے نہایت رخص و عقیدت رکھتا تھا
جب بیمار ہوا اور اپنی طالت کا سلسلہ نامتناہی پایا تو اس نے
جناب سید محمد بن سید نصر اللہ حسین سے یوں دعیت کی کہ مجھ
ناچیز کی سقیم حالت کا ذکر حضرت پیر و مرشد شعلگیر بیگساں ہاشم
پیر دستگیر قبلہ سے بعد اب عرض کرنا کہ آپ کا فلاں غلام بغیر
آپ سے بیعت کئے دنیا سے رخصت ہونے کو ہے اگر زندگی
باقی رہے تو حاضر حضور ہو کر جام طہور (بیالہیر) نوش کرے گا
اگر کوئی رحلت نہ کرے گا تو ایک سال نہلت نہ دے تو یہ
عرض کرنا کہ بعد مردن مجھ کو نہ بھولنے اور زمرہ غلامی میں لے کر میری پین
دیہر و صحت کو تسکین دیجئے۔ بمصدق

جاؤں کہاں پکاروں کسی کے منہ نکول تہا سے کون سی سو آ میرے ہے
یہ کہتے ہوئے وہ انتقال کیا۔ مرحوم کی دعیت ایک روز
سید محمد بن نصیر اللہ صاحب نے حضرت ہاشم پیر دستگیر قبلہ سے
جب کہ حضور آثار شریف میں تشریف فرما تھے۔ کا حلقہ بیان کیا
یہ سن کر حضرت مراقب ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد میرا آٹھا کر لیں گویا ہے
کہ میں نے مرحوم کو اپنا مرید کر لیا۔ سید محمد حسین یہ سن کر ادب سے عرض
کئے یا سیدی بعد مردن انسان کو کیسے اور کو مرید کر سکتے ہیں مقام
حیرت ہے آپ نے ان کو جواب دیا کہ ہا ہا مدوح کو مرید کرنا اور اس کو
قائدہ ہو سچا نا۔ مردوں کو اپنی بیعت سے سرفراز کرنا یہ طاقت خاص
مجھ فقیر ہاشم کو حاصل ہے۔ ذالک فضل اللہ لیوتہ من
من یشا۔ بمصدق
آں کہ از حق پدید و می جواب ہر چہ فرماید پوچھیں صواب
نہ بخو مست و نہ رمل است و نہ خواہی و حق و اللہ اعلم بالصواب
چو میں لوٹاؤں گا آپ کا نام نامی و ام گرامی منقول ہے کہ حضرت قطب
کبدلت معل سے خات پانا اوٹاٹب ہونا و کن کے دما نہ با سعادت میں
دو مشہور معروف چور تھے جن کی جو انفرادی بیدردی و بے رحمی کے
جہرے نزدیک و دور تھے روزانہ شہر کے کسی نہ کسی مقام پر نقب
لگاتے۔ ڈاکے ڈالتے۔ قتل غارت گیری کیا کرتے تھے۔ دن کے
وقت شریف و نجیب حضرات کے لباس میں آکر سمجھولے بھالے

و سادہ لوح لوگوں کو دھوکا دیا کرتے تھے۔ عرض وہ قزاق بے رحم
 و کشتی قاتل بیگناہاں اپنے فن میں لائق تھے۔ شہر میں منہا منب
 حکومت منادی کر دی گئی تھی جو ان قاسق و قجار لیڈر سے جو روں کو گرفتار
 کرے اس کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ مگر وہ لیڈر سے ہاتھ نہ آتے
 ان کو زعم تھا کہ ہم چست و جہالاک ہیں۔ دلد اندیش و نیم و فریس
 ہیں۔ اہل کمال صاحب مال و منال ہیں۔ ہم میں قوت ہے۔
 شجاعت ہے پھر کیا مجال کہ ہم کو کوئی گرفتار کر سکے آخر کار وہ
 شہزاد چور اتفاق سے چند کمزور پولیس جوانوں کے ہاتھ گرفتار
 ہو گئے۔ جب ان کو دربار شاہی میں حاضر کیا گیا۔ تو سلطان محمد
 عادل شاہ نے بنظر تحیر دیکھا اور کہا کہ اے شہزیہ لوگو! تم کو شرم نہیں
 آتی۔ کہ تم نے عدو باطنی خدا کا ناحق خون کیا اور سینکڑوں بندگان
 خدا کو تم نے اپنی بے رحمی سے بے خانہ کر دیا۔ مزار بندگان خدا
 کا خون تمہاری گردن پر ہے۔ خون کا بدلہ خون ہے۔ آج میں تم کو
 ستونہ دار چڑھا کر موت کا ڈانٹ دیکھا ڈنگا۔ اس کا تم کچھ جواب
 رکھتے ہو؟ یہ سن کر چوروں نے دست بستہ عرض کیا کہ
 جہاں پناہ کا ارشاد نہایت ہی درست ہے مگر جہاں پناہ باوجود
 انتکاب گناہ گئے بھی ہم اپنے کو بیگناہ اور معذور بے قصور
 تصور کرتے ہیں بادشاہ نے پوچھا وہ کیسے؟ نہایت اربے عرض
 کئے کہ جہاں پناہ حضرت پیر و مرشد قطب دکن ہاشم پیر دستگیر نے

ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم انتکاب جہاں قتل و خون ریزی و قزاقی
 و غلب زنی و غیرہ سے اپنا پیٹ بھر لیا کرو۔ ان ہی چیزوں کو
 ہم نے تمہارے لئے وجہ معاش قرار دیا ہے۔ پس حسب الحکم
 پیر و مرشد ہم یہ کام کیا کرتے تھے۔ بمصدق
 یکمے مسجادہ رنگین کن گشت پیر مغلی گزید
 کہ ممالک بے خبر نہ بود راہ و قدم منزل با
 اس میں ہمارا کٹا تصور نہیں ہے۔ اگر اس پر بھی ہم کو تصور
 گناہگار تصور فرمائے میں تو مجبوری ہے بادشاہ یہ سن کر سن ہو گیا
 تھوڑی دیر بعد کہنے لگا۔ اے نالائکوں کیا تم حضرت پیر و مرشد ہاشم
 پیر دستگیر کا نام مبارک لیکر بچنا چاہتے ہو انھوں نے سر جھکا کر
 کہا۔ جہاں پناہ آپ اس بارے میں حضور والا سے استفسار فرمائیے
 تاکہ جھوٹ سچ معلوم ہو جائے۔
 یہ سن کر بادشاہ نے اپنے خادم کو حضرت ہاشم پیر دستگیر کی
 خدمت میں انتخبیار حال سکھانے روانہ کیا کہ گرفتار شدہ جو
 حضور کا نام مبارک لیکر کہتے ہیں کہ آپ نے ان کاموں کے
 کرنے کے لئے فرمایا تھا حضرت نے یہ سن کر فرمایا کہ ان کا اس میں
 کوئی قصور نہیں۔ اگر اس مقدمہ میں کوئی سزا تجویز ہو تو مجھ کو نہ آئے
 چونکہ بانی انتکاب جہاں ہاشم پیر و مرشد قطب دکن ہاشم پیر
 انگشت بندوں و کف بردہاں ہوا تھوڑی دیر قاتل کر کے خادم

کہا کہ اچھا حضرت کی خدمت میں مکرر حاضر ہو کر عرض کرنا کہ اُن چھوٹوں
کا حق کیا ہے؟ جب خادم حاضر ہو کر حضور سے استفسار کیا تو آپ
مراقب ہوئے اور اس کے بعد فرمائے اُن کا رنگ و روپ و قدر
قامت صورت و جسامت یہ ہے۔ بادشاہ سے کہنا کہ فوری انہیں
رہا کر دیا جائے۔ بادشاہ یہ سن کر متحیر ہوا اور کہا ہے

اولیاء اطفال حق اندازے پسر حاضر و غایب ہیں با خبر
آنکہ واقف گشت از اسرار ہوں سر مخلوقات چہ بودش از او
ادشاہ نے چوروں سے کہا کہ جب خود حضرت پیر و مرشد
قلب دکن تمہاری تائید میں ہیں تو میری کیا مجال کہ میں تم کو تختہ دار پر
چڑھاؤں۔ بادشاہ اعتراف گناہ تم کو یگانہ قرار دیکر چھوڑنے جب
باہم پیر دستگیر کا حکم ہوا اس وقت اس میں کیا راز ہے اُن کو کہ وہی بہتر
جانتے ہیں۔

راز درون پروردگار ندانست پس

کیں حال نیست صاحب عالی مقام را

یہ کہہ کر بادشاہ نے اُن چوروں کو چھوڑ دیا۔ بعد ازاں وہ
سختی خوشی حاجت روا سے عالم نبیر رسول اکرمؐ کو خوار خلاق اندو درکن
معیشت عیال اللہ حضرت پیر و مرشد ہاشم دستگیر کی خدمت اقدس
میں حاضر ہو کر بعد نیاز و آداب یوں عرض کئے۔

ذات والا کے وسیلہ سے مجھے ہم آزاد وہ امر و ہم رسول یہ لنگ جاتے تھے

تو میں تیرے عجب اثر سے اللہ ہاشم با یقین آجکے دن ہم جان پہچانے تھے
قبلہ عالم ہماری کشتی عمر جب گردابِ بلا میں پھنس گئی۔

رحمن داریا جلاد کی شمشیر آبدار ہمارے حلقوم کا بوسہ لینے کو تھی۔ تو
حضور والا کے نام نامی و اسم گرامی سے جملہ بلیات دور ہو گئے۔ اب
ہمارا ارادہ ہے کہ اپنی عمر کا باقی ماندہ حصہ استثناء ہاشمی پر گزار دیں
لہذا ہم اپنے گناہوں سے تائب ہو کر آپ کے مرید ہونا چاہتے
ہیں ہم کو اپنی غلامی میں لے لیجئے ہاں دو چیزیں ایسی ہیں کہ چھوٹ نہیں
سکتیں۔ رفیقِ جان ہیں جو جان کے ساتھ جائینگی ایک زنا دوسرے
شراب کا پینا ان دونوں کی اجازت دیکر ہم کو خدا را اپنا مرید بنائیے
اور ہمارے دامن مراد کو گلہ سے مفسود سے بھر دیجئے۔
یہ سن کر حضرت نے فرمایا الحمد للہ آج تمہاری جان بچ گئی۔

وہ کلا دار رسن تمہارے گلو گیر ہوتی تم مجھ فقیر سے اپنی خوشی کا
اظہار کر کے زنا اور شراب نوشی کی اجازت طلب کر رہے ہو
اس کا جواب یہ ہے کہ۔

نہ تا غنیم نہ مدد نہ تختب نہ فقیرہ مراجع سود کہ منع شراب خوارہ کم
حضور اللہ کا یہ جواب سن کر انھوں نے عرض کیا پیر و مرشد سب
کے سہی مگر ذات مرشدان تمام مستیوں سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ بمصدق
چوں تو کردی ذات مرشد را قبول ہم خدا در ذاتش ہم ہم رسول

قبلہ عالم نے ان کی گفتگو و دلی تمنا کو جب دیکھا اور سنا تو فرمایا۔ بابا مجھے یہ قبول ہے تمہارے حسب مرضی عمل کیا جائیگا اور تم کو شراب نوشی اور زنا کاری کی اجازت دی جائیگی۔ مگر شرط یہ ہے کہ میرے روبرو تم یہ فعل مت کرو۔ چونکہ ادب مانع ہے میرا یہ عہد و پیرائہ کراستاد ادب ہے کسی کا جانہ کمال بخیر سموزن و اسب کے سیا نہیں جاتا۔ کسی کا چراغ اقبال بجز روشن ادب کے روشن نہیں ہوتا اگر کوئی پڑھا لکھا ہے صاحب کمال و اہل ہنر ہے مگر اس میں ادب نہ ہو تو وہ حیواں ہے۔ بمصدق

بدھو جھیں ادب ہو کتا بون سے کہ بھرتا نظر اس دی کو ہم نصیریل کہتے ہیں۔ اشتیبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کمال الحاصل اس سفارۃ وہ لوگ مانند گھول کے ہیں جو بھٹھانٹھانے پھرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ عرض کئے قبلہ عالم یہ افعال آپ کے روبرو کیسے سرزد ہو سکتے ہیں۔ ہم آپ سے حتیٰ وعدہ کرتے ہیں کہ زنا کاری و شراب خواری کا عمل آپ کے روبرو ہرگز ہرگز نہیں کریں گے۔ حضرت پیر و مرشدان لوگوں کے عہد و پیمان قول و قرار کو سن کر ان کو مشرف بہ بیت فرمایا تھوڑی دیر کے بعد یہ لوگ آپ سے اجازت لیکر بازار میں چل گئے۔ ادھر ادھر تھوڑی دیر گھوم گھوما کر شراب خانہ گئے وہاں کیا دیکھتے ہیں کہ شراب فروش کے بازو حضرت پیر و مرشد ہاشم پیر دستگیر بیٹھے ہیں وہاں سے اپنا منہ چھپا کر دو سرے

مئے خانہ کو گئے وہاں بھی حضرت قبلہ موجود ہیں پھر تیسرے شراب خانہ کو گئے وہاں بھی رو سے مرشد موجود ہے تنگ آکر رنڈی کے مکان کو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ حضور والا رنڈی کے بازو تشریف فرما ہیں۔ وہاں سے محبوب و منفعل ہو کر دوسری رنڈی کے مکان کو پہنچے تو وہاں بھی جمال مرشد موجود ہے۔ ہر جا کہ روم روئے ترائی بینم کا معنوں ہے۔ بمصدق۔

خبر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

کا نظارہ کار فرما ہے چارپانچ روز تک ایسی کیفیت رہی ادبی کرشمہ جلوہ گر ہوا۔ آخر لا مردہ لوگ تھک گئے۔ خود بخود وہ لوگ افعال شغیہ اور اعمال قبیحہ سے دور و عادت بد سے نفور اور مستحق و پرہیزگار ہو گئے۔ پھر اپنے پیر و مرشد کینڈست میں حاضر ہو کر اپنی سرگزشت بیان کئے تو آپ نے فرمایا کہ بابا اسی لئے میں نے تمہیں اجازت دی تھی۔ اس کے بعد آپ نے ان لوگوں کو تڑکیہ نفس و تصفیہ قلب کی تعلیم دی۔ اور اذکار کی تلقین سے سرفراز فرمایا۔ وہی لوگ بفضلہ تعالیٰ بہ عنایت پیر دستگیر قبلہ یگانہ روزگار و مقرب بارگاہ پروردگار ہوئے۔

بِضَلِّ بِلِّ کَشِیْرَ اَوِّیْہِ دِی بِلِّ کَشِیْرَہ
زہدت بہ چہ کار آید گر راندہ درگاہی
کفرت چہ زیال دلدو گر نیک مرا تجمائی

آپ کا عالم بیداری میں سرور و عالم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ اجمعین سے مشرف بہ زیارت ہونا حضرت پیر و مرشد باطمینان پیر و سنگیہ قبیلہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ میں عالم بیداری میں ہوں اور میرا مشاہدہ ہے کہ میں زہرو پور کی قلعہ مسجد میں گیا۔ ابھی صحن مسجد میں ہی ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں ممبر بہ سلطان الاولیاء سردار الہافیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ قیام فرما ہیں۔ پسند و عظمت کے درمیان دہن احمد مختار دو جہاں کے سردار سے ہو دیا ہو رہے ہیں۔ میرے کان میں جب اس ذکر جمیل کی آواز آئی تو میں بہ سرعۃ تہام داخل مجلس ہوا۔ مجھ کو دیکھ کر ایک صحابی رسول ﷺ آگے کانٹنات بید موجودات سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ سید عالم شمس عینی کے ہیں جس رسول پاک نے اپنے صحابی کے زبانی جب یہ سنا تو اپنا روئے مبارک مجھ فقیر شام کی جانب کیا تو یہ فقیر فوراً بڑھ کر مشرف آداب و قدوسی ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو گلے سے لگا کر اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور دعا دی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ تیرے لئے سامان فرحت و انبساط پیدا کرے اور تیرا نام دارین و کوعین میں روشن ہو جائے۔

آج سے ہم تم کو یہ لقب سرفراز کئے ہیں۔ اقبال الشریف
ہاشمی ہاشمنا علی ولی تعالیٰ۔

اپنے مریدین کے حق میں معصائب و نوائے محفوظ و امون پہنے ابواب رزق میں ترقی کی دعائیں منقول ہے کہ وہ فیض بخش و فیض ساں حاجت روا سے مستندان سید عالم شرفی مولانا حضرت باطمینان قبیلہ ایک روز اپنی زبان فیض تر جان سے ارشاد فرمایا کہ مجھ فقیر کے فیض و ولایت سے پانچ سو (میرے مرید) ترقی باطنی پاکر خدا تک پہنچے ہیں اللہ عز و جل سے دعا کیا ہوں کہ خداوند ا میرے مریدوں اور چاہنے والوں کو دین و دنیا کی سیر و طیر میں مشکل نہ رہے ہر آفت و بلا سے وہ محفوظ و امون رہیں۔ اسی طرح میری اولاد و اخفاد دارین و کوعین میں معصائب و نوائے محفوظ و امن میں رہیں۔ اشرا و فجار و عاصدین و معاندین کی شرانگیزیوں اور ان کی حیادیوں سے محفوظ رہیں۔ اہل دنیا کے وہ شر مند احسان ہوں بلکہ درہاشم سے ہزار ہا کی حاجت روائی ہوتی رہے اور میری اولاد و اخفاد اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے حبیب حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرخرو و ہار و آبرو رہے۔ آمین ثم آمین۔ آپ کی یہ دعا جناب باری میں شرف قبولیت حاصل کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ۵۰
اثر کو ساتھ لئے کامیاب ہو کے پھری

فلک سے مری دعا مستجاب ہو کے پھری
سمان اللہ اولیاء کا ملین و صاحب حق الیقین منظور نظر لا

مقبول بارگاہ الہ کی دعاؤں میں جو اثر ہوتا ہے وہ بزرگوں کے زبانی
سننے اور دیکھنے جاسکتا ہے جس نے حضرت ہاشم پیر کے جہاں کہیں مرید اور
آپ کے خاندان عالیہ کے دامنگیر ہیں وہ بجز نشو و نما سے پرو
مرشد دنیا کے مصائب و فتنات سے محفوظ ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ
ابواب رزق ان کے لئے کھول رکھا ہے۔ جام ظہور مرشد روشن کر
کے مست و مگن رہتے ہیں۔

آپ کی اولاد بفضلہ تعالیٰ از عہد جناب ہاشمی تا این زمان
اپنے بزرگوں کے طور و طریق پر قائم ہے۔ دس ہاشم سے چشمہ
فیض جاری ہے ہزار ہا تشنہ کام دریائے رحمت سے سیراب
دہر و رہو اکستے ہیں۔ خاندان ہاشمی کا کچھ بچہ صاحب جو دوست
اہل ہند و عطا حامل اخلاق بن بگاہ واد صاف کریبانہ و حیمانہ نظر
آتا ہے۔ انکی سادگی و مستغنی المزاجی، لاپرواہی مریخ الحالی فاسد
البالی عزت و عظمت تو قیرو حشمت دار الہی ہے۔ ان کا دنیا
میں سرخروی سے زندگی بسر کرنا ان کا رباط و بطنڈار خانہ سے جو کول
اور مسافروں کو ہمیشہ دال روٹی کا دیا جانا جو خود کھاتے ہیں وہ
غیروں کو کھانا نہایت اطمینان سے فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرتا یہ
سب ان کے دادا حضرت ہاشم پیر دستگیر کی دعا کا اثر ہے
بمصدق ہزار ہا بھی مانگا کریں تو کیا حاصل
و عادی ہے جو ہاشم کے منہ سے نکلی ہے

بادشاہ وقت کو اپنی دس سال عمر
عطا فرما کر خود پیردہ فرماتا

ایک روز کا ذکر ہے کہ حضرت قطب دکن شہنشاہ زمین و
زمین سید ہاشم حبیبی العلوی قبلہ شہر بجا پور محلہ بادشاہ پور کی جامع
مسجد میں رونق افروز تھے ایک خادم منہا شب سلطان محمد عادل
شاہ حاضر ہو کر بادشاہ کی طلالت اور علاج میں ناکامی کے تفصیلات
سنا کر طالب دعا ہوا۔ حضرت نے ایک رومال پر دعا پڑھ
کر دم کئے اور فرمائے کہ جہاں دروہو اس مقام پر باندھ
دو جس پر عمل کیا گیا۔ مگر فائدہ نہ ہوا۔ اس کے بعد بادشاہ بذات
خود حاضر خدمت گرامی ہوا۔ اس وقت آپ رو بقبلہ ہو کر اوراد
و ظائق میں مشغول تھے۔ جب آپ اپنے وظائف و اوراد سے
فارغ ہو کر پیچھے رخ کئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ بادشاہ بحالت مضطر
دست بستہ سرنگوں کھڑا ہے۔ بمصدق

اگر چہ شاہ راروئے زمین زیر نگین باشد

بدرگاہ نقیراں ہر استمداد می آید

حضرت ہاشم پیر دستگیر قبلہ نے بادشاہ کی طرف یہ نظر اظہار
و اشتقاق دیکھ کر فرمایا۔ بابا کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو۔ اس نے
عرض کیا کہ قبلہ عالم میرے باپ دادا دنیا میں آتے کے بعد ہزار ہا
نمایاں کام کئے اور اپنی اپنی یادگاریں دنیا میں چھوڑ کر چلا گئے جن کی

ہدیم انظیر عمارات و لاثانی محلات اپنی زبان حال سے اپنے بان
کی شان و عظمت کی شہادت دے رہے ہیں بس میرے بھی دل
میں خیال آیا کہ میں بھی ایک ایسی عمارت بنائوں کہ وہ اپنی نظیر آپ ہو
اور دیدہ فلک نے آج تک ایسی عمارت کبھی نہ دیکھا ہو۔ میرا یہ خیال
دن بدن قوی ہوتا جا رہا ہے۔ آخر میں میں نے ایک گنبد کی
تعمیر شروع کیا جس کا نصف حصہ پورا ہو چکا ہے اور ہنوز نصف باقی
رہ گیا ہے۔ میرے آقا مجھے ایک ہلکے مرض گھیر لیا ہے۔ مقامی
حکماء و اطباء کا علاج کرایا گیا۔ اطراف و جوانب کے نامی گرامی
نباض و وید مجھے کو بخور دیکھے اور اپنے مجربات دیئے۔ بڑے
بڑے رمال و ماہرین نجوم نے میرے نام کا ناچہ کھینچ کر دیکھا تو
معلوم ہوا کہ ستارہ گردش میں ہے۔ یہاں کے مشاہیر اصفیاء
و اتقیا زہاد و عبائے سچو شماراں و چلہ نشیناں عارف باشند واصل
الاشد کی خدمت فیض درجات میں حاضر ہو کر اپنی داستان پریشان
بیان کیا مگر کسی مقام سے بھی دارو سے شفا نہیں پایا۔ معیبت کی
کال کال گھٹائیں کسی ولی کی ولایت کی غنیا ہارکد سے دور نہیں ہو گئی
آخر کار بحال نذر استائن عالیہ پر حاضر ہوا ہوں۔ قبلہ ممن
آپ میرے پیر و مرشد ہوں ذات گرامی سے مجھ کو شرف بیعت حاصل ہے
میں آپ کا خادم ہوں آپ ہی تبارک سے کہ درمخدم باب الغیب حق
کر کہاں خاؤں۔ میرے مولایہ اعتقاد ہے کہ کسے ہاشم دار الشفا ہے

سنگ در تسکین دل ہے جمال پیر نور خدا ذات مرشد سماں بناسے
یاسیدی یا سرشدی میں تو اس وقت بہت بیمار ہوں اگر میرے مرض
کا ازالہ نہ ہوا اور آئی ہوئی بلا ٹل نہ جائے تو گنبد کی تعمیر اور عمارت
اور دلی کارزد دل ہی دل میں رہ جائیگی اور مجھ۔ پورا دلی تمنا کو اپنے
ساتھ قبر میں لیجانا پسے گا۔

انٹو میرے ہاشم بیڑا ہو پار میرا ہار عمر کی کشتی اب ٹٹک رہی ہے
سلطان محمد عادل شاہ کی دروہری کہانی اسی کی زبان جب
آپ نے سنا تو فرمایا۔ بابا تیرا باپ ابراہیم عادل شاہ میرے مریدوں
کے حال پر کرم بخشی کہے۔ اس احسان کا بدلہ ضروری ہے۔
اہل جزاء الاحسان الا احسان فرمان الہی ہے
یہ نیز مرض مرض الموت ہے جام حیات بریز ہو چکا ہے صرف تین
دن کی حیات باقی ہے۔ اب بحر جان بخشی کے اور کچھ نہیں
ہو سکتا۔ مجھے ابھی دنیا میں دس سال رہنا ہے۔ میں اپنی باقی
ماندہ عمر دس سال تجھے بخش دیا اور تیری بیماری اور سہ روزہ
حیات میں بخشی لے لیا۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ
تکلفنا ہی تھا کہ یاد شاہ اچھا ہو گیا اور آپ اسی وقت بیمار ہو گئے
شدت مرض سے آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہونے لگا۔
نہ کھیں سرخ لب ہائے مبارک کہود ہو گئے۔ آپ کی اس تغیر
مزاجی کو دیکھ کر بادشاہ گھبرایا۔ حکیموں کا علاج کروانا چاہا۔

۸۰
مگر آپ نے فرمایا دیوالی میں نے اپنی خوشی سے اپنی تندرستی
دس سالہ حیات تجھ کو دیکر تیری بیماری اور تیری موت کو قبول
کر لیا ہے۔ اس کے لئے وہ کیا کام دیگی۔ موت تیرے نزدیک
اندر اون سے زیادہ کڑی ہے مگر میرے نزدیک شہد سے
زیادہ میٹھی ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الموت جسر یوصل الحبيب الى الحبيب
موت بک ہے جو پہنچاتی ہے دوست کو دوست کے طرف
اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوتُوْنَ فَاَنْتُمْ لَا تَمُوتُوْنَ
الدار الى الدار اللہ کے دوست مرتے نہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ
چلے جاتے ہیں۔ اِنَّ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔ موت مومنین
کے لئے راحت ہے۔ بمصدق

موت ہر ایک کے لیے ہر رنگ اور ہر پیش دشمن دشمن ہر دوست دوست
موت کا بھی عجیب حال ہے جو لوگ اس سے جس طرح
پیش آتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ اسی طرح سلوک کرتی ہے
دشمن کے ساتھ سختی کرتی ہے دوست (دوستان خدا) کے
ساتھ نرمی سے پیش آتی ہے۔ ان کے نزدیک وہ ملاوت
میں شہد سے بڑھ کر ہے۔ اقصیٰ حنفیہ فیض غنچور اس مریض میں
بتلارہ گزرتی ہے روز جمعہ المبارک رمضان شریف کی ساتویں
تاریخ ۱۰۵۶ھ واصل الی اللہ ہوئے۔ یعنی آپ کا طائر روح

۸۱
اس نفس مختصر سے پرواز کر کے بعالم قدس پرواز کر گیا۔
اِنَّ اللّٰهَ وَرَاٰ اَلْبَیْرَ اَجْعُوْنَ۔ آپ کے وصال کی خبر
جب شہر بیجا پور کے کوچہ و بازار میں پہنچی تو در و دیوار سے
گریہ و بکا آہ و فرباد کی صدا میں بلند ہوئیں مریض اور عقیقہ تندرستی
کا یہ عالم تھا کہ افتاں و خیزاں ہا دل سوزاں و چشم گریاں آستانہ
ہاشمی کی طرف آرہے ہیں۔ معلوم آیا ہوتا تھا کہ زمین ان کے
پیروں کے نیچے سے نکل رہی ہے۔ بیجا پور اور اس کے اطراف
و جوانب کے ہندو مسلمان چھوٹے بڑے امیر و فقیر ذکور و انث
آپ کے دائمی مفارقت کا ذکر سن کر ماتم کناں تھے جب
تابوت النور اٹھایا گیا تو ایسا معلوم ہونے لگا۔ فرشتے آسمان سے
تابوت اٹھانے آئے ہیں جنازہ ہوا میں معلق جاتے لگا۔ اس
وقت جہاں آپ کا مرقد النور گنبد اطہر ہے تابوت مبارک خود
بخود نیچے اتر گیا۔ اس کے بعد آپ کی تدفین عمل میں آئی اور مادیہ
لحد کے سمفوش میں آپ نے آرام فرمایا۔

بادشاہ اہل بہشت میں آپ کی سدر رحلت نکلتی ہے ۱۰۵۶ھ
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
بعد وصال جہد شمال سے تشریف لاکر
اپنے مریدین کو تعلیم و تلقین فرماتا
الاقطاب سید ہاشم جینی عالم و قہار
کے ایک مریدی محمد صدیقی صاحب کتب و تصانیف نے فرمایا۔

۸۲
 کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے پیر طریقت مرشد حقیقت پیر روشن ضمیر
 یا شہید پیر سید کی ایک کرامت اس طرح بیان کرتے ہیں کہ میں جس
 وقت بیعت کر کے شرف غلامی سے مشرف ہوا۔ اس وقت حضرت
 قبلہ نے مجھ سے اقرار فرمایا کہ میں تزکیہ نفس و تصفیہ قلب کے لئے
 تم کو اور ادنیٰ اذکار و اشغال کی تعلیم دوں گا میں نے فرمان
 والا نشان کو بہ سرو چشم قبول کر لیا۔ اس کے بعد سالہا سال گذر
 گئے مگر قبلہ نے مجھ پر ناخیز کی طرف توجہ مبذول نہیں فرمایا۔ اور نہ
 میں یہ پاس اب پیر و مرشد کچھ عرض کر سکا۔ بمصدق
 حافظ علم و ادب درگاہ در مجلس شاہ ہرگز انیست اب لائق صحبت نبود
 چند سال یونہی گزرے جب حضرت پیر و مرشد کا وصال ہو گیا
 تو میں حیران و پریشان ہو گیا کہ ایسا کیوں ہوا۔ حضرت اپنا وعدہ
 ایفا کئے بغیر دنیا سے رخصت ہو گئے میری حسرت و تمنادل کی
 دل ہی میں رہ گئی۔ کاش حضرت قبلہ حسب وعدہ ذکر و اذکار کی تعلیم
 دیجے ہوتے تاکہ میرا دلگ آلود قلب متجلی ہو جاتا۔ اسی خیالی میں
 مستغرق تھا کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت پیر و مرشد مخزن امرا نبوی
 و صدق انوار مصطفوی حضرت ہاشم پیر دستگیر قبلہ میرے روبرو تشریف
 لائے اور اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ بابا متفکر و پریشان
 مت ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ فقیر تم کو مرید کر نیسکے بعد تم سے وعدہ
 غلطیہ ذکر کیا تھا مگر نیسکے اجل کے آنے سے مجبور آدینا سے جانا پڑا۔

۸۳
 مجھے معلوم ہے کہ قول مرداں جاں دارد۔
 اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 دَعُوا بِالْعَهْدِ۔ یعنی اے مومنو تم اپنے قول و قرار کو پورا کرو
 لہذا مجھ کو آج کے روز اپنے وعدہ کو پورا کر سکرے مئے تمہارا
 پاس آنا پڑا ہے۔ اب تم وضو کر کے میرے روبرو مودب بیٹھ
 جاؤ اور گوش ہوش سے میری تلقین سن لو۔ پس میں نے حکم کی
 تعمیل کی۔ اور میرے مرشد نے مجھ کو اذکار و اشغال کی تعلیم سے
 سرفراز فرمایا۔ اور اسی وقت مجھ کو بھی لشد و بعت حضرت پیر و
 مرشد اطمینان قلب لغیب ہوا۔ واللہ۔ باللہ۔ تالند یہ واقعہ عالم
 خواب کا نہیں۔ عالم بیداری کا ہے۔ پچھلے اشہد پاک نے جن کو
 حیات جاوید عنایت کی ہے۔ کُلُّ أَحْيَاءٍ دَلَاكُنْ لَا تَشْعُرُونَ
 فرمایا ہے۔ ان سے اس کرامت کا ظہور دور نہیں۔ بمصدق
 خدا کی شان نبی اور نبی کی شان ولی جو شان حق کا مشاہد نہیں بخیر نہیں
 جنہیں نظر نہیں کیا شان اولیا دیکھے وہ بد نظیب ہو سکتا نظر غیب نہیں
 نقل ہے کہ وصال شریفنا
 بعد وصال مزار مبارک کا جدیں آنا
 کے تیسرے روز مزار مقدس امر
 بہت سارے سادات و مشائخین مریدین مترشدین و غلو و ذرا
 امرا حاضر ہوئے قوال جمع ہوئے حضرت کی خواہش نظم کی ہوئی
 "جگر مال" جو حضرت اپنی وصال سے تین روز پہلے

یہ کوہ نے حکم فرمایا ہے کہ گنگہ دھرتی مزار مبارک جنبش و حرکت میں آئی اور مرقد شریف کے چھل ان لوگوں کے دامن میں سجا پڑے جو مرقد شریف سے دور بیٹھے تھے اور طرہ مبارک اس قوال کی گود میں پڑا جو حضرت سے نہایت درجہ رسوخ و اعتقاد رکھتا تھا۔ اس پر حضرت کی بھی کامل توجہ تھی۔ لوگ ان چھلوں کو تھک کر کے کھائے اور مرقد مبارک وجد کی حالت میں آنے سے متحیر و متعجب ہوئے۔

امام ابوبکر بن عبد الرحمن صاحب قسطنطنیہ نقل ہے کہ ایک روز استاد کابردوران زیارت مشاہدہ البلد مولانا عبدالرحیم صاحب قدس سرہ آستانہ ہاشمی کی زیارت کے لئے آئے۔ اور بعد ادائی فائزہ و لوازم زیارت آستانہ بوس کئے دل میں خیال کئے کہ حضرت سید اکثم حسینی قدس سرہ کس مرتبہ اور مقام پہ ہوں گے۔ حضرت مولانا کی عادت تھی اپنے وظیفہ کی کتاب ہمراہ رکھتے تھے۔ بغل سے دلائل الحیرات نکال کر گھومتے ہی۔ یہ نکلا

هذه صفة من وصفه النبي دفن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم حضرت مولانا موصوف نجف سے مہجرت ہو گئے اور اپنے آنکھوں میں پانی لا کر کہہ کہ کہاں کھڑا ہوں۔ کیا نیت کیا اور کیا نکلے آپ کے مقام کی عظمت معلوم ہونے سے رونے لگے اھ تو رہ تو رہ کہتے ہوئے

۸۵ اپنے محلوں پر مارے اور کہے میں نے ایسے بڑے مقدمہ میں جرات کی اس وقت حضرت میثاق و جہہ الدین حسینی ثانی قدس سرہ سجدہ نشین تھے۔ اس جگہ جا کر ان سے خطاب کر کے مولانا نے کہا کہ دیکھئے کہ کیا نیت کیا اور کیا نکلا کہ یہ روئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے۔

آپ کے پسند و نصح

آپ نے فرمایا صفائی قلب و حصول مدارج عالیہ کے لیے ذکر اللہ کی ضرورت ہے۔ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ ہے اس کی مداومت سے تم کو دولت صدق و صفا حاصل ہوگی اور ایمان کامل ہوگا۔ اس کا پہلا حرف جو (لا) ہے وہ مفراض (یقینی) کی شکل میں ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ تم اس سے ماسوا اللہ کی محبت قطع کر دو۔

تسخیر لا در قتل عیون برائے درنگ زان پس کہ بوجہ لا چہ ماند شاد باشی عشق شرکت مودت ماند لا اللہ باقی جملہ رفت

یاد الہی کی ہدایت | آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر تے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہے۔ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَسْجُدُ بِحَمْدِكَ لَا تَقْرَحُونَ تَسْبِيحَهُمْ

یعنی خالق کائنات کی ہر چیز تسبیح کرتی ہے۔ مگر تم اس کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ بمصدق

ہر گیسٹیکہ از زمین رو بہد واحد لا شریک لہ گوید
بندہ کو بھی اللہ کے ذکر میں مشغول ہونا چاہیئے بندہ کا دل
بغیر یاد مولا و ذکر خدا کے منور و معجزی نہیں ہوتا۔ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مقام پر ذکر خدا ہوتا ہے وہاں فرشتے
مازل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ کو ان کا ذکر اپنے مقرب
فرشتوں سے کرتا ہے۔ **فَذَكِّرْ فِي اَذْکَرِکُمْ۔**
پس یاد کرو تم میں سے جو یاد کروں میں تم کو۔ ارشاد باری ہے
فَذَكِّرْ اللہَ کَذکرِکُمْ اباؤکم و اولادکم
تم اپنے باپ کو جس طرح یاد کرتے ہو اسی طرح بلکہ اس سے
زیادہ اللہ کو یاد کرو۔ عزیز و اخوانہ دل میں بجز مالک حقیقی رب
تحقیقی کے دوسرا کوئی سمجھنے نہ پاتے۔ ۷

ریا و غیر کی گردن بل یا خدا کمتر چو پر شد خانہ میا شد بقا خاک کمتر
مغرور و تکبر کی ممانعت | انسان کو اپنے مال و دولت عزت حکومت
پر تکبر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ انسان کے لئے
زیادہ انسان کی پیدائش نطفہ ذلیل سے ہے وہ نطفہ ذلیل
مرد کی شرمگاہ سے عورت کے پیٹ میں پیشانی بند کد است
سے بویا گیا ہے۔ پھر خالق کائنات کی حکمت بالغہ قدرت کاملہ سے

انسان انسانی صورت میں اپنا چھوٹا سا قدر لیکر۔ ٹیاں ٹیاں روتا
جھا۔ پھر اسی راستہ سے عالم ظہور میں آیا ہے۔ بزرگوں نے سچ فرمایا
ہے۔ تو متی حجہ کو منی لائق نہیں۔

اپنے ہونا بود کو سمجھنے | انسان کو اپنے ہونا بود عدم و وجود کو
کی ہدایت | جاننا چاہیئے۔ جب تک انسان اپنے
آپ کو نہ سمجھے وہ خدا کو کیا خاک سمجھیں گے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے۔ **مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ**
فرمایا ہے۔ یعنی جس نے اپنے آپ کو پہچانا وہ یقیناً وہ اپنے
رب کو پہچانا۔

صاحبو! انسان کو ایک روز مرنا اور یہ ساڑوسا مان اسی
جگہ چھوٹ جانا ہے۔ چند روزہ زندگی پر تکبر جائز نہیں۔ تکبر سزاوار
قادر قدیر ہے۔ ۷

مراد رارسد کبر باد منی | کہ ملکش قدیم است و ز آتش غنی
موت سے غافل و بے فکریت | موت اور شہر خموشاں سے عبرت
رہو۔ چونکہ وہ ایک روز آنے
والی ہے اور تم کو اپنا ذات چکھا کر زن و فرزند عزیز و دلبند سے
تم کو علیحدہ کر دیگی۔ اکثر و بیشتر اوقات شہر خموشاں (قبرستان)
جا کر عبرت حاصل کیا کرو۔ اور ان کی ارواح کو خوف صلوٰۃ و سلام
پیش کرو تم جیسی بلکہ تم سے زیادہ اعلیٰ و ارفع ہستیوں بحالت

ہے کسی دے بس ایک تنگ و نارغار قبر میں چوٹیوں کی غذا بنے

ہوئے پڑے ہیں۔ بمصداق

لقرۃ مورثی گر چہ سلیمان شدی زال میگردی اگر ستم ددان شدی

صاحبان قبر کے خوبصورت و نازک جسم نہ خاک زیر

مخاک گلے سڑے ہیں۔ ان کی قبروں پر جبالہ چلتے پھرتے بول و

براز کرتے ہوئے نظر آتے ہیں مگر لاچار و مجبور اہل قبور کو طاقت کلم

وقت صوت الظہری نہیں۔ بمصداق

آنکہ بازار سر سخت نہ نہاد سیر خاک عاقبت خاک شد و خلق برد میگزد

آج جس نظر سے ہم ان کو دیکھ رہے ہیں ان کی کسمپرسی و بیماری

کا خیال کر کے انوس کرنے ہیں۔ اسی طرح کل کے روز ہمارے بعد

ہماری اولاد ہم چل بسے کے بعد ہماری بیماری کو دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو

دکریں کہیں گی۔

صد حیف کہ گلر خال کفن پوش شدند و ز خاطر مدیگر فراموش شدند

و نہانکہ بعد زبان سخن فی گفتند آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

فانک تو دیا اولی الابصار۔ اے نظر رکھنے والو عبرت حاصل کرو

دنیا سے فانی اور اسکی قلیل زندگانی

دنیا سے فانی اور اسکی قلیل زندگانی

جمع کسے کی دھن انسان کو اس کی حلت و حرمت سے بے نیاز

کر دیتی ہے۔ اس کا منور خیال رکھو۔ دنیا کی دولت دنیا میں ہی

رہ جائیگی اور انسان بجز کفن کے اور کچھ ساتھ نہ لے جائیگا۔

لے دل تو در میں جہاں بخبری روز و شب در طلب سیم و ندی

آخر و قسمت تو ایک کفن است آن نیز گماں است بری یا نہ بری

انسان اپنے شبانہ روز کی سعی پیہم۔ جد و جہد سے جو مال جمع

کرتا ہے وہ دوسروں کے حوالے ہوگا تو مالک مقسوم علیک

الحساب و حلالہا حساب و حرامہا عذاب

واللہ سریع الحساب

یعنی تیرے مرنے کے بعد تیرا مال تقسیم ہوگا۔ حلال و حرام کا

خیال نہ کرتے ہوئے تو جو مال جمع کیا تھا۔ اس کے جائز و ناجائز کا

تو ذمہ دار ہوگا۔ اللہ و تعالیٰ جلد حساب کرنے والا ہے۔

آغوش مادر و آغوش لحد انسان دنیا میں آنے کے بعد عالم شیر خوارگی اپنی

مادر مشفقہ کے گود میں پلتا ہے۔ اسی طرح اس کو مرنے کے بعد آغوش لحد

تاقیامت میں دیکرنا ہے۔

چند خواب و عمر تو اسے بے پرواہ | ای قدر خواب لنگاہ دار کہ در گور کنی

یہ منت سمجھ کہ دنیا سے چل بسے کے بعد فقہ ختم ہوگا۔ نہیں نہیں قیامت

کے روز قبر سے اٹھنا ہے۔ شہر انکم لیل القیامۃ تبشرون

اس کا شاہد قرآن ہے اس کے بعد انسان کو داؤد و محشر کے دو برو

کھڑے ہو کر بعد سوال و جواب اپنے نیک و بد کی جزا و سزا پانا ہے

ارحم یا ارحم الراحمین سبحان سید المرسلین۔

ایمان کی سلامتی خوفِ رجا کے درمیان ہے | آپ نے فرمایا کہ ایمان کی سلامتی خوفِ رجا امید و بیم کے

درمیان ہے۔ آمید اس بات کی اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے اور

اس کا حبیب شفیع المذنبین کریم و رؤف الرحیم ہے۔ بمصدق

یادِ نبی و رسول تو کریم صد شکر کہ ہمیشہ ایمان دو کریم

ملاچہ غم روز قیامت باشد سلطان جو کریم آمد و دیوان جو کریم

خوف اس بات کا اللہ تعالیٰ جبار و قہار بھی ہے دیر گیر مگر سخت گیر

بھی ہے اور ذرہ ذرہ کا حساب لینے والا ہے۔ فَمَنْ يَعْمَلْ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْصِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

کسبِ حلال کی ہدایت | کسبِ حلال کا لقمہ حاصل کیا کرو۔ لقمہ

حرام و طعمہ مشتبہ سے اجتناب چاہیے

قوتِ حلال سے جو عبادت کی جاتی ہے وہ مقبول بارگاہِ الہی ہوتی ہے

لقمہ حرام سے طاعت و عبادت مشقت رہا صنت ضائع ہو جاتی ہے

حرام غذا سے اگر پیٹ بھر دے تو چالیس روز تک نظرِ رحمت

بہرہ گار نہ ہوگی اور عبادت کا مزہ حاصل نہ ہوگا اور تمہاری دعائیں

گنبدِ افلاک میں جا کر درجہ قبولیت حاصل نہیں کر سکیں۔ بمصدق

لیلیٰ کے قذا کا نام چلاتے ہیں پھر بھی اثر دعا نہیں پاتے ہیں

انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ اکلِ حلال کا خیال رکھے اللہ سبحانہ تعالیٰ

امداد فرماتا ہے۔ فَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَلَا تُلَاحِظُوا

الشجر والشجر و نعمت اللہ ان کنتہ ایتاۃ تعبدون۔

یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ جو تم کو روزی دے رہا ہے اس سے کھاؤ و ملاں

و باکیزہ اور تم خدائی نعمتوں پر شکر کرو۔ اگر تم اس کی شہادت کرتے ہو

مردانِ خدا کی تواضع اور بہانہ بازی کی تاکید | مردانِ خدا کو تم کھانا کھلایا

ہناؤ۔ اور انکی خاطر تواضع کو سعادت سمجھو۔ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اکرہ الصنف ولو کان کافرون۔

یعنی بہانہ کی عزت کرو خواہ وہ کافر کیوں نہ ہو۔ مولانا فرید الدین

عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اے برادرِ بہانہ را عزیز تابیانی عزت از دامن تو نیز

اگر تم رحمت کے پاس عزت حاصل کرنا چاہتے ہو تو بہانہ کی عزت کرو

یہ سب سمجھو کہ بہانہ کے آنے سے کھانے میں کمی واقع ہوتی ہے

ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے رزق میں برکت عطا

فرماتا ہے اور تم کو اس کے ذریعہ سے اچھا کھانا میسر ہوتا ہے روزانہ

تم اپنے مکان میں جو معمولی کھانا کھاتے ہو بہانہ کے آنے سے اخلاصاً

تم اس کو کھلانے کے لئے۔ اچھا کھانا کھلانا پڑتا ہے پس اس

کے ساتھ بیٹھ کر تم بھی لقمہ چرب و شیرین اٹھاتے ہو تو اس

سے معلوم ہوا کہ فی الحقیقت تم اس کے بہانہ ہو اور وہ

تمہارا میزبان ہے۔ بمصدق

درند ما آید به پاسے یہاں از خجیب

بھوکوں پیاسوں کا خیال رکھو
بھوکوں پیاسوں سکینوں محتاجوں
اللہ صاعل کو مت جھڑکو۔

اپنے در سے جھڑکی دیکر آرزو و نامراد رو بہ امت کرو۔ **وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ**۔ کا ضرور خیال رکھو۔ اللہ سے ڈرو اور اللہ کا شکر کرو کہ تم کو اس نے دینے اور مدد کرنے کی طاقت عنایت کر کے پیدا کیا ہے اگر تم اپنی دولت و ثروت امارت و سطوت کی نشہ میں عاجز و حتمی و اور اللہ کے بندوں کو اگر بہ چشم حقارت دیکھو گے اور ان کو اپنے پاس سے مستحقار سے محروم کر دو گے اور انھیں اپنے در سے جھڑکیا دیکر بڑاؤ گے تو یاد رکھو ایک روز ایسا آگیا تم ذلیل و محتاج بنکے گا سہ گدائی اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اللہ کے نام پر کچھ دوا دالو جلتے ہوئے ان لوگوں کے مکانوں پر پھونکے جن کو تم نے اپنی دولت کی مستی میں حقارت سے جھڑکیاں دیکر نفی میں جواب دیا تھا۔ وہ کل کے روز مقام اعلیٰ پر ہونگے اور تم اُنکے در پر ذلیل و خوار بن کر پوچھو گے۔

اجی صاحبو! دیر لگتی نہیں زمانہ کو کرٹ بدلتے ہوئے

پیشہ قناعت اختیار کرو
آپ فرماتے ہیں کہ پیشہ قناعت اختیار کرو قناعت غیز فانی خزانہ ہے۔ اللہ پاک

فرماتا ہے۔ **فَرَحِينِ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ**۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نیکو کار و قانع بندوں کی تعریف میں فرماتا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے جو چیز ان کو عطا کیا ہے اس پر وہ شاد و خرم ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **عَزَّ مَنْ قَنَعَ وَ ذُلَّ مَنْ طَمَعَ**۔ یعنی جو شخص قناعت کیا وہ عزت پایا جو طمع کیا ذلیل ہوا بعد قناعت طمع راسخ حرف مست ہر تہی۔ مولوی ردی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب کہا ہے از قناعت بیچ کس بیجاں نہ شد و ز حرص بیچ کس سلطان نہ شد

کھانا کھانے کی ہر ایت کھانا کھانے کے پہلے اور بعد حقوڑا سانک کھایا کرو اسکے بچہ فوائد ہیں۔ بغیر کھن کے اشتہا ہونے کے کھانا مت کھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اس سے ضرر پیدا ہو جائے ابھی بھوک رہنے لگ ہاتھ کھانے سے کھینچ لو۔ اگر تم اس پر مداومت کرو گے تو امراض ظاہری و باطنی کی بیج کنی ہوگی اور نور معرفت الہی سے تم سرفراز ہونگے۔

اللہ دل از طعام فانی دار تادروں نور معرفت بینی تم تنہا کھانا مت کھاؤ۔ اگر کھاؤ گے تو تمہارے ساتھ شیطان شریک ہوگا۔ کھانا گرم مت کھاؤ۔ سرانگشت سے شروع کرو۔ اس میں برکت ہے بزرگوں نے سچائے ہوئے کھانے کو تبرک سمجھ کر کھاؤ اگر تم کو کوئی محبت و عقیدت سے اپنے مکان دعوت دیکرے ہانا چاہیے تو تم بخوشی اس کے مکان کو جاؤ اور کسی کے گھر ناخواندہ ہانا مت بنو۔ ع۔ مان زمان میں تیرا جہان۔ ہو گے تو اس سے انسان

۹۴
 کے اگلینہ وقار کو ٹھیس لگی۔ اگر آدمی میں اتنی بھی خود داری نہ ہو تو وہ
 ان ہاں نہیں بلکہ حیوان ہے۔ اڈلٹک کا لالغاہ بل ہم احفل
 بچوں کے ساتھ ہو جاؤ جھوٹوں سے بچو | لوگوں تک سو بچ سوچاؤ کے پیر پھیر
 میں رہو گے دل کا شکار کبتک
 تمہارے دام محبت سے دور رہیگا۔ تمہیں یہ دولت حاصل کرنا ہو تو
 آدمی مرشد صادق سے ملو جان و دل سے ان کی خدمت کرو۔
 کو تو مع الصادقین بچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ جھوٹوں سے بچو
 سچے مرشد کی وہ بو ہوتی ہے جو گرویدہ کر لیتی ہے۔

بشرطیکہ تمہاری نظر سلیم ہو اور عقل ٹھکانے ہو ورنہ تم صدیق و زندق
 میں اسطرح تمیز نہیں کر سکو گے جیسے حلال و حرام میں نہیں کر سکتے
 یہ نظر ہی ہے کہ مشرک و موحّد۔ مخلص و منافق۔ خدا پرست۔ و مہم پرست
 میں تفریق دیتی ہے تم عالم با عمل ہادیوں کی خدمت کرو تمہیں سب
 کچھ معلوم ہو جائیگا۔

غیر خدا پر اعتماد کرنے والا ہی مشرک ہوتا ہے اور مشرک
 رضا الہی کے قابل نہیں اس لئے پہلے اپنے نفس سے پھر مخلوق سے
 بلکہ ہر اسوا سے دور ہینگی ضرورت ہے۔ جو لوگ اللہ و رسول
 پر ایمان لاتے ہیں اللہ اپنے مقصد حیات کو کچھ جانتے ہیں وہ نہ اپنی
 کسی چیز کے مالک ہیں اور نہ اپنی عقل و رائے اور مصلحت و خواہش کے
 مطابق کسی چیز میں تصرف کر سکتے ہیں۔ وہ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ

ہر چیز کا مالک خدا ہے اور وہ اس بات کے پابند ہیں کہ ہر چیز کا استعمال
 خدا کی مرضی اور پسند کے مطابق کریں اس کی مرضی اور پسند کو نظر انداز کر کے
 کسی چیز میں تصرف کرنا۔ خدا کے ساتھ خیانت۔ و بد معاہدگی ہے اگر
 اپنے مولیٰ کے ساتھ خلوت چاہتے ہو تو پہلے اپنے آپ سے اپنے کو خالی
 کر دو تمہاری ذاتی تدبیریں کیا ہیں۔ ایک جنون ہے اور عبادت خانہ میں
 بیٹھنا ایک حرص جسکے تمہارا دل ماسواہ اللہ سے خالی ہو۔ اپنے قول
 و فعل میں ہم آہنگی پیدا کرو۔ اور اپنی زبان کو دل کا رفیق بناؤ دل زبان
 کی رفاقت میں ولایت کا پہلا زمینہ ہے۔

دنیا کی محبت سے تقویٰ کا | جو شخص اپنے دل میں دنیا کی محبت غالب کرتا ہے
 تو تقویٰ کا نورد ہاں سے رخصت ہو جاتا ہے
 اسی صورت میں اُسے نہ حلال کی تمیز رہتی ہے نہ حرام کی نہ اسکا اس شہا کا
 خیال آتا ہے کہ اسکا رب اسکے ہر کام کی نگرانی کرتا ہے عرض دنیا کی محبت
 سے تقویٰ کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں جلال کے دیدار سے خوف اور جمال
 کے نظارے سے رجا پیدا ہوتی ہے

جو پوچھی تمہارے پاس ہے اُس میں کیا دھرا ہے سوائے ریا و
 نفاق و عوامی کے یہ وہ کھوٹا سکہ ہے جو خیرت بازار میں ٹھکڑا دیا جائے گا
 اگر کھرا سکہ چاہتے ہو تو حق کے سچے فریاد راز بنو پھر سب کچھ ہو سکتا ہے
 اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کر دو ہر چیز اسکے تقویٰ و اعتماد میں دیدو۔
 دنیا کی جو قوت حاصل ہو اُسے آخرت کے درست کرنے میں صرف کر دو۔

۹۶
 ہر طاعت و عبادت کو بلا کسی معاوضہ کے خالصاً اللہ انجام دو۔
 جس عمل میں اعتدال نہ ہو وہ ایک ایسا چھلکا ہے جس میں مغز نہیں اور
 ایک ایسا بدن ہے جس میں جان نہیں ہے۔ وہ موقع بڑا نازک ہوتا ہے
 جب ایک طرف ایمان کے مطالبے ہوتے ہیں اور دوسری طرف خواہشات
 رشتے اور تعلقات کے تقاضے جن کے دلوں میں ایمان پوری
 طرح نقش ہو جاتا ہے وہ اس آزمائش میں پورے اترتے ہیں
 اور خدا اور رسول کی محبت پر سرخوابش ہر رشتے اور تعلق کو قربان
 کر دیتے ہیں۔ بمصدق

نفس را قربان کن یا کیزہ خو
 کن نفل الو البرحتی تنفقو

—————

مادہ تاریخ

سیرت ہاشمی و لشکر

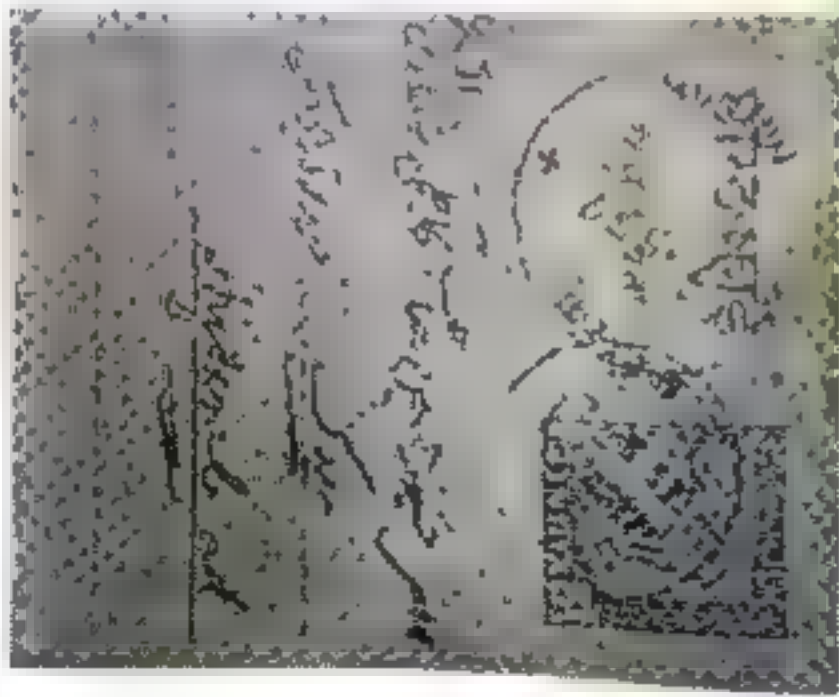
۱۳۸۰ھ

تاریخ طباعت ۲۲ ربیع المرجب ۱۳۸۰ھ - ارجمندی ۱۹۶۱ء

(مستثبت و مؤید)

خادم الفقراء
 شہداء محمد حسین خان شطاری القادری غلبہ درکن کمیٹی
 اوقاف ادارہ خانقاہ ہاشمی انا ساگر ہوگی پیٹھ ضلع میرٹھ

کارڈ جو بیجاپور سے ۷ مئی سنہ ۱۹۵۹ء کو نکلا اور اسی روز جیدک پہنچا۔



تخلی کتب کاظمی مرہمہ سے سجاد حبیب ظاہر علی حضرت مولانا
تخلی کتب مرہمہ مولانا حضرت مرہمہ ضامنہ العیالہ گاہ قطب و کون

بیجا پور مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

حضرت قبلہ محترم مظہر العالی۔ روحی فداکم قلبی لدیکم۔ عید مبارک
 السلام رحمۃ اللہ وبرکاتہا۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ۔ بعد است
 یوسی بکمال ادب عرض ہے کہ سینکڑوں میں کی دوری کے باوجود عید سعید
 کی مبارک سعادت پر سبز گواران بارگاہ ہاشمی قلب سے قریب اور
 لگا ہوں کے آگے ہیں۔ بارگاہ ہاشمی کی پُر خلوص دعائیں و استغاثان ہاشمی
 کے جس درجہ شامل حال ہیں۔ وہ چندان محتاج و محتاج نہیں۔
 قریب سعائیت و توجہات بارگاہ قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ کا
 جو مشاہدہ تبارخ، رمی ۱۹۵۹ء بروز پنجشنبہ ہو چکا ہے۔ وہ اس
 حقیقت کا ایک واضح ثبوت ہے کہ حضرت سید شاہ مصطفیٰ امینی
 صاحب مظہر علوی ہاشمی پیر زادہ بارگاہ قطب دکن رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال
 پتر ملال کا اطلاعی کارڈ تبارخ، رمی ۱۹۵۹ء روز پنجشنبہ شہر بیجا پور سے
 نکل کر اسی روز یعنی، رمی ۱۹۵۹ء پنجشنبہ کے دن مید ک سبھیہ دور
 دراز مقام پر پہنچ ہانا۔ یقیناً اولیاء کاملین و صاحبان فناء البقا کے روحانی
 تصرفات ہیں۔ بمقام بیجا پور مرسلہ مکتوب پر قبضہ تواریخ ہجری جمع عام میں
 ہر کس و ناکس چشم خود درک کر محو حیرت ہو چکا ہے یہ اطلاع ٹیلیگرام سے

بھی جہالت کے ساتھ بیدار کیجیے دوسرے مقام پر یہودیوں کی تہ ہے
 ۱۔ اس حقیقت سے دنیا انکار نہیں کر سکتی کہ سچا نبیاء اور کرامات
 اولیاء برحق ہیں۔ منجھڑا اس حیرت انگیز فعل کو کہتے ہیں جو کسی پتھر سے ظہور
 میں آئے۔ جس کو دیکھ کر ان اپنے معجزہ کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا
 عرض انسانی عقل و فہم سے باہر توجہ افعال و مظاہر سے نبیوں سے
 مجھے ہیں۔ ان کو معجزہ کہتے ہیں۔ اگر یہی بعید از عقل کیفیات اس کے
 قہرین اولیاء کرام سے ظہور میں آئیں تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔ ہر ملی
 کی کرامت اسی نبی کے زیر اثر ہوتی ہے جس کا وہ تابع اور نام لیوا
 ہے۔ یہ امر حیدان محتاج وضاحت نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
 وسلم کو پسندیدہ کار عالم نے بے انتہا معجزات عنایت فرمائے ہیں۔ آپ کے
 نابین یعنی اولیاء کرام نے وہ کرامتیں دکھائی ہیں جس کے پڑھنے سے
 انسان عقل حیران ہو جاتی ہے۔ مثلاً

(۱) حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرغ کی ہڈیاں جمع
 کرنے کے بعد جب حکم دیا کہ تم باذن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کھڑا
 ہو جا تو فوراً مرغ زندہ ہو گیا اور بانگ دینے لگا۔

(۲) حضرت خواجہ حسین الدین چشتی نے شاہی اونٹوں کو زمین پر اس
 طرح جھانک دیا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکے۔ انساگر کا پانی ایک لمبے میں بھر
 کر تالاب خشک کر دیا تھا آپ کے کھڑا ہونے آسمان پر پرواز کر کے
 جیسے پال جادوگر کو جو آسمان پر اڑ رہا تھا اڑ کر زمین پر اُتے آئے۔

(۳) حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے محض ایک
 تیر کی وجہ قبا پر حاکم طمان کو دشمن کے عظیم الشان لشکر پر فتح
 حاصل ہونا۔

(۴) حضرت بہاء الدین زکریا طمانی رحمۃ اللہ علیہ نے طمان میں
 بیٹھے بیٹھے ملک کے قریب رہنے والے مرید کے ایک عرق ہونے
 والے جہاز کو سمندر سے نکال لیا تھا۔

(۵) حضرت نظام الدین اولیاء محبوب آئی رحمۃ اللہ علیہ کی
 جانناز کے نیچے سے قماروں کا خزانہ لٹکا چلا آتا تھا۔ کچھ کم نہ ہوتا تھا۔
 (۶) حضرت شاہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خواہم
 کے مردہ بیٹے کو ایک آواز میں زندہ کر دیا تھا۔

(۷) محمد ہمارے پیر دستگیر حضرت سید ہاشم حبیبی صاحب قبلہ
 قطب دکن جیالپور رحمۃ اللہ علیہ کے کرامات حد حصر سے باہر ہیں مثلاً
 (۱) اپنے پیر و مرشد حضرت سید عبداللہ حسین صاحب قبلہ علوی شطاری نقادری
 کے عرق ہونے والے جہاز کو سمندر سے نکالنا۔

(ملاحظہ ہو تذکرہ قطب دکن صفحہ ۲۰)

(۲) بادشاہ وقت کو اپنے عمر عزیز کے دس سال عنایت فرما کر پروردہ فرمانا
 ملاحظہ ہو صفحہ ۵۸)

(۳) بادشاہ وقت کا مست ہاتھ آپ سے ٹالنے ہو کر دیو اور گیر

وہ اپنے زمانہ حیات میں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب
وہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عالم ہمدانی میں مشرف بہ قیارت ہوتا
ملاحظہ فرمائیے کہ قطب دکن صفحہ (۲۳)

(۵) بعد وصال جہد مثالی سے تشریف لاکر اپنے مریدین کو تعلیم و تلقین فرمایا صفحہ
(۶) آفتاب کا آپ کے اشارہ سے پلٹ آنا اور آپ کا نماز عصر اور اقامت ۵۰

بمصدق
دور حاضر کا پلٹنا آپ سے مشکل ہے کیا
دور ہوتے سورج کو جب آپ نے پلٹا دیا

میر سب کچھ اسی لئے تھا کہ عوام الناس پر آپ کے مقام مسلم
معاشرہ کو جسے اور آپ کے نامور من اللہ ہو نیکی تصدیق ہو جائے
میں فیض و اثر کے تا حال پر خیر رہنے کے ثبوت میں ترسیل
مکتوب مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۹ء کا مشاہدہ کرایا گیا ہے تاکہ اہل ایمان

کے قیام میں زیادتی اور سادہ پرستوں پر واضح ہو جائے کہ
بد جانیاں کو مادیات پر ہر طرح قابو حاصل ہے۔ بمصدق
اولیاء برہمت قدرت ازالہ تیرستہ باز گردانہ در راہ
اولیاء کا یقین عظمت خلد مدی کے مد نظر آہی قوتوں کے
حامل ہمارے ہیں تاکہ مملکت ان کی خدمت میں طاقتوں کی قائل ہو جائے بمصدق
تا بدلائع خلق صوفی زندہ است مشرب الہی صفایا سندہ است

عزم اس واقعہ سے بارگاہ باطنی کے مددگار تصرفات
روز روشن کی طرح عیاں ہو چکے ہیں کہ دھرم شہ خان بیجا پور کی فہر

مکتوبہ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۹ء ثبت ہونے کی دیر تھی آنا فانا چشم زدن میں
روحانی پرواز نے اس مکتوب کو میدک جیسے دور دراز مقام
پر پہنچا دیا جس پر ۲۹ مئی ۱۹۵۹ء بارہ ساعت روز میدک
پہنچنے کی مہر ثبت ہے۔ غرض یہ مکتوب اس وقت میدک
پر پہنچا ہے جبکہ بیجا پور میں جہد مبارک کی تدفین بھی عمل میں نہیں
آئی تھی۔ یہ صاحبان فنا و بقا کی کرامت نہیں تو پھر کیا ہے۔ یہ مادی
شہادت محض مادہ پرستوں کو اولیاء اللہ کی روحانی طاقتوں کا قائل
کرنے کے لئے شہود میں آیا کرتی ہیں۔ ورنہ صاحبان صدق و یقین
کے لئے اسکی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ ان کے قلوب علم و
یقین کی دولت سے لبریز ہو ا کرتے ہیں۔ بمصدق

گفت گز احفیا ہے شان غیب
غیب میں تھی بالیقین ذات بشر
منق لا ریب ہے تصویر غیب
تخم میں پوشیدہ ہے جیسے شمر
ہے خود میں خود شان رسول
ہے خود میں خود شان رسول
منق کا غیب پر ایمان ہے
منق کا غیب پر ایمان ہے
گر عیاں ہو منق ایمان ہے
گر عیاں ہو منق ایمان ہے

فی الحقیقت وہ افراد بد نصیب ہیں جن کی بصارت بصیرت
سے محروم ہے۔ بمصدق
جنہیں نظر نہیں کیا شان اولیاء دیکھے
وہ بد نصیب ہیں جس کو نظر غیب نہیں
خدا کی شان نبی اور نبی کی شان ولی
جو شان حق کائنات پر نہیں غیب نہیں

ت۔ چونکہ ان مشابہات کی عرض و قایت انسان کو فرما ہنر داری
کی اعلیت اور مقام مسلم و ولایت سے شناس کرانا ہے
لہذا قرآن مسلم کے صفات سے اس حقیقت کو واضح کرنے کی عزت
حاصل کی جا رہی ہے۔

مگر قبولِ بخت نہ ہے عند شرف فقط

خادمِ احقر العباد۔ کاظمی شطاری القادری

فرمانِ مسلم

(بلا پابند قافیہ)

دردِ تگرہ سے اندھونے سے چہاں پہ ہو گیا روشن
یہی فرمانِ مسلم تھا کہ شکرِ غوثِ اعظم نے
یہی فرمانِ مسلم تھا کہ حضرت شیخ تبریزی
اسی فرمانِ مسلم کا اثر تھا پیرِ ہاشم نے
یہی فرمانِ مسلم تھا کہ تاج الدین بابا نے
جس کی زندگی سے بھی ہوڑ کر زندگی دلی
دولت نے زندگی پائی ہے خدمتِ اور محبت سے
یہاں فرق دیدیم بھولن ایک حرکت ہے
اسی سے انھیں افاق میں بہت ہوئی قائم

آخر فرمانِ مسلم کا زمین سے آسمان تک سے
غزوانِ محمد کو نکالا خطِ سمندر سے
کہا مرد کو زندہ قم ہا زنی امِ جسم سے
فلک سے ڈوبے ہوئے کو پٹیا یا اشار سے
اٹھائی تھی دن کی روش کو اک اپنی شکر سے
دلوں نے زندگی پائی ہے پیرانِ طریقت سے
صلوات کے امانت اکا عت سے محبت سے
اس حرکت سے حرکت سے دلوں میں ذکرِ سر سے
موشع علی قتالِ مصطفیٰ ہر دل میں بیعت سے

اسی فیضانِ رحمت کا اثر ہے کاظمی دل میں
کہ سچا پور سے مکتوب ہو پنا آئینِ واحد میں

عرض حالِ بارگاہِ حضرت قطبِ دکن

المدد یا پیرِ ہاشم دستگیرِ بیکان

المدد یا قطبِ دکن رائے ابوالوقتِ زمان

دعوتِ مصطفیٰ سے دولتِ دینِ نبی

کیا بتائیں حالِ امتِ تم پر روشن ہے سبھی

دیکھئے ہر سمت ہے ظلم و ستم شر و فساد

کذب و غیبِ کبر و نخوت اور بریا بفض و عباد

دورِ حاضر کا پلٹنا آپ سے مشکل ہے کیا

ڈوبتے سورج کو جبکہ آپ نے پلٹا دیا

اے دمِ ہمدرد جہاں اے بے زبانون کی زباں

بل جب زخمی ہوئے خونِ مبارک تھا رواں

زخمِ دل سے امتِ احمد کی حالت ہے تباہ

آج ہر ہر زخمِ دل سے آرہی ہے یہ صدا

اے مسکائے زماں اے روحِ قدسی کی لغت

پھر ہمیں دکھلاتے بندہ نوادی کی ادا

آج حیواں سے بھی کمتر ہو گئی انسان کی جان

جان لینے کی ہوس میں مبتلا ہیں بہرناں

قد و عظمت جان کی تھی دنیا کا تھا اقتضار
چو پیہ کی خاطر پسر کو آپ نے قرباں کیا
نفس ہر کش بھی غائف ہے تم سے دستگیر
مست ہاتھی ہو گیا تھا جس طرح دیوار گیر
ہر کس و ناکس ہوا شاہ تیرے در سے نہال
ہیں ملا جلیں بکن پر بھی تیرے بڈل و نوال
ہے صفحہ تاریخ پر روشن تیری بڈل و عطا
شاہ کو دیکھ سال اپنی عمر دی پردہ کیا
شانِ رحمت کہہ رہی ہے سائلوں سے بار بار
مانگ جو کچھ مانگنا ہے مانگ لے لے بقرار
کہوں نہ اب ناچیز کا منظور ہو یہ عرض حال
بارگاہِ طبیعت سے رد نہیں ہوتا سوال
اے ابوالوقت دلی اس دور کو پلٹا پیچے
اپنی قدس شان کو یک بار پھر دکھلائے
گنبدِ بلبر سے باہر آئیے پھر خدا
شانِ رحمت پھر بھی دکھلائے پھر خدا
پھونک دیجئے نفس کا ظم میں وہ قدوسی اثر
جس سے مٹ جائیں زمانہ کے یہ سارے شور و ثمر
نذر خدمت میں محبت کے یہ گل اشکِ رواں
بر مزارِ پیرِ ہاشم دستگیرِ بیگیاں

قوله

لئے روح پاک ہاشمی اے شانِ کبریا
ہم ہیں گنہگار خطا و رو سیاہ
سہو خطا کے پتلی ہیں آدم کی ہیں نثراد
عند گناہ جانتے ہیں بدتر از گناہ
پوشیدہ کیلے آپ کی نظروں کے سامنے
بے عیب حق کی ذلت ہے معصوم انبیاء
فرمانِ حق تعالیٰ سے منہ اپنا موڑ کر
حرم و ہیکس میں ہو گیا ہر نفس مبتلا
شرمندہ گناہ عفو کے ہیں خواستگار
نفس لعین سے بہر خدا دیجئے پناہ
ایسے بھی قصود جسے جانتے ہیں ہم
ایسی بھی ہیں خطا یں نہیں جانتے ذرا
کیا دیں حساب جبکہ گناہ بے حساب ہیں
شرمندہ گناہ سے حساب و کتاب کیا
خود ہی ندامت اس کے گناہوں کی ہے سزا
شرمندہ خطا کو سزا سے مزید کیا

ہندو گر خطا خطائے عظیم تھی
پدا نہوتا شان غفوری کا اقتضا
کاظم بہ پیش وسعت رحمت گناہ حیت
برما بسین و برکرم خوش کن نگاہ

در عقیدت بہ بارگاہ حضرت قطب دکن

اے دستگیر درانندے قطب جان عالم
نظر کرم خستہ دار احسا ضربہ بارگاہ ہم
مستغرق گناہم مجرب شرم سارم
از درویشم عصیاں مجبور و بیقرارم
مدا مبین غدا را بر غفوتے خود نظر کن
بواسعت عفویت چہ نسبت گناہم
شاد لب ساز مارا اے ابر رحمت حق

در انتظار رحمت پڑ مردہ چوں گیا ہم
اے رحمت الہی اے شان مصطفائی
نادم بہ ایں رسالت ہجو وسیلہ دارم
تو مراہن مریدم سوئے گدا نظر کن
قطب سلیم خواہم شاہ باز آست نام

ابواب قلب بکش جذب و کشش عطا کن
سوز و گداز خواہم خواہم نہ مال و جاہم
تو مرا اگر نہ بینی دگر کم تر نہ بینم
ہر طاعت و عبادت باشد یقین گناہم
من نیست و بینوا یم بر ہمتیت فدایم
تابندہ شہایم بر دین مصطفایم
تو داشت ہمیشی من مزرعہ شہدایم
روح الامین مزارع در اسم پاک ہاشم
از علوت الہی جانان سبحان رسیدی
چو بہ تن رسید کاظم بہ مزار پاک ہاشم

قلمو بہ تاریخ نشانی شاہ حسین قطب شکاری القادر

سجادہ بارگاہ حضرت قطب دکن رحمتہ اللہ علیہ

شان ہاشم آج ہے جلوہ فگن
فیض روح مصطفیٰ ہے جوش زن
وی نقیب خوشنوائے بھی صدا
جانسین مرافقی شرمین سخن
آج میں مسند نشین ہاشمی
شاہ عبد اللہ حسین خوش چلن
غیب ہی کا ہے شہادت میں ظہور
جلوہ فرما خود ہی میں قطب دکن
بادب سب عرض کرتے ہیں سلام
اسلام اے جلوہ گاہ حیان و تن
فیض ہاتھ نے کہا اے کاظمی
سن یہی منذ نشینی کا ہے سن

مطلع النور فیض بارگاہ آفتاب وارث قطب دکن

۱۳۷۶

ہدیہ سلام بہ بارگاہ حضرت قطب دکن بیجاپور رحمۃ اللہ علیہ

السلام اے میرا شمع دستگیر یکساں
السلام اے قطب عالم اے شہنشاہ دکن
السلام اے مظہر نوری لایت السلام
السلام اے نور شمس شافع روز جزا
السلام اے شان باطمین معلک حمد و سجا
السلام اے فیض بخش کے سہارا سلام
السلام اے روح قدس کے نظار السلام
السلام اے بزم قدس کے سہارا سلام
رحمت حق جوش میں پہونچا ہے یہ پیام
مرحبا شان کرم نظر عنایت السلام
کیجئے مقبول بند کاظمی کا بھی سلام
آپ پر لاکھوں درود اور آپ پر لاکھوں سلام
احقر العباد خادم ادارہ ہاشمی

کاظمی شطاری القادری

فیض قدسی

فیض قدسی کا تصدیق کچھ عطا فرمائے
رحمت حق کا سمندر آگیا ہے جوش میں
جلوہ کاویار تک دل کی صدا سہا ق نہیں
آئے ہیں در پر تیری دنیا کے ٹھکرے ہوئے
لفظہ اکا اللہ پریم کو غریب اپنے نے
میں لائیت کے جہکروں میں نور سے نور
بغض فکینہ اور حسد دل پہ پیل کہوں حجاب
آپ کے نہ پر لگی ہے کب سے سائل کی نظر
معصیت میں ہو گا ہر دل کا آئینہ سیاہ
حالت دل کے بدلنے کا اگر مسکان نہیں
رحمت حق کا تقاضہ ہے کہ مانگے آپ سے
وقت رحمت سے خدا کا کچھ دعا فرمائے
دید و دم اور دل کے کچھ گہر عطا فرمائے
قادر یہ فیض سے دل کو رسا فرمائے
اب اگر جائیں تو کس پر درا فرمائے
آپ کے ہو کر کھر جائیں عجب لائے فرمائے
سب خیال بسوا دل سے جدا فرمائے
یار سے اختیار کے پردہ جدا فرمائے
دل کے لہانوں کا پورا مدعا فرمائے
دل کے آئینہ کی آقا کچھ جلا فرمائے
خاتمہ بالخیر ہونے کی دعا فرمائے
حق تعالیٰ کی عطا سے کچھ عطا فرمائے

کاظم خستہ جگر کو عابد روشن ضمیر
ہاشمی کار کا صدقہ عطا فرمائے

ضرورتِ یقین

رومن کو بس یقین جملہ کی دیر ہے
کلمہ کار از دل میں سمانے کی دیر ہے
باطل لغو شرفانی میں مٹ جائیگے تمام
ایک ضرب کلام اللہ لگانے کی دیر ہے
بے گئی دیر ہے نہ بنانے کی دیر ہے
وہم دوی کو دل سے مٹانے کی دیر ہے
دگرگ میں عشق و شوق کی چمکیں بجلیاں
بس اہل دل سے دل گل ملانے کی دیر ہے
اللہ کے غلیفہ کی تابع ہو کائنات
شان خموی کو جوش میں لانے کی دیر ہے
ارض و سماں کی بندشیں کھل جائیگی تمام
دل کو نظر سے اپنے ملانے کی دیر ہے

کاظم نمودیشاں خودی بے خودی سے ہو
ضرب کلمہ خود پہ لگانے کی دیر ہے

چشمِ شہادتِ شہادت

رباعیاتِ کاظم

ہاشم کا اسم گرامی ہے مرصا جس جسم میں وہ اسم مجھے ہر وہ کہیں
روح الامین مخفی ہو جس اسم پاک میں وہ اسم خود کسی ہے اس روح پاک

الہیہ

اسبابِ سب کے ہیں تابع والہند
جو حق کے پہلے حرکت و قوت کاظم
ہوتا ہے وہی چاہتے ہیں جو کچھ ہو
لا حول ولا قوۃ الا باللہ

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

سیرت ہاشمیؑ ملنے کا پتہ

شاہ محمد مشتاق حسین کاظمی شہزاد قاری

درگاہ آستانہ ہاشمی اناساگر آخری النگ قریب دائم پل
تحت ٹیپہ خانہ جوگی پیٹ ضلع میدک ایچی پن کوڈ نمبر 50227 انڈیا

ہدیہ بیس روپے

وقف برائے اشاعت علوم و تعلیم
۱۳۵۵ھ

مطبوعہ: نیشنل فائن پرنٹنگ پریس، حیدرآباد
کتابت: - شالیمار - محبوب بازار چاند گھاٹ حیدرآباد

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,
BIJAPUR-586104, (Karnataka)